الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعۂ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف

بہ

لذاتِ مسکین

باہتمام

حقیر فقیر عبداللہ بن حسن پٹھان

بار دوم بطبع رسید

تاج محل فائن آرٹ لیتھو ورکس بمبئی میں طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

زبان بشر میں اتنی طاقت کہاں کہ اس خالق وکون ومکان کی حمد وثنا بیان کر سکے ۔ جس نے کائنات کے ذرّے ذرّے کو حامل صد راز بنایا اس کی قدرت کے کھیل انوکھے اور نرالے ہیں ۔ جہاں تک انسان ضعیف البنیان کی رسائی مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے ۔ بڑے بڑے نکتہ رس اور دور بین نگاہیں اس راہ میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی ہیں ۔ پھر مجھ جیسے ہیچمدان کا کیا ذکر بس اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ :۔

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

اور نعت حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین میں بھی زبان قلم کو جنبش میں لانا انتہائے سوئے ادب ہے جن کی شان میں خود خالق کائنات یوں فرماتا ہے لولاک لما خلقت الافلاک

پھر انسان علاوہ اس کے اور کیا عرض کر سکتا ہے کہ

ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں زیبا تری

امابعد روح چونکہ حکم ربی ہے اور انسان کا جسم خالی اس سے معمور کیا گیا ہے ۔ جب انسان کا جسم خاکی اس سے معمور کیا گیا ہے جب انسان راہ طریقت میں قدم رکھتا ہے اور روحانیت کا غلبہ جسمانیت پر غالب آجاتا ہے تو وہ انسان بظاہر عوام کی طرح زندگی بسر کرتا ہے لیکن بباطن

فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ جس کو طریقت میں سالک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ باوجود اس کثافت جسمانی کے لطیف ہو جاتا ہے۔

علمائے طریقت نے جس کے چند درجے رکھے ہیں۔ اور ان مدارج کو طے کرنے کیلئے کسی رہبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ بغیر رہبر کے منزل مقصود تک پہونچنا دشوار ہے۔ رہبر بتدریج ایک ایک طریقہ تلقین کرتا ہے جس کے چھ مدارج رکھے گئے ہیں۔

(۱) شروع حرکت۔ جو کام حرکت کیلئے ضروری ہو۔ یعنی تحصیل صفات ایمان، ثبات، نیت، صدق، انابت، اخلاص،

(۲) جو چیز حرکت کیلئے مانع ہوتی ہے اُسے قطع کرے۔ یعنی تحصیل صفات توبہ، زہد، فقر، ریاضت، محاسبت ومراقبت، تقویٰ،

(۳) وہ حرکت جس سے انسان مبدا سے مقصد کو پہونچتا ہو یعنی تحصیل صفات خلوت تفکر، خوف، رجا، صبر، شکر۔

(۴) جو موقع انسان کو حاصل ہوتا ہے حرکت سے مبدا سے مقصد تک یعنی تحصیل صفات ارادت، شوق، محبت، معرفت، یقین، سکون۔

(۵) جو حالت مقصد پر پہونچنے سے حاصل ہوتی ہے یعنی تحصیل صفات، توکل۔ رضا تسلیم۔ توحید۔ اتحاد۔ وحدت۔

(۶) حرکت اختتام۔ وسلوک پورا ہونے پر یعنی تحصیل فنا.......... جب انسان پر کثافت غالب ہے ان مدارج کے پڑھنے اور سننے سے گھبرا جاتا ہے۔ مگر قدرت نے انسان کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ اگر ضبط وتحمل کے ساتھ اُس پر عمل پیرا ہو تو ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو جاوے اور اس میں خاص پیر کی روحانیت کو بھی کافی دخل ہے۔ جسقدر رہبر کی روحانیت بڑھی ہوئی ہوگی

بڑھی ہوئی ہوگی۔ اسی قدر جلد کامیابی حاصل ہوگی۔ سلسلہ شریفہ نقشبندیہ کے مشائخ پیران عظام نے بہت لطائف مقرر کیے ہیں لیکن اس موقع پر خاص چھ لطائف درج کیے جاتے ہیں تاکہ طالب کو شوق ہو پیر مشائخین کی توجہ خاص سے اور لطائف کی تعلیم حاصل ہو جایا کرتی ہے جس کی برکت سے یہ مدارج طے ہو جاتے ہیں اور انسان کو وہ درجہ مل جاتا ہے جسکو سالک کہا جاتا ہے کیونکہ انسانی وجود عالم صغیر ہے اور دنیا عالم کبیر ہے چھ لطائف ذیل میں درج ہیں

(اول) لطیفہ قلب - برائے مقام اول -

(دوئم) لطیفہ روح - برائے مقام دوئم،

(سوئم) لطیفہ سری - برائے مقام سوئم،

(چہارم) لطیفہ خفی - برائے مقام چہارم،

(پنجم) لطیفہ اخفیٰ - برائے مقام پنجم،

(ششم) لطیفہ نفسی - برائے مقام ششم،

یہ طاقتیں پیر کے خاص توجہ سے حاصل ہو سکتی ہیں اور حضرت مولانا مرشدنا سید محمد نعیم مسکین شاہ نے اپنی کتاب لذات المسکین میں بالتفصیل ان مدارج کو قلمبند فرمایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ جب انسان ان مدارج کو طے کر لیتا ہے تو اس کی کثافت لطافت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور اس میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے ہیں جو وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ کا صحیح طریقے پر مصداق ہو جاتا ہے لیکن سب سے پہلے انسان کو صوم صلوٰۃ کا پابند ہونا لازمی ہے۔ چونکہ بغیر شریعت کی پابندی کے راہ طریقت کا طے کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔

فقیر خاکسار عبداللہ شاہ پٹھان،

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بہ

لذاتِ مسکین

باہتمام

حقیر فقیر عبداللہ شاہ بن حسن پٹھان بطبع رسید

تاج محل فائن آرٹ لیتھو ورکس بمبئی
طبع شد

رسالہ عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔
بعد حمد و صلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُسکے اور وہ اللہ تعالےٰ قدیم ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالےٰ واجب الوجود ہے یعنی وجود اُس کا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالےٰ کے تئیں صفتیں حقیقیہ ہیں اور قدیم ہیں جیساکہ حیات۔ علم۔ قدرت۔ ارادت۔ سمع۔ بصر کلام تکوین۔ پس اللہ تعالےٰ حیّ ہے یعنی جیتا ہے بغیر جسم و جان کے۔ اور علیم ہے یعنی جانتا ہے بغیر وہم و خیال کے۔ اور قدیر ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے۔ تمام کام ارادے سے اُس کے ہوئے اور ہوتے ہیں۔ اور سمیع ہے۔ یعنی سننے والا ہے۔ بغیر کانوں کے۔ اور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے بغیر آنکھوں کے۔ کوئی چیز نظر سے اُس کے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور متکلم ہے۔ یعنی باتیں کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور متکون ہے یعنی پیدا کرنے والا ہے تمام ممکنات کا۔ ان صفتوں کے تئیں صفات کاملہ بھی کہتے ہیں۔ جان کہ علماء محققین نے صفات

ثبوتیہ حقیقیہ کے تئیں لا ہو ولا غیرہ فرمائے ہیں۔ یعنی یہ صفتاں نہ عین ذات ہیں نہ
غیرِ ذات، سوائے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہیں۔ جیسا کہ
خالقیت۔ رازقیّت۔ اِحیا۔ اماتت پس اللہ تعالٰے خالق ہے یعنی پیدا کرنے والا
عالم کا ہے۔ اور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تماموں کا ہے۔ اور مُحیی ہے یعنی
زندہ کرنے والا ہے۔ اور مُمیت ہے یعنی مارنے والا ہے۔ ایمان لے آ اور یقین
جان کہ اللہ تعالٰے جسم و جسمانی نہیں ہے۔ یعنی تن دار نہیں ہے اور جوہر نہیں ہے۔
جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے ہے۔ اور عرض نہیں ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند
ان کے اور کوئی صفت دار نہیں ہے۔ اور مُصوَّر نہیں ہے یعنی صورت دار نہیں ہے۔
اور مرکب نہیں ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہیں ہے۔ اور معدود نہیں ہے۔
یعنی مانند یک دو تین کے شمار کئے نہیں جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالٰے ایک ہے۔
نہ ایسا ایک کہ دو۔ تین۔ چار۔ پانچ اُس ایک سے گنے جاتے ہیں۔ اور محدود نہیں
ہے یعنی اطراف گھیرا نہیں گیا ہے۔ اور متناہی نہیں ہے یعنی انتہا نہیں رکھتا ہے۔
اور اللہ تعالٰے لمبا۔ چوڑا۔ اونچا۔ چھوٹا۔ کشادہ تنگ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالٰے کشادہ
ہے نہ ساتھ اس کشادگی کے کہ فہم میں ہماری آوے۔ اور گھیرا ہے ہمارے تئیں
نہ ایسا کہ سمجھ میں ہماری آوے۔ ایمان لے آتے ہیں ہم کہ اللہ تعالٰے واسع ہے۔
اور محیط ہے اور قریب ہے لیکن کیفیت اُن کی نہیں جانتے ہیں ہم۔ جان کہ
اللہ تعالٰے نہ داخل عالم ہے نہ خارج عالم ہے۔ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم
ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل اور منفصل کہ قیاس میں ہمارے آوے
اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالٰے کی جہات ستہ سے خالی ہے۔ یعنی آگے پیچھے اوپر
نیچے۔ سیدھے۔ بائیں کسی طرف تخصیص کی گئی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالٰے ساتھ
کسی چیز کے ملتا نہیں ہے۔ اور کوئی چیز ساتھ اُس کے ملتی نہیں ہے۔ اور اللہ

تعالےٰ کسی شی میں رہتا نہیں ہے اور کوئی شے بیچ اس کے رہتی نہیں ہے جیسا کہ پانی بیچ ڈھیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔ اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالےٰ کو نہیں ہے۔ نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔ اور اللہ تعالےٰ ماں اور باپ سے اور زن و فرزند سے پاک ہے۔ یعنی کسی نے اس کو جنا نہیں ہے اور کوئی اس سے جنے نہیں گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کھانے پینے سونے جاگنے سے مبرا ہے یعنی کسی طور سے غفلت کو دخل جناب باری میں نہیں ہے۔ ہمیشہ حاضر اور ناظر ہے۔ جان کہ اطلاق شی کا حضرت بیچوں پر کرتے ہیں۔ نہ ایسی شے کہ بیچ ممکنات کے ہے کہ وہ حادث ہے۔ اللہ تعالےٰ حدوث سے منزہ ہے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ بیچوں و بیچگونہ اور بے شبیہ اور بے نمونہ ہے یعنی جو صفتیں کہ بیچ ممکنات کے ہیں ان صفتوں سے پاک اور مبرا ہے۔ اور کوئی مانند اللہ تعالےٰ کے نہیں ہے۔ بیچ ذات یا صفات کے اور کوئی اللہ تعالےٰ کی مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ اور کوئی اللہ تعالےٰ کا مخالف اور معاند نہیں ہے۔ یعنی کسی طور سے بال برابر مقابلہ کرنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج مدد کا نہیں ہے کوئی مددگار اس کا نہیں ہے تمام ادنیٰ مخلوق اس کے ہیں۔ کسے طاقت کہ مدد اس کی کرے۔ جو صفتیں کہ کمال کی ہیں اللہ تعالیٰ ان صفتوں سے صفت کیا گیا ہے۔ اور جو چیزیں کہ نقصان کی ہیں اللہ تعالےٰ سے مسلوب ہیں۔ جان کہ جو نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ذات پاک کے لئے ہیں۔ وہی نام لینا اور سوائے اُن کے دوسرے نام نہ لینا اگرچہ معنی ایک ہو ویں جیسا کہنا سخی نہ کہنا جیسا کہ بیچ اس زمانے کے بعضے عوام کہتے ہیں رحیم اور رام دونوں نام اس کے ہیں بیچ اس کے کفر ہے۔

فصل بیچ بیان تقدیر کے:-

جان کہ اللہ تعالےٰ جیسا پیدا کرنے والا بندوں کا ہے۔ ویسا ہی پیدا کرنے والا

افعال اونہوں کا ہے نیکی ہووے یا بدی تمام مقدر کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ہیں۔ لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہیں ہے۔ ہر چند دونوں ساتھ ارادے اور خواہش اُس سبحانہ کے ہیں۔ باوجود پیدا کرنے افعال کے اللہ تعالےٰ نے بندوں کے تئیں بیچ کرنے کاموں کے اختیار عطا فرمایا ہے۔ اور کسب بیچ اُس کے ثابت بندہ مختار ہے نیکی کرے یا بدی پس بسبب اس اختیار کے نیکی پر ثواب عطا فرماتا ہے اور بدی پر عذاب وارد کرتا ہے۔ یقین جان کہ توفیق اوپر عبادت کے اور گمراہی اوپر معصیت کے اللہ تعالےٰ سے ہے

فصل: بیچ بیان رویت کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ مومنان اللہ تعالےٰ کے تئیں بیچ بہشت کے ساتھ طور بیچوں اور بیچونگی کے اور بے کیف و بے کیفیت بے مقابلہ بے جہت بے احاطہ دیکھیں گے۔

فصل: بیچ بیان ایمان اور اعتقاد فرشتوں کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نورانی ہیں۔ اور عبادت میں لاثانی ہیں بال برابر خلاف حکم نہیں کرتے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں۔ دونوں حال سے پاک ہیں۔ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ غذا اُن کی ذکر اور فرمانبرداری آلہی ہے۔ جَلَّ جلالہٗ اولاد اونہوں سے جاری نہیں ہے۔ فقط ارواح مجرد ہیں گنتی اُونہوں کی سوائے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو معلوم نہیں ہے۔ ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ مؤکل ہے۔ تمام عالم میں دخل اونہوں کو ہے اور سوائے صورت اپنی ہر کسی کی صورت پر قادر ہیں۔ جس کی صورت چاہتے ہیں اُس کی صورت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور چار اونہوں سے مرتبہ عظیم رکھتے ہیں۔ اور مقام نبوت

سرفراز ہیں - ایک جبرئیل - دوسرے اسرافیل - تیسرے میکائیل - چوتھے عزرائیل
علیٰ نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات - جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے
نبیوں پر مقرر ہیں - اسرافیل علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہیں۔
میکائیل علیہ السلام واسطے تقسیم کرنے رزق کے حکم کئے گئے ہیں - عزرائیل علیہ السلام
واسطے نکالنے جان جانداروں کے مقرر ہیں - بعد ان چاروں کے اٹھانے والے عرش
کے ہیں - بعد ان کے ہر ایک اپنے کام پر اور مقام پر ہے - جان کہ رسول
بنی آدم کے علیہم الصلوۃ والتسلیمات افضل ہیں اوپر رسول فرشتوں کے علیہ
الصلوۃ والتسلیمات اور رسول فرشتوں کے افضل ہیں عام مسلمانوں سے
اور عام مسلمان افضل ہیں عام فرشتوں سے اور عام فرشتے افضل ہیں
گنہگار مسلمانوں سے -

فصل :- بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے -
ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین
بنی آدم ہیں اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہیں - راستہ
نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اونہوں کا ہے - جو قبول کیا اُن کو اور اُن کے
راستے کو وہ بہشت میں گیا - اور جو خلاف اُن کے کیا وہ دوزخ میں پڑا - اور تمام
رسولان صلوۃ اللہ تعالیٰ اجمعین - تمام بنی آدم سے اور فرشتوں سے افضل ہیں -
اور معصوم ہیں یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک اور مبرا ہیں - وہ جو فرمائے ہیں تمام
حق ہے اس میں بال برابر خلاف نہیں ہے - جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا
عبادت اور کسب سے نہیں حاصل ہوتا ہے - محض فضل الٰہی سے جل جلالہ کوئی
ریاضت سے رسول نہیں بنتا ہے - اور اللہ تعالےٰ نے اونھوں کو معجزے عنایت
فرمائے ہیں - معجزہ اس کے تئیں کہتے ہیں جو خرق عادت ساتھ دعوی نبوت

کے ہووے جیساکہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا۔ اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسی طور سے ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئیں تمام معجزے سب نبیوں کے عنایت فرمائے تھے سوائے اُن معجزوں کے جو آپ چاہتے تھے عنایت فرماتا تھا۔ بلکہ ادنیٰ اُمتیوں سے آپ کے وہ کام خلاف عادت ہوئے کہ اوپر کے نبیوں سے ہوئے تھے۔ جاننا کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی جھوٹا نبی نہیں ہوا سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم ان دونوں کی نبوت میں اختلاف ہے۔ جو نبی بولے اس سے جھگڑا نہ کرے اقرار اور انکار نبوت سے ان دونوں کے سکوت کرنا۔ اور نبوت میں حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بھی اختلاف ہے۔ لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسول دادا ہمارے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آخر رسول یعنی ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محبوب رب العالمین نبی ہمارے رسول ہمارے سردار ہمارے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبداللہ کے عبداللہ بیٹے عبدالمطلب کے۔ عبدالمطلب بیٹے ہاشم کے ہاشم بیٹے عبدالمناف کے۔ جاننا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کئے جاتے ہیں۔ انحصار او نھوں پر نہ کر کر مطلق تماموں پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تماموں پر نہ لایا۔ جاننا کہ بعضے اُنھوں سے نبی ہیں اور بعضے رسول ہیں۔ رسول اور نبی دونوں بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے ہیں لیکن رسول کی کتاب اور شریعت نئی ہے۔ اور نبی کے نہیں ہے اور پانچ اُن رسولوں میں اولوالعزم ہیں یعنی مرتبہ بڑا رکھتے ہیں۔ ایک نوح دوسرے ابراہیم تیسرے موسیٰ۔ چوتھے عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

پانچویں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ سردار اُن چاروں کے ہیں ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین اور رحمۃ للعالمین ہیں کہ بھیجے ہوئے تمام ہیں۔ کیا انسان اور کیا جنات اور سبب پیدائش ممکنات کا آپ ہیں کہ واسطے آپ کے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام ممکنات کو پیدا کیا۔ اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ کی قیامت تک باقی رہے گی۔ بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک ہوگا۔ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آسمان پر ہیں قریب قیامت کے واسطے مارنے دجّال لعین کے اُتریں گے آپ کی شریعت پر اور دین پر عمل کریں گے اور مانند اُمت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی اُمت میں داخل ہونے کا فخر کریں گے۔

فصل ۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جل جلالہٗ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر بھیجا ہے وہ تمام کلام اللہ تعالیٰ کا ہے اور غیر مخلوق ہے کہ اُس میں بال برابر شبہ نہیں ہے اگر کسی نے شبہہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا۔ جان کہ علماؤں نے اگرچہ شمار کتابوں کا ایک سَو چار تک کئے ہیں انحصار اُن پر نہ کر کر مطلق ایمان لے آنا۔ شاید کہ اس گنتی سے زیادہ ہو ویں یا کم ہو ویں۔ اُن کتابوں سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہیں۔ ایک توریت کہ اوپر موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے دوسرے زبور کہ اُوپر داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے تیسری انجیل کہ اوپر عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے چوتھے قرآن شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابوں کا ہے کہ اوپر خلاصۂ عالم اور سردار اولاد آدم حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے۔ جان کہ تمام کتابیں بعد ذکر الٰہی جل جلالہٗ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے تعریف

میں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور آل اور صحابؓ
اور اُمت آپ کے ہیں۔ کہ انبیاء اوپر کے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر
سے اور تعریف سے آپ کے قرب الٰہی جل جلالہٗ پیدا کرتے تھے۔ جان کہ تمام
کتابوں پر ایمان لے آنا لیکن تابعداری احکام اونہوں کی نہ کرنا۔ واسطے
منسوخ ہونے احکام اونہوں کے اور قرآن شریف پر باوجود ایمان کے تابعداری
تمام احکام کی فرض اور لازم ہے۔ جسنے تابعداری نہ کیا اُس نے ایمان قرآن
شریف پر نہ لایا۔ اور ایمان لے آ قرآن شریف کلام اللہ تعالےٰ کا ہے نہ کلام
پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السلام کا ہے۔ معجزہ
بیچ عبارت اور معانی اس کے یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہو ویں مانند چھوٹے
سورے کے بنا نہ سکیں۔ اور جان کہ حدیث قدسی بھی کلام اللہ تعالےٰ کا ہے
لیکن فرق درمیان میں قرآن شریف اور حدیث قدسی کے یہ ہے کہ قرآن
شریف واسطے سے جبرئیل علیہ السلام کے پہنچا ہے اور حدیث قدسی کو واسطہ
جبرئیل علیہ السلام کا نہیں ہے پس معانی اُس کے اوپر قلب مبارک حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہیں۔ اور عبارت
اُس کی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے مانند
قرآن شریف کے معجزہ نہیں ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی
اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہیں ویسا ہی قرآن شریف ختم کتب اولین
ہے۔ کہ بعد اُس کے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ قیامت تک ہوگی۔ اور
احکام اُس کے قیامت تک جاری رہیں گے۔

فصل۔ بیچ بیان ایمان واعتقاد ومعراج شریف کے۔ ایمان لے آ
اور یقین جان کہ معراج حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم

کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے مکہ شریف میں ذات مبارک کے تئیں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے آسمان اول تک اور آسمان اول سے عرش تک اور عرش سے مقام قاب قوسین اَوْ اَدْنیٰ تک لے گیا ہے۔ جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمال بیچوں و بیچگونگی کو ان آنکھوں سے دیکھے ہیں اور اس دیکھنے میں بھی علماؤں نے اختلاف کئے ہیں۔ بعضے عدم رویت کے قائل ہیں۔ اور جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں باوجود خاصے بیشمار کے دو خاصے بڑے ہیں۔ ایک معراج شریف دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اس کے دوسرے انبیاؤں کے تئیں علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام شرکت نہیں

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ روح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہیں ہے کسی نے قدیم جانا نہایت برائی کیا۔ اور مذہب اہل سنت وجماعت کا خلاف کیا۔

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت امت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤں کے ہیں امت آپ کی بہتر تمام امتوں کی ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام امت کے ہیں۔ اور بعد صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہیں۔

جان کہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس ذات پاک کے تئیں کہتے ہیں کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے شرف

ہوئے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت تھی۔ اور تابعین وہ ہیں جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملاقات کیئے اور فیض سے اونہوں کے مشرف ہوئے۔ اور تبع تابعین وہ ہیں جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبرداری اونہوں کی کیے جان کہ کوئی عام مومن سے مرتبہ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو نہیں پہنچتا ہے۔ اور کوئی اولیاؤں سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پہنچتا ہے۔ اور کوئی صحابیوں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرتبہ رسولوں کو نہیں پہونچتا ہے۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

فصل ۔ بیچ بیان خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعد انبیاؤں کے علیٰ نبینا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور قرابت میں سسر ہیں اور بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں آپ بھی سسر ہیں اور بعد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور قرابت میں داماد ہیں اور بعد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں آپ بھی داماد ہیں۔ اور یقین جان کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور جان کہ بیچ خلافت حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے باوجود اشارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجماع تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہوا تھا۔

تماموں نے بجان و دل فضیلت اور تا بعداری شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی قبول کیے جس نے اجماع سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ پس مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ اوپر ترتیب خلافت کے فضیلت اور محبت ہر ایک سے رکھے یعنی بعد حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے ویسے ہی محبت زیادہ رکھے۔ اور بعد آپ کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے محبت رکھے اگر کسی نے مرتبہ چاروں کا برابر جانا یا بیچ امور دین کے محبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دوسرے کی محبت زیادہ کیا وہ مذہب اہل سنت و جماعت سے باہر ہوا اور خاصہ اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ باوجود تفضیل شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے محبت ختنین اور محبت اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے تئیں جزو ایمان فرماتے ہیں اتنا جو کہ یہ محبت نہیں رکھا۔ وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہوا۔ یقین جان کہ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم آپس میں ایک دوسرے پر نثار تھے۔ اور مانند دودھ شکر کے ملے ہوئے تھے۔ باقی برابر آپس میں کدورت نہیں تھی۔ عیاذ باللہ اگر کسی نے کدورت جانا وہ اپنی خباثت کے تئیں ان ذاتوں پاکوں پر خیال کیا جو لڑائیاں کہ بعد حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے آپس میں ہوئے وہ واسطے حق کے تھے نہ واسطے ہوائے نفس کے لیکن فرق یہ تھا کہ ایک طرف دو ثواب ملتے تھے اور دوسری طرف ایک ثواب ہرگز خیال ان لڑائیوں پر نہ کر کر صاف دل سے تمام صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اعتقاد او رمحبت کامل رکھنا۔ نعوذ باللہ منہا کسی نے ادنیٰ صحابی سے یا اہل بیت سے بغض رکھا یقین کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا۔ پس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا وہ ایمان سے

یاہر ہوا۔ اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہلبیت کے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہنا
اور نیکی سے یاد کرنا۔ جان کہ صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ تعالےٰ عنہ بشارت دیے
گئے جنت کے ہیں یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری
جنت کے پہنچائے ہیں بعضوں کو خاص اور بعضوں کو عام پس عشرہ مبشرہ مشہور
واسطے اس کے ہیں۔ کہ وقت واحد میں زبان مبارک سے نام دسوں کا لے کر بشارت
جنت کی فرمائے ہیں یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور عمر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور عثمان رضی اللہ عنہ
بیچ جنت کے اور علی رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور طلحہ رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور زبیر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے
اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف بیچ جنت کے اور سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص بیچ جنت کے
اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید بیچ جنت کے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح بیچ جنت کے۔ اور یہ
عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارتوں میں
شریک ہیں۔ بعد خلفاء چہار رضی اللہ تعالےٰ عنہم جو صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہم
کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ اونھوں کا ہے۔ بعد عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مرتبہ اہل بدر رضی اللہ عنہم
کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ بعد اہل بدر
کے مرتبہ اہل احد رضی اللہ عنہم کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہ جنگ احد میں شریک
تھے۔ بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ عنہم
کہ نیچے جھاڑ کے بیعت کیے تھے مرتبہ اونھوں کا ہے جان کہ عام مہاجرین رضی اللہ تعالےٰ
عنہم فاضل ہیں عام انصار رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے۔ جان کہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہم بمقتضائے آیہ شریفہ کے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ بیچ شان پاک انہوں کے
(رحم کرنیوالے آپس میں ۱۲)
نازل ہے۔ آپس میں محبت اور رحم ایک دوسرے پر کرتے تھے۔ اور جیسا عاشق
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے۔ ویسا ہی عاشق ایک دوسرے
پر تھے اور جان اپنی نثار کرتے تھے اور جو لڑائیاں کہ آپس میں ہوئے بسبب

اجتہاد کے ہوئے۔ نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے۔ نہ واسطے ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے جان کہ بیچ ان لڑائیوں کے حق طرف حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تھا اور طرف دوسروں کے خطا تھی جبکہ وہ خطا خطائے اجتہادی تھی سبب ایک درجہ ثواب کا تھا نہ موجب عذاب کا۔ اسی جائے سے مقام اور مرتبہ ان ذاتوں پاکوں کا دریافت چاہیئے کرنا۔ کہ جنکی خطا پر اللہ تعالےٰ ثواب عطا فرماتا تھا۔ پس کسی نے اس خطا پر عتاب کیا یا زبان لعن وطعن کو دراز کیا اس نے اللہ تعالےٰ سے معارضہ کیا جس نے کہ اللہ تعالےٰ سے معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے ہاتھ دھویا۔ جان کہ بیچ ان لڑائیوں کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی تھیں اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کہ عشرہ مبشرہ سے تھے وہ تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ سالے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور عادل اور فاضل تھے۔ اور صحابہ و بھائیوں اور شرفاؤں رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے تھے اور کاتب وحی تھے۔ اور صاحب اجتہاد تھے وہ تھے اور کتنی لڑائیاں بہ سبب اس اجتہاد کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے کئے۔ اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تھی موجب ثواب کے تھے نہ موجب عذاب کے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے فرمائے ہیں

کہ بھائیاں میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہیں نہ فاسق ہیں نہ کافر ہیں۔ نعوذ باللہ منہا کسی نے فاسق کہا یا کافر کہا یا زبان لعن وطعن کو دراز کیا اس نے خلاف حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کا کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ جیسا دو بھائی آپس میں لڑتے ہیں اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ تم دونوں بھائی آپس میں ایک ہو ہمارے تئیں کیا کہ ہم بیچ اس کے کہیں اگر ایک

کو کچھ کہتے ہیں دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں برادر حقیقی
سے زیادہ تھے۔ کسی نے ایک سے بے ادبی کیا سب کو ناراضا کیا پس سلامتی بیچ
اس کے ہے کہ اپنے تئیں بیچ معاملہ ان بزرگواروں کے دخل نہ دینا اور موافق حکم شرع
ہر ایک کے ناموں سے محبت رکھنا۔ جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ
عَظِیْمٍ بیچ شان مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل
ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس خلق عظیم سے فیض پا کر متخلق ساتھ اخلاق
حمیدہ کے ہو کر صفات ذمیمہ سے پاک اور مبرا ہیں۔ جس نے گمان بد سے ان
پاک ذاتوں میں خیال حسد اور بغض اور کینہ کا کیا پس اس نے تاثیر سے صحبت
مبارک آں سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنکھیں اپنی ڈھانپیا۔ اور فرمایا
آپ نے کہ بہتر زمانوں کا زمانہ میرا ہے۔ اس نے بدتر زمانوں کا گردانا۔ اور صحابہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ بہتر اور سردار خیر الامم کے ہیں بدتر اس امت کے بلکہ بدتر
تمام امتوں کے کیا نعوذ باللہ من ذلک۔ جان کہ اولیاء غوث قطب محبوب رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہم کہ ادنیٰ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچتے ہیں
صحبت سے انہوں کی حسد اور بغض اور کینہ صاف ہو کر نفس امارہ مطمئنہ ہوتا
ہے پس جس نے کہ ہمنشینان جناب حبیب رب العالمین کو نسبت حسد اور بغض
اور کینہ کی لگایا اس نے کیا بڑی جرأت کیا۔ اور مرتبہ سے صاحب ان صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کے کہ سردار انبیاؤں کے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام
منہ پھیرا نعوذ باللہ من ذلک۔

فصل: بیچ کیفیت یزید شقی کے

جان کہ یزید شقی بد نے کہ حضرت
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ ایسا بڑا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے یہاں
تک کسی نے نہیں کیا۔ اور انتہا تک کوئی نہیں کرنے کا۔ پس کس نے اسے اچھا جانا

وہ مذہب اہل سنت و جماعت سے خارج ہوا۔ اور اپنے تئیں یزیدیوں میں داخل کیا۔ اُسے اور اُس کے کام کو بُرا جانکر خدا پر چھوڑنا۔ اور لعنت اُس پر نکرنا۔ جان کہ لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہیں ہے کہ وہ بدبخت قابل لعنت کے نہیں ہے۔ بلکہ واسطے اس کے ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت میں کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے۔ اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان اور نمرود اور ہامان۔ اور شداد۔ اور فرعون اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے۔ پس جسے کہ اللہ تعالے نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور جو کہ قابل لعنت کے نہیں ہے اُس پر لعنت ہوتی ہے۔ اس لئے لفظ لعنت سے پرہیز کرنا چاہیئے اور ہر کسی کو کہہ نہ دینا۔

فصل :- بیچ نضیلت ازواج مطہرات رضی اللہ تعالے عنہن کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مطہرات یعنی بیبیاں پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالے عنہن تمام اُمتوں کی ماں ہیں فضل سے اللہ تعالے کی ایسی سرفراز ہیں کہ زمانے کی عورتوں سے ممتاز ہیں۔ جان کہ بزرگی میں اور ثواب میں کوئی عورت ان کے برابر نہیں ہے۔ وہ تمام بی بیاں گیارہ ہیں۔ اور بعضی روایت میں زیادہ ہیں۔ کسی جاہل نے ان مطہرات رضی اللہ تعالے عنہن سے بغض رکھا یا زبان طعن کو دراز کیا بیشک اُس نے اپنے پر دروازہ لعنت کا کھولا۔ جان کہ ان تمام بی بیاں رضی اللہ تعالے عنہن میں پہلے مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا کا ہے اور بعد آپ کے مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ہے۔ اور بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مرتبہ باقی بیبیاں جو ازواج مطہرات سے ہیں اونہوں کا ہے۔ رضی اللہ تعالے عنہن۔ اور جان کہ یہ دو

بی بیاں حضرت حوا اور حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ تعالےٰ عنہن سے فاضل ہیں۔ اور بعد ازواج مطہرات رض کے جو بی بیاں کہ صحابیات ہیں افضل ہیں اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ تعالےٰ عنہن۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریائے محبت میں ڈوبے رہنا زیور ایمان اور زینت اسلام ہے۔ یقین جان کہ فضیلت کو اولاد نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں پہنچتا ہے جیسا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ اس بزرگی میں دوسرے کو دخل نہیں ہے۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ زہرا رض سردار ہیں بی بیان جنت کی اور حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رض رضی اللہ تعالےٰ عنہما سردار ہیں جوانان جنت کے۔ جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیچ غنیۃ الطالبین کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تئیں اوپر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بزرگی دیئے ہیں۔ اور اکثر علماء اہلسنت وجماعت اوپر اس بات کے ہیں کہ بعضے خصلتوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا افضل ہیں اوپر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اور بعضے خصلتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا افضل ہیں اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھ ہیں چہار صاحبزادے اور چہار صاحبزادیاں رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ ایک حضرت قاسم دوسرے حضرت عبداللہ۔ تیسرے حضرت ابراہیم۔ چوتھے حضرت طیب رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور طاہر لقب حضرت عبداللہ کا ہے اور چہار صاحبزادیوں میں سے ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ تیسرے حضرت ام کلثوم چوتھے حضرت

فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہنّ۔ جان کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے تھے اور باقی تمام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے تھے۔

فصل ۱۲:- بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے۔

جان کہ اوپر قول صحیح کے بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی موافق ترتیب بزرگی انھوں کے ہے۔ یعنی جیسا بزرگی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ہے ویسا ہی اولاد آپ کی بزرگ ہیں۔ اولاد سے تماموں کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بزرگی اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہے۔ اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہے۔ اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے تھے اس واسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بزرگی ولادت پر تماموں کی ہے اور اوپر قول دوسرے کے بزرگی علم اور تقویٰ پر ہے یعنی جس کا تقویٰ اور علم زیادہ اُس کی بزرگی زیادہ

فصل ۱۳:- بیچ بیان کے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔

جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تھے۔ اور ساتھ قول بازوں کے دس تھے۔ ان میں سے حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما مشرف ایمان ہو کر اصحاب جلیل الشان ہوئے۔ اور ابو طالب جو باپ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تھے۔ اور ابولہب ان دونوں نے زمانہ اسلام کا پایا لیکن مسلمان نہیں ہوئے۔ باقی چھ چچا آگے دعوت کے اوپر دین و ملت اپنے کے مرے

فصل ۱۴:- بیچ ایمان و اعتقاد رویت اللہ تعالےٰ کے۔ ایمان لے آ اور

بیقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالےٰ کے تئیں بیچ آخرت کے ان آنکھوں سے بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیف وکیفیت ہے۔ اہل سنت وجماعت سے کسی نے بیچ اس کے اختلاف نہیں کیا۔ انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے۔

جان کہ بیچ دنیا کے شب معراج میں ان آنکھوں سے بغیر حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہیں دیکھا ہے اور کوئی نہیں دیکھنے کا لیکن کسی نے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکھنے حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا میں ان آنکھوں سے دیکھنے کا دعوی کیا وہ اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا۔ اور جان کہ دیکھنا اللہ تعالےٰ کا اس دنیا میں ساتھ چشم باطن کے اوپر صفت بےچوں وبےچگونگی کے جائز ہے۔ اور بیچ دیکھنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشائخ اوپر جواز رویت کے ہیں اور دیکھنا اللہ تعالےٰ کا بیچ بہشت کے اوپر مرد اور عورت کے عام ہے جیساکہ اخص خواص کے تئیں دولت رویت صبح وشام میسر ہوگی۔ اور بعضوں کے تئیں روز جمعہ میں اور تماموں کے تئیں روز عیدین میں میسر ہوگی اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ دولت رویت خاص مردوں کے واسطے ہے نہ واسطے عورتوں کے اور بیچ رویت فرشتوں کے اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں کہ دیدار اللہ تعالےٰ کا فرشتوں کو میسر نہیں ہونے کا اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام کے تئیں ایک مرتبہ میسر ہوگا۔ اور جان کہ جنات جو کافر ہیں ساتھ کافروں کے بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو جن کہ مسلمان ہیں موافق قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے سوائے بہشت کے مکان دوسرے میں رہیں گے۔ اور موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہما کے بیچ جنت کے رہیں گے لیکن دیدار سے اللہ تعالےٰ کے محروم رہیں گے۔

فصل ۱۵ :۔ جان کہ شیعہ کہتے ہیں کوئی پیغمبر علی نبینا و علیہ السلام کافر سے پیدا نہیں ہوئے۔ اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہیں ہوا۔ یہ قول غلط محض ہے۔ اس واسطے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تھے۔ اور نوح علی نبینا و علیہ السلام کا بیٹا کافر تھا۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہیں کوئی کافر سے جنے گئے ہیں بیچ پاکی اونہوں کے شبہہ نہیں ہے۔ واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے اور حبیب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوئے قبر والدین پر رونق افزا ہو کر دعا اور التجا جناب باری میں کی اللہ تعالےٰ نے اُن برگزیدہ جہان کے تئیں قبر میں زندہ کیا اور وہ دونوں ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے۔

یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کا ہے۔

فصل ۱۶ :۔ بیچ بیان خرق عادت کے۔ جان کہ خرق عادت انبیا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہووے اُسے معجزہ کہتے ہیں۔ اور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے کرامت کہتے ہیں۔ اور وہ کرامت حقیقت میں معجزہ اُس نبی کا ہے کہ وہ ولی جس کی اُمت میں ہے اور عام مسلمان مرد صالح سے ظاہر ہووے اُسے مونت کہتے ہیں۔ اور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہیں۔ اور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہیں کہتے ہیں۔ اور انبیا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آگے نبی ہونے کے ظاہر ہووے اُسے ارہاص کہتے ہیں۔ جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالےٰ بیزار ہوا۔ اور جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہ خطا اختیار کیا۔

فصل ۱۷ :۔ بیچ بیان امام کے۔ جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ ہر

زمانے کے اور خلق اللہ کے لازم ہے امام وہ ہو کہ جو مرد ہووے اور عاقل ہووے اور بالغ ہووے اور آزاد ہووے اور شجاع ہو
اور تقویٰ کے معمور ہووے اور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے حسب صاحب علم ہووے اور صاحب نسب ہووے اور اوپر امامت اس کے چالیس آدمی
بہرہ گار متفق ہو کر بیعت کریں اور گردن نہ پھیریں تابعداری اسکے کہیں بس وہ امام برحق ہے اتفاقاً امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے
اور نہیں اس کے فتور واقع ہووے مرتبہ امامت سے معزول نہیں ہوتا ہے جانا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ امام معصوم ہووے اور اپنے زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوائے پیغمبروں علیہ السلام کے دوسرے نہیں ہیں بس جس کہ موافق شریعت کی اپنے زمانہ کے کام کئے ہیں وہ قابل
امامت کے ہے کیا ضرور کہ اپنے زمانہ سے افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلئے خوف دشمنوں کے چھپے ہوئے
ہیں یہ بات شان امام کے دور ہے اور قول شیعوں کا غلط ہے، جانا کہ وقت ظہور ان کے اللہ تعالیٰ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے پیدا کریگا اور وہ امام برحق ہیں اور جن بن پیر غائب ہیں اور دوسرا قوم جاہل جنکو غیر مہدی کہتے ہیں کہ بذریعہ تلقین پیر امام مہدی سمجھکر
مرتبہ کو اس کے برابر مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان اپنے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد

فصل ۱۸ :- بیچ بیان ایمان کے جانا کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اس کے جو چیز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خلق
کو پہنچائے ہیں اور آپ فرمائے ہیں سب دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا یہی ایمان ہے یقین دل ہو وہ کسی چیز
سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح سے زینت اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایسا سوال کرے
اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ کہ ہم مسلمان ہیں یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالیٰ بولنا۔

فصل ۱۹ :- بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے - جان کہ کرامات اولیاؤں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے
بیچ دنیا کے حق ہیں یعنی دوستان الٰہی جل جلالہ سے خرق عادات ہوتے ہیں - ایمان لائے اور یقین جانے
کہ اللہ تعالیٰ دعا اپنے بندوں کی قبول کرتا ہے اور حاجتیں اونہوں کی دنیوی اور اخروی کا بر لاتا ہے۔
لیکن بدلہ کافروں کی دعا کا دنیا میں ہے نہ آخرت میں جان کہ دعا سے اور خیرات سے اور پڑھنے سے کلام شریف
کے اور درود کے بخشنے سے مردوں کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح ان کے خوش ہوتے
ہیں اور دعا دیتے ہیں۔ اور مدد کرتے ہیں اور عنایت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے
کا کم نہ کر کر مردہ کو پہنچاتا ہے بس جتنوں کو چاہے بخشے سب کو اللہ تعالیٰ ثواب برابر

پہونچا تا ہے ۔ جان کہ بعضے جائے جنگل میں یا دریا میں یا پہاڑوں میں کہ دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے ۔ وہاں کے لوگ جو صاحب عقل ہیں یعنی دیوانے نہیں ہیں اُن لوگوں کو زمین و آسمان کی دلیل سے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا سوال کیا جائیگا ۔ اور کوئی عذر آڑے نہیں آئیگا ۔ اور یقین جان کہ نکاح متعہ حرام ہے بیچ حرمت اس کے کچھ شبہ نہیں ہے ۔ جان کہ مذہب اہل سنت وجماعت میں نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیک افعال ہو خواہ بد افعال ، امام معصوم واسطے امامت کے شرط نہیں ہے اور جان کہ بندہ بالغ اور عاقل ہر چند ساتھ پرہیزگاری کے کامل ہووے اور کسب و ریاضت سے یا بغیر اس کے مرتبہ کمال کو پہنچے اور انتہاء فقری حاصل کرے یعنی ولی اور غوث اور قطب اور محبوب ہووے تکالیف شرعی سے بیفکر نہیں ہوئیگا یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ امر و نہی اس سے ساقط نہیں ہونے کی اور مجتہدان دین کی اطاعت سے گردن نہیں پھرنے کی ۔ امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم یہ چاروں تمام دین کے ہیں اور مذہب اونہوں کے برحق ہیں اور اختلاف اونہوں کا واسطے مسلمانوں کے رحمت ہے تقلید کرنے والوں میں سے کسی نے انکار کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا ۔ جان کہ اللہ تعالےٰ زیادہ قدرت سے بندوں کو تکلیف نہیں دیتا ہے ۔ اور موافق قدرت اونہوں کے امر و نہی فرمایا ہے ۔ جان کہ کسی نے نیت کیا کہ ایک ہفتہ یا مہینے کے بعد یا کوئی اور مدت مقرر کیا کہ اسلام سے پھر جاکر یہودی یا نصاریٰ ہو جاؤں گا ۔ پس اُسی وقت دائرہ اسلام سے باہر ہوکر کافروں میں داخل ہوا نعوذ باللہ منہا ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ بہشت دوزخ دونوں حق ہیں واسطے جزا و سزا اہل دنیا کے طیار کیے گئے ہیں ۔ اور فی الحال موجود ہیں ۔ لیکن بیچ مکانیت اونہوں کے اختلاف ہے ۔ بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ نیچے زمین کے ہے اور بہشت اوپر آسمان اول کے یا اوپر آسمان چہارم کے یا اوپر آسمان ہفتم کے نیچے عرش کے ہے اور بعضے

کہتے ہیں کہ دوزخ بھی آسمان پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جائے اُن دونوں کی اللہ تعالےٰ
کو معلوم ہے۔ لیکن بہر تقدیر موجود ہیں اور بیچ موجود ہیت اونہوں کے شبہ نہیں ہے
جان کہ بعد طلاق دینے یا مرنے بیٹے کے جیسا کہ عورت اُس کی حرام ہے۔ ایام جاہلیت
میں ویسا عورت بیٹے پالے ہوئے کی حرام جانتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے واسطے اٹھانے
اس رسم کے بی بی زینب کے تئیں جو عورت زید کی اور زید پالے ہوئے فرزند پیغمبر خدا
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہاں تک کہ اُن کو زید بن محمد پکارتے تھے۔ بعد طلاق
دینے زید کے نکاح اُن کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا۔ اور جبرئیل
علیہ السلام کو شاہد رکھا۔ جان کہ مفتریان سنت مذہب کہتے ہیں کہ جب نظر رغبت پیغمبر
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے طلاق ہوئی۔ اسی طور سے
کہ نظر مبارک جس عورت پر پڑتی تھی اوپر شوہر اُس کے حرام ہوتی تھی۔ یہ افترا محض
ہے۔ اوپر اس کے اعتقاد نہ چاہیے کرنا اور ایمان کو ہاتھ سے نہ کھونا۔ جان کہ جو لڑکی
یا لڑکے کافروں کے مرتے ہیں بعضے علماء فرماتے ہیں کہ بیچ بہشت کے خدمت میں
مسلمانوں کی رہیں گے۔ اور بعضے فرماتے ہیں کہ ساتھ ماں اور باپ اپنے بیچ دوزخ
کے رہیں گے لیکن قوت قول اول کو ہے۔ یقین جان کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے
مسح موزیکا بیچ سفر کے تین دن اور تین راتیں ہیں اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گھر کے ایک
دن اور ایک رات ہے۔ جان کہ جس کی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالےٰ بیماری وغیرہ
سے سرانجام کرتا ہے اور مارتا ہے۔ کفیں سرانجام میں ایک قول ہے کہ سوا ملک موت علیہ
کے کسی کو قتل نہیں کرتا ہے۔ تعظیم دونوں قبلوں کی کرنا۔ ایک بیت المقدس کہ قبلہ
تمام انبیاؤں ما تقدم کا ہے۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ کہ
قبلہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ نماز اوپر ہر جنازے کی
پڑھنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگار بد اطوار۔ جان کہ ایمان درمیان میں خوف و رجا

کے ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈرتے رہنا۔ رحم و کرم سے اُس کے اُمیدوار
ہونا۔ نہ آنکہ ایک طرف ہو جانا اور جان کہ خلافت سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم کی تیس برس تھی اور وہ تیس برس حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے وقت میں تمام ہوئے۔ بعد تیس برس کے بادشاہت اور امارت تھی۔
جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُس کے کبھی صواب ہوتا ہے اور کبھی خطا۔ لیکن
تعالےٰ خطا پر ایک ثواب اور صواب پر دو ثواب بعضے کہتے کہ دس ثواب عطا فرماتا
ہے حالانکہ کوئی کام اللہ تعالےٰ پر واجب و لازم نہیں ہے لیکن تمام وعدہ اور وعید
اُس کے حق میں ہیں۔ اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُس کے کچھ شبہ نہیں
ہے اور ایمان وقت یاس میں مقبول نہیں ہے یعنی وقت نظر آنے عذاب
آخرت کے ایمان لانا قبول نہیں ہے کوئی نشہ میں ہو کافر نہ کہنا اگرچہ اُس سے
کلام کفر صادر ہووے اور حقیقت ہر شے کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ
کی حقیقت گرم ہے اور جلا دینا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دینا ہے
یہ حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی ہے جیسا کہ
آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہیں ہوتی ہے اور جلانا موقوف نہیں کرتی ہے۔ اسی
طور سے ہر ایک چیز کی حقیقت حق ہے۔ حالانکہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئیں یقیناً
بہشتی نہ جاننا اور کوئی گنہگار بدبخت کے تئیں یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مبہم ہونے
خاتمہ کے اور نہ معلوم ہونے تقدیر کے، حالانکہ تمام چیزیں کہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے
وہ تمام رزق ہے لیکن بعضوں کو حلال کیا ہے اور بعضوں کو حرام کیا حلال سے
راضی ہے اور حرام سے راضی نہیں ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہیں
ہے یقین جان کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزیں حادث
اور مخلوق ہیں یعنی نئی پیدا کیے گئے ہیں قدیم نہیں ہیں آخر سب فنا ہو ویں گے۔

نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہاں رسم اور عقل کا دخل نہیں ہے۔ اہلِ قبلہ کے تئیں کافر نہ بولنا یعنی کہ جو لوگ کہ منہ طرف قبلہ کے کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اگر اُن سے فروعِ دین میں خطا واقع ہووے اطلاق کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲ :- بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ یا صغیرہ کے کافر نہیں ہوتا ہے لیکن لائق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ اختیار ہے۔ توبہ کرنے سے بخشے یا بغیر توبہ کے بخشے۔ یا موافق اُن دونوں کے عذاب کرے۔ جان کہ سوائے کافروں کے اور مشرکوں کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہیں رہنے کا۔ اور کسی طور سے اُن کو نجات دوزخ سے نہیں ہونے کی۔ اور گنہگار مسلمان بیچ دوزخ کے موافق گناہ کے عذاب دیکھکر وہاں سے نکلکر بیچ بہشت کے داخل ہوگا۔ اور ہمیشہ بیچ اُس کے رہیگا۔ لازم ہے ہر مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہیں اللہ تعالےٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔ اور غضب سے اُس کے بےڈر ہونا۔ عورت پرہیزگار کو تہمت زنا کی کرنا جھوٹی قسم کھانا اور سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا۔ شہادت جھوٹی بھرنا۔ سچی شہادت چھپانا۔ کسی پر جادو کرنا یا جادو کروانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ سودی پیسہ لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزیں کرنا۔ چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے بُرا کام کرنا۔ لڑائی سے کافروں کی بھاگنا۔ اگرچہ مسلمانوں سے دوچند ہو ویں۔ ماں باپ کو ایذا دینا۔ بیچ حرم مکہ کے جو چیزیں کہ منع ہیں کرنا۔ گوشت سور کا کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ روزہ ماہ رمضان کا بغیر عذر شرعی کے کھانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بے وقت پڑھنا۔ زکوٰۃ مال کی نہ دینا۔ بھائی بہن جو اہل قرابت ہیں اُن سے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔

مسلمانوں سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی
شان میں بد بولنا۔ رشوت کھانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کھانا۔ باوجود
قدرت کے امر معروف و نہی منکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ میں جلانا۔ عورت بیغیر مانی مردکی کرنا مرد
اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا۔ درمیان میں مرد اور عورت
کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علماء دین کی اہانت کرنا۔ کسی پر ظلم کرنا۔ کسی کو پیچھے بدی
سے یاد کرنا۔ کسی کے حق میں گمان بد کرنا۔ اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا۔ کسی سے
وعدہ کرکے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو نظر بد سے دیکھنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ قصداً
خدا تعالےٰ کا فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑھ کے بھول جانا۔ بتوں کے نام کا کھانا
کھانا۔ تہواروں میں کافروں کے اور جاترا میں بتوں کے جانا۔ سوائے خدا تعالےٰ کے دوسرے
کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی مجلس میں دوسرے کام میں مشغول ہونا۔ جماعت
ہمیشہ ترک کرنا۔ مسلمانوں کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سننا۔ ظالموں کی خوشامد کرنا۔
قضیہ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو باندی سے حیض و نفاس
کی حالت میں صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس
اکیلے بیٹھنا۔ جانوروں سے جماع کرنا۔ رسم کافروں کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی
باتوں کو سچا جاننا۔ دعویٰ اپنی عبادت یا تقویٰ کا کرنا۔ مردے پر پیٹنا۔ پکار کے
رونا۔ کھانے کو برا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجوں سے سننا۔ عبادت لوگوں کے
بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گھر میں کسی کے چلے جانا۔ کسی کو مسخرگی سے بے حرمت کرنا۔
شطرنج اور چوسر اور جوا کھیلنا۔ دو طرف سے شرط باندھنا۔ سینا ہی شراب
بیچنے والا اور ناچنے گانے والا۔ سود کھانے والا۔ کہ سوائے اس کے دوسرا حیلہ
نہیں کرتا ہے۔ اس کے گھر کا کھانا کھانا۔ سوائے اس کے گناہ کبیرہ بہت ہیں
اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو بچا دے۔ اور حفاظت میں اپنے رکھے۔ جان کہ سوائے

گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بیشمار ہیں یعنی کبیرہ سے چھوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ
ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱ :- بیچ بیان افعال واقوال کے کہ آدمی اس سے کافر ہوتا ہے۔

یقین جان کہ بندہ مسلمان بعضے کاموں سے اور بعضے باتوں سے کافر ہوتا ہے۔
اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان ہوں سے بچا دے۔ اور
حفاظت میں اپنی رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی اہانت کرنا۔ یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کی اہانت سے میلی بولنا۔ موئے
مبارک کو اہانت سے بال کہنا۔ یا کوئی ایک پیغمبر علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے پھر جانا۔
فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کے عداوت رکھنا۔ کتابوں سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہونا۔
دن قیامت کے تئیں باور جاننا۔ اور سوائے اس کے جو باتیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہیں ان کو یقین نہ جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے ناامید ہونا اور اس کے خوف سے بیفکر ہونا۔ کلمہ کفر اعتقاد یا بغیر
اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتوں کو جو غیب کی بات بولتے ہیں ان کو یقین جاننا۔
گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اس کے تئیں ہلکا جاننا۔ جو چیزیں کہ لائق اللہ تعالیٰ کو
نہیں ہیں ان چیزوں سے تعریف کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نام کی مسخری کرنا۔ یا امرونہی
کو اس کے مسخری کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالیٰ کے منکر ہونا۔ نجومی کی باتوں
کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتیں کرنا۔ کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے
کو نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے نبی کو وحی سے اور ولی کو الہام
علم غیب عنایت فرماتا ہے۔ سوائے ان کے دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ باتیں
غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہا اسے حرام جاننا۔ اور جسے حرام
بولا اسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی آرزو کرنا کہ کاش کہ حلال ہوتی۔ یا

حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاش کہ حرام ہوتی۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا۔ اور اس سے خندہ کرنا۔ یا کسی کو ساتھ کفر کہنے کی رضا دینا۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑھنا۔ یا قصداً قبلہ سے منہ پھیر کر نماز پڑھنا۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے شروع کرنا۔ یا شریعت کی مسخرگی یا اہانت کرنا۔ جان کہ سوائے اس کے کفر کی باتیں بہت ہیں کہ بیچ اس مختصر کے گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب تصدق سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محفوظ رکھے۔

فصل ۲۲:۔ بیچ کراماً کاتبین کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں۔ کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہیں۔ نیکی سیدھی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور بدی بائیں طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بعضے علماء فرماتے ہیں کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

فصل ۲۳:۔ بیچ ایمان اور اعتقاد مرنے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کہ اللہ تعالیٰ نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن میں اس کے پھونکا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے۔ اور اس دنیا سے جانا ہے اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر میں زندہ ہونا ہے۔ بیچ اس کے سوال و جواب ہے۔ اور ثواب و عذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر سیاہ رنگ ازرق چشم ساتھ صورت دہشتناک کے بیچ قبر کے آوینگے۔ اور تین سوال کریں گے۔ ایک مَنْ رَّبُّکَ یعنی کون سا ہے رب تیرا۔ دوسرا مَنْ نَبِیُّکَ یعنی کون سا ہے نبی تیرا۔ تیسرا مَا دِیْنُکَ یعنی کونسا ہے دین تیرا۔ پس جو کہ ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالیٰ کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالیٰ ہے اور نبی میرے حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اس جواب با صواب کے وہ فرشتے کہیں گے کہ تو مانند دلہن کے خوش اور خرم سو رہو۔ قبر اس کی کشادہ ہوگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کھلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اس سے جواب نہیں بن پڑیگا پس قبر اس کی تنگی کریگی۔ یہاں تک کہ پسلیاں اس کی ادھر سے ادھر نکلیں گی۔ اور گرز آتشین سے ماریں گے۔ دریچہ ایک دوزخ سے کھلیگا پس قیامت تک اسی طور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ دن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہو ویگا قیامت تک اسے عذاب قبر نہیں ہونے کا۔ جان کہ سوال و جواب ثواب و عذاب منحصر قبر میں نہیں ہے کسی کو شیر کھاوے یا جل جاوے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالے کے سب جا سوال و جواب ثواب و عذاب ہو۔

نشانی قیامت کی

فصل ۴۲:۔ بیچ بیان نشانیاں قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا آنے والا ہے یعنی جو ذی روح کہ دنیا میں مرے ہیں اس دن سب زندہ ہو وینگے۔ اور اپنے اپنے جسم سے اٹھیں گے کسی نے قیامت سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیاں قیامت کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے ہیں وہ تمام حق ہیں۔ کہ اس میں بال برابر شبہ نہیں ہے ایک نشانی پیدا ہونا امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے اور وہ امام اولاد سے سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا کے ہو ویں گے اور نام آپ کا محمد اور نام باپ کا عبداللہ ہو ویگا۔ بلند بینی کشادہ پیشانی ہو وینگے۔ ابر سر پر سایہ کریگا۔ فرشتہ ابر میں سے پکاریگا۔ یہ مہدی ولی اللہ ہیں۔ امام آخر الزمان ہیں۔ اطاعت اونہوں کی کرو۔ جہان کو ظلم سے پاک کرینگے بچھونا عدل و انصاف کا بچھاوینگے مسلمانوں کو نعمت ظاہری اور باطنی سے سرفراز

فرما دینگے ۔ اور باغ دنیا کو تر و تازہ کریں گے ۔ دوسری نشانی قیامت
کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وہ دجال بنی آدم سے ہے ۔ جزیرہ دریا میں
قید ہے اور کافروں سے ہے یہانتک کہ دعویٰ خدائی کا کریگا ۔ پیشانی میں اُس
کے کاف ۔ فے ۔ رے ۔ لکھا ہوگا ۔ ایک آنکھ میں انگور کے مانند اونچا ہوگا ۔
دوسری آنکھ سے دیکھیگا ۔ واسطے آزمائش خلق اللہ کے اللہ تعالیٰ اُس کے
تئیں استدراج دیگا ۔ یعنی قدرت بڑی عنایت فرما دیگا بہ سبب اُس قدرت
کے خلق اللہ کو گمراہ کریگا ۔ آگے نکلنے اُس کے تین برس کی بارش ہوگی ۔ قحط پڑیگا
جب باہر آدیگا کہیگا کہ میں خدا ہوں ۔ پس جو شہر والے یا گاؤں والے اقرار
اُس کمبخت کی خدائی کا کریں گے اور خدا ئے سچوں سے پھر ینگے ۔ اُس شہر پر اور
گاؤں پر کہیگا کہ پانی برسو پانی برسے گا ۔ زمین کو کہے گا کہ نعمتاں اپنے باہر لا ۔
زمین طرح طرح کے میوے باہر لائے گی ۔ گائے بکریوں کو کہیگا کہ دودھ زیادہ دیو
وہ دودھ زیادہ دیوینگے اور جو شہر والے یا گاؤں والے کہیں گے کہ تو دجال ہے
ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائی تھی تو وہی
شیطان ہے ۔ ہمارا اللہ وحدہٗ لا شریک ہے ۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں پس اُس شہر پر اور گاؤں پر کہ جسمیں دوستان الٰہی
ہووینگے کہیگا پانی نہ برسے پانی نہ برسیگا ۔ قحط زیادہ ہوگا ۔ وہاں کی زمین کو کہیگا
کہ نعمتیں اپنی باہر مت لا ۔ زمین میوے نہیں دینے کی ۔ اور گائے بھینس کو کہیگا کہ
دودھ مت دیو ۔ دودھ نہیں دینے کے چند روز کی تکلیف اونھوں پر ہووے گی ۔
آخرت میں جزا اُس کی بہت سی ملیگی ۔ اور کہیگا کہ تمھارے ماں اور باپ جو مر
گئے ہیں زندہ ہوکر میری خدائی کا اقرار کریں جب تم یقین کروگے پس اُسی وقت
شیاطین ساتھ صورت ماں اور باپ اُن لوگوں کے ظاہر ہوکر اُس کی خدائی کا

اقرار کرینگے ۔ بعضے نادان اس بات سے دام میں اس کے آوینگے اور بعضے ایماندار
کا ایمان قوی ہوگا ۔ ایک طرف اُس کے باغ اور پانی ہوگا اُسے بہشت کہیگا ۔
وہ حقیقت میں دوزخ ہے ۔ دوسری طرف آگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت
میں بہشت ہے ۔ جس نے اُس کی خدائی کا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت میں ڈالیگا
اور جس نے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ میں ڈالیگا ۔ اسی طور سے تمام جہان چالیس
روز میں ۔ روایت دوسری میں چالیس برس میں خراب کریگا ۔ لیکن مدینہ منورہ
اور کعبۃ اللہ میں دخل اس کا نہیں ہونیکا ۔ اللہ تعالیٰ اشر سے اُس کے مسلمانوں
کو بچا دے ۔ اور حفاظت میں اپنے رکھے ۔ تیسری نشانی قیامت کی اُترنا حضرت
عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کا ہے یعنی بیچ وقت فتنۂ دجال کے کہ حضرت امام
مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کو واسطے مقابلہ اُس کے تیار کریں گے
اور مسلمان مقابلہ سے اُس کے ہراساں ہوونگے ۔ اُسی عرصہ میں حضرت عیسیٰ
علی نبینا و علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے ۔ وقت نماز عصر کا ہوگا پس حضرت
عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام واسطے تعظیم امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نماز پیچھے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑھیں گے ۔
اور باقی نمازاں آپ پڑھاویں گے ۔ اور مانند مجتہدوں کے اوپر شریعت محمدی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلیں گے ۔ اور خلق اللہ کے تئیں اوپر اُس کے
بلاویں گے اور داخل ہونے سے اُمت میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا
کریں گے ۔ امام کے تئیں اور مسلمانوں کے تئیں اُترنے سے آپ کے بڑا سرور
اور بڑی قوت ہوگی ۔ بعد نماز کے نیزہ لے کر واسطے مقابلہ دجال کے متوجہ
ہوویں گے ۔ جس کافر کو کہ بو آپ کے دم کی پہنچے گی اُسی وقت مریگا ۔ اور
بو دم کی نظر جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک پہنچے گی ۔ دجال خوف سے آپ کے

نشانی قیامت کی ۳

لرزان اور ترساں بھاگے گا اور آپ پیچھا اُس کا کرینگے۔ یہاں تک کہ نزدیک دروازے دوران کے کہ وہ زیتون ہے۔ وہاں نیزے سے مار ینگے اور وہ نیزہ خون بھرا ہوا مسلمانوں کو بتاوینگے۔ بعدازاں جو مسلمان کہ ظلم سے اُس کے تکلیف پائے تھے اُن کو نہایت سرافراز فرمایئں گے۔ اور تسلّی بخشیں گے۔

چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج کا ہے۔ یعنی حضرت عیسٰی علیٰ نبینا علیہ السّلام کے تئیں اللہ تعالے حکم فرماویگا کہ تم ساتھ مسلمانوں کے کوہ طور میں پوشیدہ ہو کہ ہم ایک گروہ کو باہر لاتے ہیں کسی کے تئیں طاقت مقابلہ اُنکی نہیں ہے اُسی وقت حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ السّلام ساتھ مسلمانوں کے کوہ طور میں پوشیدہ ہوویں گے پس سدِ سکندری ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ وہاں سے یاجوج اور ماجوج باہر آویں گے۔ وہ بنی آدم ہیں اور کافر ہیں۔ قد یاجوج کا ایک بالشت اور ماجوج کا سات گز کا اونچا ہوگا۔ تمام جہاں خراب کریں گے۔ یہاں تک کہ جو چیز سامنے آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدھا۔ گھوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ سب کھا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے خلق اللہ کو مارینگے۔ اور عمارتاں گرا دینگے۔ یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے۔ آپس میں کہیں گے اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو ماریں گے۔ پس تیران طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیروں کو اللہ تعالے خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے۔ حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کھانے پینے سے عاجز ہو کر دعا کرینگے اللہ تعالے ایک پھوڑا گردن میں اونھوں کے نکالیگا۔ تماموں کے تئیں دفعۃً ماریگا۔ حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ السّلام کوہ طور سے نیچے آویں گے ایک بالشت زمین گندگی سے اونہوں کے خالی نہیں رہنے کی۔ کہ مسلمان کھڑے رہیں۔ پھر دعا کرینگے۔ جانور بڑے بڑے اللہ تعالے بھیجوائیگا۔ ایک ایک کو پکڑ کر دریا کے

نشانی چہارم

کنارے سے آفتاب نکلنے کی جانب پھر ڈالیں گے۔ بعدہٗ پانی بہت برسیگا۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہاں کی پانچ برس تک تیر و کمان اُن کے جلا دیں گے۔ بعد اس کے حضرت عیسٰی علیٰ نبینا و علیہ السلام بیچ مکے کے رہیں گے۔ خلق اللہ کو دین محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بلا دیں گے۔ عدل و انصاف بےشمار فرما دیں گے۔ دُنیا میں برکت زیادہ ہوگی۔ زمین نعمتاں اپنی باہر لا دیگی۔ سوائے دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی ملت نہیں رہنے کی، تمام مسلمان اور خلق اللہ جہاں کے خوش و خرم اور با آرام رہیں گے۔ بعد سات برس کے بعضی روایت میں چالیس برس کے حضرت عیسٰی علیٰ نبینا و علیہ السلام انتقال فرما دیں گے اور قبہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں دفن ہونگے۔

پانچویں نشانی قیامت کی نکلنا دابۃ الارض کا ہے۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے۔ چہرہ اُس کا مانند چہرہ آدمی کے ہوگا۔ اور دو بازو پر دو پر ہوں گے۔ سر مانند بیل کے۔ اور کان مانند کان ہاتھی کے۔ اور سینہ گردن مانند سینہ گردن اونٹ کے۔ دُم مانند بکری کے۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے ہوگا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ اور اور ایک روایت میں آسمان تک پہنچیگا۔ جاں کہ حضرت عیسٰی علیٰ نبینا و علیہ السلام بیچ طواف کعبہ کے ہونگے۔ زمین نیچے پاؤں کے ہلے گی۔ صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ دابۃ الارض قریب رکن کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح سے باتیں کریگا۔ چار طرف منہ پھرا کر کہیگا۔ تمام دین باطل ہیں۔ مگر دین اسلام۔ اور آسمان تک آواز اُس کا پہنچیگا۔ عصا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کا اور انگوٹھی حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السلام کی نزدیک اُس کے ہوگی۔ جس کی پیشانی پر کہ عصا اور مہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر ہوگا۔ منہ اُس کا مانند ستارے کے روشن ہوگا۔ اور نقش انگوٹھی کا اُٹھے گا۔ اِنَّ هٰذَا مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے بیچ پیشانی کافر کے کالا نقطہ پیدا ہوگا۔ منہ اُس کا مانند دیگ کے کالا ہوگا۔ نقش

نشانی قیامت کی ۵

انگوٹھی کا اٹھیگا۔ اِنَّہٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اس کے مسلمان کو کہے گا اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی تو مسلمان ہے اہل جنت سے اور کافر کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِنْ اَھْلِ النَّارِ یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔

چھٹی نشانی قیامت کی

چھٹی نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہوگی۔ صبح کو آفتاب زرد کا بڑنا ہوا مغرب سے نکلکر بالائے آسمان تک پہونچیگا۔ بعد اس کے اسی طرف ڈوب جائیگا۔ پھر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا اس دن سے بند ہوگا۔ یعنی توبہ کافروں کی کفر سے۔ اور منافقوں کی نفاق سے قبول نہیں ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانوں کی گناہوں سے قبول ہوگی۔ اس دن آدھے آدمی اور آدھے جن دہری ہول سے مرینگے۔

ساتویں نشانی قیامت کی

ساتویں نشانی قیامت کی پیدا ہونا دھوئیں کا ہے۔ وہ مشرق سے مغرب تک بھر جائیگا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام پیدا ہوگا اور کافروں کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافروں کی ناک سے اور کانوں سے اور پیچھے سے نکلیگا۔

آٹھویں نشانی قیامت کی

آٹھویں نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب تک چلی جاویگی۔

نویں نشانی قیامت کی

نویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف مغرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

دسویں نشانی قیامت کی

دسویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

گیارہویں نشانی قیامت کی

گیارہویں نشانی قیامت کی۔ خسف ایک بیچ جزیرۂ عرب کے ہے یعنی بیچ ملک عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

فصل ۲۵ :- بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد ظاہر ہونے ان نشانیوں کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے زیادہ خوشبو طرف یمن کے چلیگی۔ تمام ایمانداران فرحت اور خوشبوئی سے جان دیویںگے۔ بدترین آدمی کافران اور فاسقان رہیں گے۔ مانند حیوانوں کے

راستے بازار میں جفتی کریں گے۔ اور گناہوں میں نہایت ڈوبیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی نام اللہ تعالیٰ کا نہیں لینے کا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیٰ نبینا و علیہ السلام کو حکم صور پھونکنے کا فرماویگا۔ پھر دصور پھونکنے کے دن قیامت کا قائم ہوگا۔ تمام مخلوق جہان کے مریں گے۔ جھاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑیں گے۔ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو وینگے زمین خراب ہوگی۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے کالے ہوکر گریں گے۔ بہشت اور دوزخ لوح و قلم اور کرسی اور فرشتے فنا ہو ویں گے۔ اس صور سے کوئی جاندار باقی نہیں رہنے کا۔ مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے وہ نہیں مریگا۔ چالیس برس تک سب فنا رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی واسطے کس کے ہے۔ ملک آج کے دن پھر آپ ہی فرماویگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے۔

فصل ۲۶ :- بیچ بیان اُٹھنے خلق اللہ کے۔ بیچ دن قیامت کے۔ جان کہ اللہ جل جلالہٗ بہشت اور دوزخ۔ عرش و کرسی، لوح و قلم آسمان۔ زمین جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہ السلام اور حاملان عرش ان تماموں کے تئیں پھر فنا کرنے کے تئیں پیدا کریگا۔ بعد چالیس برس کے اسرافیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے تئیں حکم دوسرا صور پھونکنے کا فرماویگا۔ تمام قالب تیار ہو وینگے پھر اسرافیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام دوسرا صور پھونکیں گے۔ اور ارواحیں صور سے نکلکر اپنے اپنے قالب میں داخل ہو دیں گے۔ تمام قالب زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے رہیں گے۔ جان کہ کسی کو شیر کھاوے یا کوئی جل جاوے یا ڈوب جاوے۔ یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے گر جاوے۔ قدرت سے اللہ تعالیٰ کے تیار ہوکر تمام انسان اور جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تھے اپنے اپنے جسم سے اس دن اُٹھیں گے۔ اور میدان حشر میں حاضر ہو وینگے بعد اس کے پھر مرنا نہیں ہے۔ جان کہ سوائے آدمی اور جنات کے تمام چرندے

اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کئے ہیں بدلہ اس کا اللہ تعالےٰ دلوا کر سب کو معدوم
اور ناچیز کر دیگا۔ مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہیں اُن کے تئیں مٹی جنت کی بنا دیگا۔
اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا۔ زمین تانبے کی ہوگی۔ ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق
میں رکھیں مغرب سے دکھے گا۔ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی ٹخنوں تک کوئی
پنڈلیوں تک کوئی رانوں تک۔ کوئی کمر تک۔ کوئی بغل تک۔ کوئی حلق تک کوئی لبوں تک
پسینے میں ڈوبے رہیں گے۔ جان کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ اور
ایسی سختی رہے گی کہ کوئی اپنے میں آپ نہیں رہنے کا۔ یہاں تک کہ باپ بیٹے سے
بیٹا باپ سے اور ماں بیٹی سے بیٹی ماں سے خویش خویش سے دوست دوست سے
بھاگیں گے۔ اور سب پیغمبران اولوالعزم علیٰ نبینا وعلیہم السلام نفسی نفسی پکاریں گے۔
اور حبیب رب العالمین یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امتی امتی
فرماتے رہیں گے۔

فصل ۲۷:- بیچ بیان شفاعت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ شفاعت
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے امت مرحوم
کے۔ اور واسطے تمام اُمتوں کے بلکہ واسطے ملائکہ اور مرسلین کے صلوات اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین اور واسطے جمیع ممکنات کے حق ہے کہ ہر ایک کو موافق مرتبہ اُس کے
شفاعت فرماویں گے۔ جان کہ جائیں شفاعت کی بہت ہیں مانند عرصات کے
اور پل صراط کے اور وقت سوال وجواب کے اور حساب وکتاب کے۔ اور دخول
دوزخ کے سوائے اس کے بہت مقام ہیں۔ کوئی مقام اور کوئی جائے مصیبت
کی۔ اور محنت کی۔ اور عذاب کی نہیں ہے کہ بغیر شفاعت حبیب رب العالمین
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے نجات ہووے۔ سب جگہ شفاعت آپ
کی درکار ہے۔ پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات کے۔

اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر واسطے شفاعت کے طرف آدم علیٰ نبینا و علیہ السّلام کے جاویں گے ۔ اور ساتھ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ید قدرت سے بنایا ہے ۔ باپ ہمارا کیا ہے ۔ خلیفہ اپنا گردانا ہے ۔ اور تمام ملائک سے سجدہ کروایا ہے ۔ آپ جناب باری میں عرض کرکر اس مصیبت سے نجات دلواؤ ۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام فرماوینگے ۔ اللہ تعالیٰ آج بڑے جلال میں اور غضب میں ہے کبھی نہ ہوا تھا ۔ نہ آگے ہوگا ۔ میں نہایت شرمندہ ہوں میرے تئیں گیہوں کھانے سے منع فرمایا تھا ۔ اور میں نے اس کے تئیں کھایا ۔ یہ کام بڑا مجھ سے نہیں ہونے کا ۔ تم طرف نوح علیٰ نبینا و علیہ السّلام کے جاؤ ۔ تمام خلق اللہ حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آویں گے اور عرض کریں گے ۔ آپ نبی اللہ ہو ہمارے تئیں اس عذاب سے خلاصی دلاؤ ۔ آپ فرماویں گے ۔ یہ کام عظیم الشان میرے سے نہیں ہونے کا ۔ میں وقت طوفان کے واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا ۔ میرا بیٹا کافر تھا ۔ وہ دعا خلاف مرضی اللہ جل جلالہ کے تھی ۔ تم طرف ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السّلام کے جاؤ ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس آویں گے اور عرض کرینگے آپ کے تئیں اللہ تعالیٰ نے دوست اپنا بنایا ہے ۔ آپ جناب باری میں ہماری شفاعت کرو ۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام فرماویں گے ۔ کہ میرے سے دنیا میں تین کام ہوئے کہ میں اس سے شرمندہ ہوں ۔ اول یہ کہ تمام کافران واسطے جترا کے باہر شہر کے چلے ۔ میرے تئیں ساتھ اپنے بلائے میں نے بیماری کا عذر کیا ۔ حقیقت میں بیمار نہیں تھا ۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے میں بتخانے میں جاکر کلہاڑی سے تمام بتوں کی ناک کان توڑکر کلہاڑی بڑے بت کے کاندھے پر رکھا ۔ جب باہر سے آئے بتوں کو دیکھکر غمگین ہوئے ۔ آپس میں کہے یہ کام ابراہیم کا ہے کہ وہ اونہوں کی تعظیم نہیں کرتے تھے ۔ اور گالیاں دیتے تھے ۔ پس وہاں سے میرے گھر کو آئے

کہے کہ تم نے ہمارے خداؤں کو توڑے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ یہ کام بڑا انہوں کا ہے۔ دیکھو کلہاڑی اونہوں کے کاندھے پر ہے حقیقتاً توڑا میں تھا۔ اور بڑا تماموں کا میں تھا۔ ظاہرا اُس کا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتوں کو ظلم سے پکڑتا تھا۔ بی بی سارا جو عورت میری تھی۔ چچیری بہن میری تھی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے۔ کہا میں کہ یہ بہن میری ہے۔ میں ان تینوں کاموں سے بہت شرمندہ ہوں۔ کام شفاعت کا موسیٰؑ سے ہوگا۔ سب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے آویں گے اور عرض کریں گے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اولعزم ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اس مصیبت سے خلاصی بخشواؤ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام فرمادینگے کہ میں نے ایک قبطی کو مکّی مارا۔ وہ اُس مکی سے مرگیا۔ ایسے جلال میں اللہ تعالےٰ ہے۔ کہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور کبھی نہیں ہونے کا۔ مجھے اس وقت کلام کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ اور حاجت اپنی عرض کرو۔ وہاں سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آویں گے اور عرض کریں گے کہ آپ کے تئیں اللہ تعالےٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ روح اللہ خطاب فرمایا۔ اور مسیح تم آپ کے مُردوں کو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو۔ اس درد و غم سے خلاصی بخشواؤ۔ آپ فرمادینگے دُنیا میں جب قوم نے میری خدا سے منہ پھیرے۔ میرے تئیں خدا بولے اس بات سے میں گلتا ہوں۔ مجھے اس وقت دم مارنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوبؐ رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیا علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام ساتھ اُمتوں اپنے نیچے جھنڈے محمدیؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے آویں گے اور باعاجزی تمام عرض کریں گے۔ کہ اے حبیب رب العالمین۔ رب العالمین

نے کبھی سخن آپ کا رد نہیں کیا۔ واسطے آپ کے زمین و آسمان اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسوں کے اور غم کو پہونچنے والے غمگینوں کے ہو۔ رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ہو۔ ہم غریبوں پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری میں شفاعت کرو۔ بعد سماعت فرمانے کے آپ کھڑے رہیں گے۔ میدان شفاعت میں تشریف لاویں گے۔ مقام محمودہ میں سجدہ فرماویں گے۔ حمد و ثنا جناب الٰہی کی کریں گے۔ کہ کسی نے نہیں کیا تھا۔ اور کوئی نہیں کریگا۔ بعدہٗ اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے محبوب میرے سر اٹھاؤ۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں دنیا و آخرت واسطے محبت تمھاری پیدا کیا ہوں۔ ربوبیت اپنی واسطے دوستی تمھاری کے ظاہر کیا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے فلک سے اور ملک سے نشان نہ ہوتا۔ تم نہ ہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہ ہوتا۔ تم نہ ہوتے عرش کرسی اور لوح قلم بہشت دوزخ سے نام ہوتا۔ تم نہ ہوتے آدم و حوا کا کام نہ ہوتا۔ اے حبیب میرے۔ و اے محبوب میرے سر اٹھاؤ مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری رضا طلب کرتے ہیں۔ اور میں تمھاری رضا طلب کرتا ہوں۔ بعد اس کے جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سر سجدے سے اٹھاویں گے۔ اور عرض کرینگے خدایا امت ایک گنہگار رکھتا ہوں میں۔ اگر عذاب کرے تو اونہوں کے تئیں۔ بیشک وہ بندے تیرے ہیں۔ اور بخشے تو اونہوں کے تئیں یقین کہ تو غفور و رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چہ کو آفتاب کے اور تکلیف کو دوستا کے کم کریگا۔ سوال و جواب حساب و کتاب شروع فرماوے گا۔ اور ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشے گا۔ اس امر سے ملائکہ مقربین اور تمام نبیین اور مرسلین کو تسکین ہوگی۔ پھر جناب سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ اجمعین سر مبارک کو دوبارہ سجدہ میں لیجاویں گے۔ دیر تک امتی امتی فرماویں گے۔ اور عرض کرینگے کہ اے کریم۔ و اے رحیم امت گنہگار کے تئیں بخش۔ پھر حکم ہوگا۔ اے حبیب میرے

وے محبوب میرے اے نبی میرے وے رسول میرے سر اٹھاؤ۔ بعد اس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اٹھاویں گے حمد وثنائے الٰہی بجا لاویں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اور ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین تیسری بار سر مبارک سجدے میں لے جاویں گے رَبِّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي رَبِّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي فرماتے ہیں گے۔ پھر حکم ہوگا اے محمد میرے وے حامد میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ آپ سر مبارک کو اٹھاویں گے حمد وثنا بجا لا کر عرض کرینگے الٰہی یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ قریب ہے عطا کریگا تیرے تئیں رب تیرا پس راضی ہوگا تو۔ اس وعدے کو اپنے وفا کر۔ امت گنہگار کو عطا کر۔ پس دریائے رحمت جوش میں آویگی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِيعِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنے بخشا میں تمام امت محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بعد اس کے دوسرے امتوں کے۔ اور خلائق کے واسطے شفاعت فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ شفاعت آپ کی قبول فرماویگا۔ تماموں کے تئیں بخشیگا پس اس دن پردہ آنکھوں سے سب کے اٹھیگا۔ مرتبہ حبیب رب العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا معلوم ہوگا کہ جیسے آج کے دن بادشاہت اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ہے ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی ہے تمام فرع ہیں آپ اصل ہیں۔ آپ دعوتی ہیں تمام طفیلی ہیں۔ الٰہی تمام امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں قدم مبارک سے نزدیک کر کر دامن شفاعت سے لپیٹ۔ آمین یا رب العالمین۔

ترجمہ — اے رب میرے بخش تو امت کو میرے ای پروردگار بخش میرے تو امت کو میرے ۱۲

فصل ۲۳ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لا اور یقین جان کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے حساب لے گا۔ جو سچا رہیا ان کو اس حساب سے آسانی ہے

اور جو گنہگار رہیں اُن کو پریشانی ہے۔

فصل ۲۹ :- بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ سوال اپنے بندوں سے کریگا۔ پہلے جبریل علیہ السلام سے پوچھیگا کہ تم نے میری امانت وحی اوپر انبیاؤں کے کس طور سے پہنچائے۔ بعدہٗ انبیاؤں کو صلوٰۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تم نے احکام میرے اوپر بندوں میرے کے کس طور سے ادا کئے عبادات میں پہلے سوال نماز کا ہوگا۔ اور معاملات میں خون کا۔ اسی طور سے اللہ تعالےٰ تمام مخلوقات سے سوال فرماویگا۔ اور جواب اُس کا سُنے گا۔

سوال و جواب سے لرزہ تماموں کے بدن میں پڑیگا۔

فصل ۳۰ :- بیچ بیان اعمالنامے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اعمالنامہ جس میں نیکی اور بدی لکھی ہوگی۔ مسلمانوں کے تئیں اور نیکبختوں کے تئیں سیدھے ہاتھ میں دویں گے۔ منافقوں اور کافروں کے تئیں سینہ چیر کر بایاں ہاتھ پیچھے نکال کر دیویں گے اور کہیں گے کہ اپنے اپنے اعمالنامے پڑھو اور اعمال دریافت کرو۔

فصل ۳۱ :- بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اعمال بندوں کے ترازو سے یا کسی اور چیز سے کہ کمی اور زیادتی معلوم ہو تولیں گے۔ نیکی تل برابر کسی کی زیادہ ہوگی اُس کے تئیں دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتوں سے مبارکبادی کا پکارا ہے۔ بدی تل برابر کسی کی زیادہ ہوگی اُس کے تئیں جا بجا ٹھیکا رہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

فصل ۳۲ :- بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ پل صراط پر سے گذریں گے۔ جان کہ اوپر دوزخ کے ایک پل ہے اور وہ پل تین ہزار برس کا راستہ ہے۔ بال سے باریک اور تلوار سے تیز۔ ایک ہزار برس کا چڑھاؤ۔ اور ایک ہزار برس کا برابر اور ایک ہزار برس کا اُتار۔ تمام خلق اللہ

اُس پر سے گذریں گے ۔ کافران اور منافقان گنہگاران کٹ کٹ کر دوزخ میں گرینگے
مسلمان موافق قوت ایمان کے کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے ۔ کوئی مانند گھوڑے
کے ۔ کوئی مانند آدمی کے ۔ کوئی مانند چیونٹی کے ۔ اور کوئی اُس سے بدتر چلیں گے ۔
پلصراط پر اندھیرا بہت ہوگا ۔ جناب حبیب رب العالمین واسطے اُمت اپنی کے
تشریف فرما ہوویںگے ۔ روشنی میں نور محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ۔
تمام مسلمان گذر کر بہشت میں داخل ہو جاوینگے ۔

فصل ۴۳ :۔ بیچ بیان حوض کوثر کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جناب
سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے کہ نام
اُس کا حوض کوثر ہے ۔ لنبا چوڑا ایک مہینے کے راستے کا ہے ۔ پانی اس کا دودھ سے
سفید شہد سے میٹھا زیادہ ہے ۔ اطراف اُس کے کوزے اور پیالے بلور کے ۔ تاروں
کے مانند چمکتے ہوئے روشن ہیں ۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
دست مبارک سے پانی لے کر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ کو عنایت فرماوینگے
اور آپ تمام اُمت مرحومہ کو تقسیم کریں گے ۔ اور پلاوینگے ۔ اور فرمائے حضرت
علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ کہ جس کے دل میں محبت اور تعظیم جناب صدیق اکبر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کی نہیں ہوئے گی ۔ اُسے ایک قطرہ پانی کا نہیں دینے کا ۔ اور جو
کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پیئے گا اُسے کبھی پیاس نہیں ہوئے گی ۔

فصل ۴۴ :۔ بیچ بیان دوزخ کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے
عذاب کرنے کافروں کے اور منافقوں کے اور واسطے بعضے گنہگاروں کے ہے ۔
وہ دوزخ کے سات درجے ہیں ۔ ایک سے ایک سخت زیادہ ہے ۔ اور بیچ اس کے
طرح طرح کا عذاب ہے ۔ انگار سے اور سردی سے اور سانپوں سے اور بچھوؤں
سے ، کھانا اُس کا جھاڑ سے سینڈھ کے ہیں ۔ اور پانی اُس کا پیپ اور لہو کا

تمام کافروں اور منافقوں کو اور بعضے گنہگاروں کو اُس میں ڈالیں گے گنہگار موافق گناہ کے عذاب دیکھکر و یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت میں جاوینگے ۔ کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اس کے رہیں گے ۔ اُن کے تئیں عذاب سے کبھی نجات نہیں ہووے گی ۔ اللہ تعالے مسلمانوں کے تئیں بتصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ اجمعین کے اُس سے بچاوے ۔

فصل ۳۵ :۔ بیچ بیان جنت کے ۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانوں کے ہے ۔ اور ادنیٰ جنتی کے تئیں دس برابر دنیا کے مکان ملیگا ۔ اُس جنت کے آٹھ درجے ہیں ۔ ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے ۔ نعمتوں کو اُس کے انتہا نہیں ہے ۔ اور نعمتان اُس کے ایسے ہیں کہ کسی کے دل میں خطرہ نہیں گزرا ۔ اور کسی کی آنکھوں نے نہیں دیکھے ۔ اور کسی کے کانوں نے نہیں سنے ۔ حوریان اور غلمان اور مکانات موتیوں کے ہیں ۔ ہزارہا درخت اور ہزارہا میوے اور طرح طرح کے پوشاک ہیں اور اقسام ہا کے طعام اور جانور ہیں ۔ چہار ندیاں ہیں ایک میں پانی اور دوسرے میں دودھ تیسرے میں شہد اور چوتھی میں شراب ۔ نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بے ہوش کرے اور دردسر پیدا کرے ۔ جان کہ بہشتی جس کھانے کے طرف یا میوے کے طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے روبرو موجود ہوتا ہے ۔ اور بخوشی تمام اپنے تئیں کھلاتا ہے ۔ لذت اُس کے سر سے پاؤں تک رہتی ہے ۔ جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے ۔ ایک طرف سے کھاتے جاویں گے دوسری طرف سے نیا ہوگا ۔ جسقدر کہ کھاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی ۔ پس خوبیاں جنت کی بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے بہشتی جب بیچ اُس کے داخل ہوگا ۔ ہمیشہ بیچ اُس کے رہیگا ۔ نہ

کبھی مریگا۔ اور نہ کسی چیز کا غم کریگا۔ اور دریائے رضا میں ڈوبے گا۔ باوجود اس دولت عظیم کے اور نعمت کریم کے دیکھنا موافق اپنے مرتبے کے ہر روز باہر بہشتے میں جمال مبارک حبیب رب العالمین صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ اجمعین کا ہے۔ کہ تمام نعمتاں روبرو اُس کے ناچیز ہیں۔ اور کچھ مرتبہ نہیں رکھتے ہیں۔ اوپر اس سرافرازی کے۔ دوسری سرافرازی دیکھنا اللہ تعالےٰ کا ہے۔ کہ تمام نعمتاں اپنے بھول جاوے گا۔ اور دیدار الٰہی میں ڈوب جاویگا۔ خدایا تصدق سے نعلین مبارک حضرت حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین عنایت سے اللہ تعالےٰ کے اور تصدق سے نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ وعلیہ وآلہ وسلم کے رسالہ عقائد کا ۱۲۶۵ھ بارا سے پینسٹھ ہجری میں تمام ہوا۔ نام اس کا عقائد ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کے تئیں مقبول اہل زمانہ کا کرے۔ اور بسبب اس کے مسلمانوں کے تئیں فائدہ بخشے۔ آمین۔ یارب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئیں کہ موافق عقائد اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے۔ اور مضبوط رکھے۔ کہ سوائے گروہ اہل سنت وجماعت کے کسی کے تئیں آخرت میں نجات نہیں ہے۔ بعد درست کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت کے جاری رکھے۔ یعنی کہ جسے شرع نے حلال کہی اُس کے تئیں بجان ودل بجا لاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اُس سے نہایت پرہیز کرے۔ اور جیسے بمقتضائے بشریت اگر خطا ایک واقع ہووے اُس سے نادم ہووے۔ اور توبہ کرے۔ بعد عقائد کے اور عمل موافق شریعت کے قدم محبت الٰہی میں رکھے۔ تاکہ مومن عام سے مومن خاص میں داخل ہووے۔ جان کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے

کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ علامت شیخ کامل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع
نہ کرے۔ نہ ظاہراً نہ باطناً بمجرد صحبت اُس کے غم دنیا دل سے دھو جاوے اور
توجہ الی اللہ پیدا ہووے اور وہ خود راہ دان اور راہ بین ہووے۔ اور مقامات
سلوک پیر کامل سے طے کیا ہووے۔ پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے
اور عمر اپنی نیچے سایۂ قدم مبارک اونہوں کے آخر کرے تا کہ نجات اخروی حاصل
ہووے اور عیش ابدی کامل ہووے۔ اور یقین جان کہ طریقۂ نقشبندیہ اور قادریہ
اور چشتیہ اور سہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ اور رفاعیہ وغیرہ سب حق ہیں۔ اور
پہنچانے والے طرف اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور کسی طریقہ میں بال برابر خلاف شرع نہیں ہے
اور کوئی صاحب طریقہ نے خلاف شرع نہیں کیا ہے۔ پس کسی نے نفسانیت سے
اپنے کوئی کام خلاف شرع کیا اور نام اور نام پیروں کا لیا۔ اُس نے پیروں کو
اپنے بدنام کیا۔ اور ناراضا کیا۔ اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا۔ اور تمام طریقوں
میں اولیا نجبا۔ نقبا غوث اور قطب ابدال اور اوتاد و محبوب ہوئے ہیں۔ لازم
ہے کہ ان سب بزرگان دین سے اور اکابر راہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا
اور کسی ایک اولیاء اللہ سے بد اعتقاد نہ ہونا۔ کسی ایک سے بد اعتقاد ہوا گو یا سب سے
بد اعتقاد ہوا پس جس نے دوستان الٰہی سے بد اعتقاد ہوا اُس نے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا اللہ تعالیٰ
اُس سے سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ اور یقین جان کہ سب طریقوں میں طریقہ
نقشبندیہ افضل اور اعلیٰ ہے۔ اور سلسلہ اس طریقۂ عالیہ کا حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچتا ہے کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب
حبیب رب العالمین کے ہیں اور محبوب محبوب خدا کے ہیں۔ اور باوجود کمالات
ولایت محمدیہ کے حامل بار نبوت احمدی احمد کے ہیں۔ اسی واسطے بعد
سید المرسلین اور انبیاء متقدمین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلافت

سے افضل بشریت کے سرافراز ہوئے ہیں۔ پس جو طریقہ کہ افضل بشر کے تئیں پہنچا
ہے البتہ سب طریقوں میں افضل اور اعلیٰ ہوگا۔ جان کہ اکابر اس طریقے کے رحمہم
اللہ تعالیٰ واسطے اسی کے سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہیں بتاتے
ہیں۔ اور قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہیں رکھتے ہیں۔ انتہا دوسروں
کی ابتدا میں اونہوں کے شریک ہے۔ شروع عالم امر سے فرمائے ہیں۔ عالم خلق
کے تئیں ضمن میں اس کے صاف کئے ہیں۔ سفر بیچ وطن کے مقرر کئے ہیں۔ خلوت
بیچ انجمن کے حاصل کئے ہیں۔ حضور اور آگاہی وقت رکھتے ہیں۔ سوائے ذات
مجردہ کے خواہاں دوسرے کے نہیں ہیں۔ دریائے محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں
خصوصًا اس زمانے میں زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے۔ راہ بتانے
والے سالکین کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے۔ اور نگینہ خاتم شرع
متین کے۔ مقدم راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ محور حقیقت کے۔ شہسوار
میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقۂ نقشبندیہ کے۔ مہتاب نسبت شریفہ احراریہ
کے فیض پہنچانے والے مقامات مجددیہ کے۔ اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔
خلفاؤں سے قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی
شاہ دہلویہ کے۔ شیخ میرے مرشد میرے ہادی میرے حضرت شاہ
سعد اللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم صحبت شریف پہنچانے والی جمعیت کو نظر
شریف اٹھانے والی غیبت کو باطنًا حضرت شاہ نقشبند اور مجدد الف ثانی ہیں
ظاہرًا جسم سے اپنے فانی ہیں۔ خوشا نصیب اونہوں کے کہ کمر ارادت کی باندھی
اور حلقۂ غلامی کے تئیں کان میں اپنے ڈالے۔ اور بجان و دل نعلین برداری کئے۔
نعمت باطنی کامل کئے۔ عیش ابدی حاصل کئے۔ الٰہی اس غریب اور فقیر کے
تئیں کہ نام اس کا محمد نعیم ہے اور معروف ساتھ مسکین شاہ کے ہے۔

نعلین برداری میں ممتاز کر اور فرمانبرداری میں سرافراز کر آمین یارب العالمین و
صلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا محمدؐ و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

ومن ارشادہ الشریف لمدّ اللہ تعالے علی رؤس خادمین ظلہم العالی ما کرّ ربّ الایام واللیالی

نامرادی مراد اپنی ہے — خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے
دل مقابل وجوب کے اپنا — فی الحقیقت ثبات اپنی ہے
قم باذنی وقم باذن اللہ — جان جاناں نہ بات اپنی ہے
ہے مخالف یہ نفس آمارہ — آہ اس میں حیات اپنی ہے
جبہ سائی در محمدؐ کی — شاد بادا نجات اپنی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ہے خیال وجود میں مسکین
عدم محض ذات اپنی ہے

تمام شد

عقائد ضروریہ

مسائل ضروریہ فی الصلوٰۃ المفروضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے جان کہ فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات نماز کے نا جان کر نماز پڑھنے سے نماز کامل نہیں ہوتی ہے اس واسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہے لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے۔

غسل کے تین ۳ فرض

پہلا فرض غرارہ کرنا۔ دوسرا فرض ناک میں پانی لینا۔ تیسرا فرض سر سے پاؤں تک تمام بدن دھونا۔

غسل کے پانچ ۵ سنتیں

پہلی سنت دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ دوسری سنت جسم کو کہیں نجاست لگی ہو دھونا۔ تیسری سنت استنجے پاکخانے کی جاے دھونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔ پانچویں سنت تمام بدن سر سے پاؤں تک تین مرتبہ دھونا۔

وضو کے ۴ چار فرض

پہلا فرض تمام منہ دھونا۔ دوسرا فرض دونوں ہاتھ کہنیاں تک دھونا۔ یعنے کہنیاں بھی دھونا۔ تیسرا فرض پاؤں سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ یعنے ٹخنے بھی دھونا

وضو کے ۱۳ تیرہ سنتیں

پہلی سنت — دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا یعنی دونوں پہنچے بھی دھونا۔ دوسری سنت بِسْمِ اللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ بولنا۔ تیسری سنت نیت کرنا یعنی نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دل سے بولنا۔ چوتھی سنت تین بار کلیاں کرنا۔ پانچویں سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک میں پانی لینا۔ ساتویں سنت داڑھی کا خلال کرنا۔ آٹھویں سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نویں سنت کانوں کا مسح کرنا۔ دسویں سنت سیدھے طرف سے دھونا۔ گیارہویں سنت ترتیب سے دھونا۔ بارھویں سنت ہات اور پاؤں کے انگلیوں کا خلال کرنا۔ تیرھویں سنت ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا۔ جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے۔

آگے وضو کے ۲ دو سنتیں ہیں

ایک سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانہ کے ڈھیلے لینا۔ دوسری سنت پانی سے دھونا۔

وضو کے چھ مکروہ

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائیں ہاتھ سے بغیر منھ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا مکروہ ہے سیدھے ہاتھ سے بغیر ناک چھینکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منھ کے زور سے مارنا۔ پانچواں مکروہ کلیاں جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دکھنا

وضو گیارہ چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کے جائے سے کچھ نکلنا۔ دوسری چیز پائخانے کی جائے سے کچھ نکلنا۔ تیسری چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں چیز قے منھ بھر کر نکلنا۔ چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا۔ ساتویں چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا۔ نویں چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسویں چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہویں چیز نماز میں بالغ نے پکار کر ہنسنا۔

تیمم میں تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دوسرا فرض دونوں پنجے پاک مٹی پر مار کر اوپر منہ کے ملنا۔ تیسرا فرض پھر دونوں پنجے مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا۔

چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ پانچواں فرض وقت پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا۔ ساتواں فرض نیت کرنا۔

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا۔ دوسرا فرض قیام کرنا تیسرا فرض قرأت پڑھنا۔ چوتھا فرض رکوع کرنا۔ پانچواں فرض دو سجدہ کرنا۔ چھٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا۔ ساتواں فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے نماز سے باہر ہونا۔

نماز کے بارہ ۱۲ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اوّل میں قرأت پڑھنا۔ چوتھا واجب فجر اور مغرب اور عشا میں پکار کر پڑھنا۔ پانچواں واجب ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا۔ چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا۔ ساتواں واجب آرام سے رکن ادا کرنا۔ آٹھواں واجب نماز فرض میں اور وتر میں بیچ کا قاعدہ بیٹھنا۔ نواں واجب دونوں قاعدوں میں اَلتَّحِیَّات عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنا۔ دسواں واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہواں واجب وتر میں دعا قنوت پڑھنا۔ بارہواں واجب ہر نماز میں عید کے چھ تکبیریں بولنا۔

نماز کے بیس ۲۰ سنتیں

پہلی سنت دونوں ہاتھ مرداں کا کانوں تک اور عورتیں مونڈھوں تک اٹھانا۔ دوسری سنت نیچے ناف کے مرداں اور عورتیں اوپر چھاتی کے رکھنا۔ تیسری

سنّت سیدھا ہاتھ اوپر بائیں کے رکھنا۔ چوتھی سنت نظر جائے سجدہ پر رکھنا۔ پانچویں سنّت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا۔ چھٹی سنّت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بولنا۔ ساتویں سنّت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے الحمد شروع کرنا۔ آٹھویں سنّت آخر میں الحمد کے آمین بولنا۔ نویں سنّت رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بولنا۔ دسویں سنت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اٹھنا۔ گیارہویں سنّت مقتدیان رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بولنا۔ بارہویں سنّت سجدہ میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى بولنا۔ تیرہویں سنّت تمام تکبیریں اٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا۔ چودھویں سنّت فرض کے دو رکعت آخر میں فقط الحمد کا سورہ پڑھنا۔ پندرھویں سنت مردان بائیں پاؤں پر اور عورتیں دونوں پاؤں سیدھے طرف نکال کر چوتڑوں پر بیٹھنا۔ سولھویں سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود میں رکھنا۔ سترھویں سنت سر پا ہاتھ پاؤں کے انگلیوں کا وقت سجدے کے اور وقت قاعدے کے طرف قبلہ۔ اٹھارہویں سنت درود قاعدہ آخر میں بعد التحیات کے پڑھنا۔ انیسویں سنّت بعد درود کے کچھ دعا امور دین میں مانگنا۔ بیسویں سنّت وقت سلام کے پہلے داہنے اور بائیں طرف منھ پھیرنا۔

نماز کے انیس ۱۹ مکروہ

پہلا مکروہ سیدھے اور بائیں طرف دیکھنا۔ دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچھنا۔ تیسرا مکروہ پگڑی کے پھیرے پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا مکروہ باوجود کپڑوں کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچواں مکروہ سر یا کاندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں پلو لٹکے ہوں نماز پڑھنا۔ چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھ کر کھڑے رہنا۔ ساتواں مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا۔ آٹھواں مکروہ بایاں ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھنا۔ نواں مکروہ انگلیاں ہاتھ اور پاؤں کے توڑنا۔ دسواں مکروہ آنکھیں اٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہواں

مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہواں[12] مکروہ جائے سے سجدہ کے کنکری کانا تیرہواں مکروہ بیچ سجدے کے کہنیاں زمین پر رکھنا۔ چودہواں[14] مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا۔ پندرہواں[15] مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا۔ سولھواں[16] مکروہ سیدھے پاؤں پر بیٹھ رہنا۔ سترہواں[17] مکروہ مانند عورتوں کے چوتڑوں پر بیٹھنا۔ اٹھارہواں[18] مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسواں[19] مکروہ جان بوجھ کر کوئی سنت نماز کی نہ کرنا۔

نماز بائیس[22] چیزوں سے ٹوٹتی ہے

پہلی[1] چیز کسی کو السلام علیکم بولنا۔ دوسری[2] چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری[3] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[4] چیز واسطے دنیا کے رونا۔ پانچویں[5] چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی[6] چیز واسطے دنیا کے اُف کرنا۔ ساتویں[7] چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھویں[8] چیز کچھ کھانا۔ نویں[9] چیز کچھ پینا۔ دسویں[10] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہویں[11] چیز بعینہٖ کھنکارنا۔ بارہویں[12] چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہویں[13] چیز منھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودھویں[14] چیز نماز کا کوئی رکن نہ کرنا۔ پندرہویں[15] چیز قراءت نہ پڑھنا۔ سولھویں[16] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا۔ سترہویں[17] چیز کلام اللہ دیکھ کر پڑھنا۔ اٹھارہویں[18] چیز اپنا امام کے سوائے دوسرے کو بتانا۔ انیسویں[19] چیز ایک رکن میں تین حرکت کرنا۔ بیسویں[20] چیز دونوں ہاتوں سے ایک مرتبہ کچھ کام کرنا۔ اکیسویں[21] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے کہ نماز میں نہیں ہے۔ بائیسویں[22] چیز خندہ کرنا یعنی اپنی ہنسی کا آواز آپ سننا۔ جان کہ رات دن میں سترہ[17] رکعت نماز پڑھنا فرض ہے۔ دو رکعت فجر میں چار رکعت ظہر میں۔ چار رکعت عصر میں۔

تین رکعت مغرب ہیں. چار رکعت عشا ہیں تین رکعت واجب الوتر ہیں ۔
جاننا کہ دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے ۔ دو رکعت فجر
میں چھ رکعت ظہر ہیں ۔ دو رکعت مغرب ہیں دو رکعت عشا ہیں ۔

اس طرح سے التحیات بیچ قاعدوں کے پڑھنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ
لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ
مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑھنا ۔

اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ

عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

بعد نماز کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

بعد اذان کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ

بیان غسل میت کا

مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنی باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اسے علم نہلانے کا نہیں ہے

دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے۔ پہلے عود تختے کو دلاکر میت اوپر اس کے سلاکر
تمام کپڑے اس میت کے اُتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے
اور سوائے نہلانے والوں کے دوسرے نہ دیکھیں۔ نہلانے تک عود جلاوے
اور غُفرانَکَ یا رَحمٰن بولتے رہوے۔ بیر کی پتی ڈال کر پانی گرم کرے۔
اگر نہ ملیں سادہ پانی کفایت کرتا ہے۔ پہلے ایک ڈھیلے سے استنجے کی جائے
کو صاف کرنے بعد تین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانے کی جائے کو صاف
کر کر کپڑا ہاتھوں کو لپیٹ کر استنجے پاخانے کی جائے دھو کر وضو کراوے بغیر منھ
میں اور ناک میں پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا انگلی پر لپیٹ کر دانتوں
پر پھراوے۔ اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے۔ بعد وضو کے اگر
بال داڑھی کے اور سر کے ہو ویں لعاب چھال گلخیرو کے دھووے۔ وگرنہ صابن
کفایت کرتا ہے۔ بعدہٗ کروٹ کرے اوپر بائیں مونڈھے کے اور دھووے
سیدھا طرف تمام اس کا اس طور سے کہ پانی تختے تک پہنچے۔ بعد اس کے
کروٹ کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے۔ اور دھووے بایاں طرف تمام اس کا
بعدہٗ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے۔ اگر پاخانے یا پیشاب کی جائے سے
کچھ نکل آوے اسے دھووے پھر دوبارہ وضو نہ کراوے۔ اگر میت پھولی ہو
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اس کے موافق ترتیب سابق کے تین مرتبہ کروٹ
کرے۔ ہر کروٹ میں تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے۔
حالانکہ کہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے۔ بعد غسل کے کفن پہناوے۔
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا۔ جان کہ مرد کو کفن سنت تین کپڑے
ہیں ایک کفنی دوسری ازار تیسری لفافہ۔ کفنی گلے سے ٹخنوں تک ازار اور
لفافہ سر سے پاؤں تک۔ اور عورتوں کو پانچ کپڑے سوائے ان تینوں کے

دو کپڑے اور ہیں - ایک سر بند دوسرا سینہ بند - درازی سر بند کے
دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی
بغل سے ران تک - اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک
ازار دوسرے لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار اور
تیسرا لفافہ اور یہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے - اگر کفن مطلق نہ
ملے میت کو بیچ گھانس خوشبو کے یعنی روسہ کے لپیٹے - جانکہ پہلے لفافہ بیچ اس
کے ازار اوپر اس کے کفنی بچھا کر میت اوپر اس کے سُلا کر خوشبو لگا دے - یعنی
عطر ملے - بعدہٗ کافور سات جگہ لگا دے - ایک پیشانی دو ہتیلیاں دو گھٹنے
دو پنجے پاؤں کے بعدہٗ پہلی ازار بائیں طرف سے پیچھے سیدھے طرف سے
لپیٹ کر بعد اس کے لفافہ اسی طور سے لپیٹے - بعدہٗ تین جاے باندھے - ایک
اوپر سر کے - دوسرا بیچ کمر کے - تیسرا نیچے پاؤں کے اور عورتوں کو بعد کفنی پہنانے
کے بال سر کے دو حصے کر کے چھاتی پر ڈال کر پیچھے اس کے سر بند یعنی دامنی
اوپر سر کے اوڑا کر دونوں پلوں سے دونوں طرف کے بال لپیٹے پیچھے اس کے
سینہ بند پیچھے اس کے لفافہ لپیٹ کر تین جاے باندھے - اور نماز موافق شریعت
لکھے ہوئے کے پڑھے - جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے - اگر جنازہ مرد کا ہے
برابر سینے کے کھڑے رہوے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہوے
اور نیت یوں کرے - نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیروں کے اور
دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے
اللہ تعالےٰ کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھے - بعد اس کے ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے - بعد اس کے پھر بغیر ہاتھ اٹھانے کے اللہ اکبر بول کر

درود کہ بیچ التحیات کے ہے تمام پڑھے۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر بول کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بول کر سلام پھیرے۔ نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہے تو یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتیں اُن کے فرض کے ہیں نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى یا یوں کہے روزہ رکھتا ہوں میں فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ جان کہ بعد آدھی رات کے ساتواں حصہ رات کا رہے تک سحر کرنا سنت ہے۔ ساتواں حصہ رات کا چار گھڑی ہوتی ہے۔ بعضے راتوں میں سوا یا ساڑھے چار گھڑی ہوتی ہے۔ لاکن قریب ساتویں حصے کے کھانا کھانے سے سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے یہیں وہاں سے کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزیں حرام ہیں۔ ایک چیز کچھ کھانا۔ دوسری چیز کچھ پینا۔ تیسری چیز جماع کرنا۔ جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے۔ نیت افطار کی شرط نہیں ہے۔ بلکہ فاتحہ پڑھے۔ اور شکر اللہ کا کرے

اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے۔ کوئی جان بوجھ کر بیچ روزہ کے ان تین چیزوں
سے ایک چیز کیا یعنی کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا۔ اس پر قضا اس روزے کے
اور کفارہ آیا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے اور ایک روزہ قضا
کا رکھے۔ یا باندی غلام میسر نہیں ساٹھ غریبوں کو پیٹ بھر کھانا کھلادے
اور ایک روزہ رکھے۔ یا قدرت کھانا کھلانے کی نہیں ساٹھ روزہ پے در پے
رکھے۔ اور روزہ قضا کا رکھے۔ اگر کوئی مٹی کنکرے یا موتی یا سیپی سولے
ان کے جو چیز کہ نہیں کھانے کی ہے کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا۔
یعنی انزال کیا روزہ گیا۔ لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ لازم پڑا۔ اور کسی نے
بھولے سے پیٹ بھر کیا تھوڑا پیٹ کھانا کھایا یا پانی پیا یا شہوت سے خود بخود چھوٹ
گیا۔ یا خواب میں جماع سے انزال کیا روزہ نہیں گیا۔ اور اگر کسی نے کھانے کی
چیزوں سے زبان پر رکھا لاکن حلق تک نہیں پہنچا روزہ مکروہ ہوا۔ یا کسی نے
روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا۔ وقت ضرور کے جائز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنی
فصد لیا۔ جونکوں سے۔ سرنگیوں سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھوں میں لگایا یا تیل
سر میں ڈالا۔ یا خوشبو سونگا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں گیا۔ اور کچھ
گناہ نہیں ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوٰۃ
المفروضہ :- من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم
بن محمد حفیظ
المعروف بمسکین شاہ
نقشبندی
الحیدرآبادی

قصیدہ حکیدۂ قلم ارشاد رقم حضرت الشان تاقلبی روحی فداہ مدظلہ و زاد فیضہ

ہیں فخرِ رسل انجمن آرائے مدینہ / کرتو بیان رکھتے ہیں تولائی مدینہ

وحدت میں فنا ہو دیں نہ کس طور اب ہم / رکھتے ہیں دل و جان سے تمنائے مدینہ

دریائے محبت میں سراپا ہے ڈوبا / جو دل سے ذرا دیکھیں تماشائے مدینہ

اے اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم / تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

اب صبح کو ہے تسلیم ہے اور دور سے آداب / جس روز سے ہم ہو گئے شیدائی مدینہ

لیجاؤں اگر سر کو فلک پر تو سزاوا / رہتا ہے میرے سر میں جو سودائے مدینہ

واللہ نظر حور پہ ہرگز نہ کریں ہم / ہے اپنے مقابل رخ زیبائے مدینہ

یثرب کے ہر ایک ذرے میں محبوب کا دیدار / رشک چمن طور ہے ہاں جائے مدینہ

ہر ذرہ ممکن کا مفر یثرب و بطحا / مولائے جہاں ہے مرا مولائے مدینہ

مسکینؔ کی اب خاک کو اے بادِ صبا تو
لیجا کے فنا کر دے بصحرائے مدینہ

ہم عاصیاں شفاعت احمد سے جائیں گے / ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کھائیں گے

دیدار مصطفےٰ پہ میری جان ہے فدا / صدقے سے اُن کے رویت جاناں کو پائینگے

مثل پدر ہے فاطمہ زہرا کی ہمیشہ مہر / دست حسین سر پہ غریبوں کے لائینگے

ہمکو حضور نام سے آگر کرے خدا / پھولوں نہ اپنے جسم میں پھر ہم سمائیں گے

یارب تو فعل بد سے یہ مسکینؔ کو بچا
جنت میں وہ ہمارے نہیں ساتھ آئیں گے

(نخلہ یثل)

رسالہ فقہ

موسوم بہ

صورتِ نماز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین ٥ بعد حمد و صلوٰۃ کے بوجھ کہ جاننا فرض کا اوپر عاقل و بالغ کے فرض ہے۔ اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہے۔ فرض اللہ تعالیٰ کے حکم کو کہتے ہیں۔ اور واجب بھی اُسی کا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشگی فرماتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اور مستحب جو کام بیچ عبادت کے ہووے اُسے کہتے ہیں۔ اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدوں کے مکتوب ہے لیکن یہ واسطے فہم لڑکوں کے خوب ہے۔ بوجھ ثابت کرے تیرے تئیں اللہ تعالیٰ اوپر راہ مستقیم کے۔ اس بات کو کہ ایمان چھے چیزوں کے یقین کرنے کو کہتے ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا یقین کرنا یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُوسے۔ دوسرا فرشتوں کا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہیں۔ اور ہمیشہ عبادت میں لگے ہوئے ہیں۔ تیسرا انبیاؤں کا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے آدمیوں کے بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ چوتھا

کتابوں کا یقین کرنا۔ کہ یہ کلام اللہ تعالےٰ کا اور پر اُن نبیوں کے اُترا ہے۔
پانچواںؔ تقدیر کا یقین کرنا۔ کہ نیکی اور بدی رنج اور راحت اللہ تعالےٰ سے ہے۔
چھٹا قیامت کے دن کا یقین کرنا کہ لوگ اُٹھیں گے اور پہنچے اپنے اعمال کی جزا پاویں گے
خوب سمجھ کہ ایمان قائم ہونے کے پانچ ۵ تھم ہیں۔ پہلا زبان سے لا اِلٰہ
اِلَّا اللہ محمد الرسول اللہ کہنا ہے۔ دوسرا نماز ہے۔ تیسرا روزہ ہے
چوتھا زکوٰۃ ہے۔ پانچواں حج ہے۔ اب فرائض اور واجبات اور سنتیں
ان سب کی ساتھ سہل طریق کے بیان کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل
سے سب اہل اسلام کو یاد کرنے کی ہدایت دیوے۔ تاکہ مضبوطی ایمان کی ہووے
اور دو چیزیں کہ عین ایمان ہیں ایما نداروں کو نصیب کرے ایک تو وحدانیت
اللہ جل جلالہٗ کی دوسرے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی
الٰہی طفیل سے اہل ایمان کے اس مسکین کو دریاے احدیت اور
دریاے عشق احمدیت میں غرق کرے آمین ثم آمین۔ بیت:

محمد سے ملے وحدت خدا کی ٭ الٰہی دے محبت مصطفےٰ کی

غسل کے تین فرض

غسل کے تین فرض ہیں٭ پہلا فرض غرارہ کرنا دوسرا فرض ناک میں پانی
لینا۔ تیسرا فرض تمام بدن کو دہونا۔ غسل کے ۵ سنتیں پہلی سنت دونوں

غسل کے پانچ سنت

ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ دوسری سنت جسم کو کہیں نجاست لگی ہو دھونا۔
تیسری سنت استنجے پاخانے کی جائے دھونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔
پانچویں سنت تمام بدن تین مرتبہ دھونا۔ وضو کے چار فرض۔ پہلا فرض

وضو کے چار فرض

تمام منھ ہاتھ دھونا۔ یعنی پیشانی کے بال اُگنے کی جائے سے نیچے تک ٹھوڈی
کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے کان کی لولک تک دھونا۔ دوسرا
فرض دونوں ہاتھ کہنیاں تک دہونا۔ یعنی کہنیاں بھی دہونا۔ تیسرا فرض

وضو کی تیرہ سنتیں

پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ یعنی ٹخنے بھی دھونا۔ وضو کے تیرہ سنتیں۔ پہلی سنت دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھونا۔ دوسری سنت بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام یہ بولنا۔ اگر کسی کو یاد نہو وے فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم کفایت کرتا ہے۔ تیسری سنت نویت ان اتوضأ لرفع الحدث ولاستباحۃ الصلوۃ بولنا۔ اگر کوئی عربی بول نہ سکے تو یہ بولنا۔ وضو کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے حدث کے۔ اور روا(سطے) درستی نماز کے سنت ادا ہوتی ہے۔ چوتھی سنت کلیاں کرنا۔ پانچویں سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک میں پانی لینا۔ ساتویں سنت داڑھی کا خلال کرنا۔ آٹھویں سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نویں سنت کانوں کا مسح کرنا۔ دسویں سنت سیدھی طرف سے دھونا۔ یعنی پہلے سیدھا سیدھا پیچھے بایاں دھونا۔ گیارھویں سنت ترتیب سے دھونا یعنی پہلے منھ پیچھے ہاتھ بعد مسح سر کے پاؤں دھونا۔ بارھویں سنت ہر ہر اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا۔ یعنی ہر ہر کٹے کو ہاتھ اور پاؤں کے۔ تیرھویں سنت ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں کا خلال کرنا۔ جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم ہے کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (لیوتم) کہ آگے وضو کے دو سنتیں ایک سنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانے کے ڈھیلے لینا دوسرے سنت پانی لینا یعنی پانی سے دھونا۔

وضو کی دو سنتیں

وضو کے چھ مکروہات

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائیں ہاتھ سے

بغیر منھ میں اور ناک میں پانی لینا۔ تیسرا مکروہ سیدھے ہاتھ سے بغیر ناک چھینکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منھ سے زور سے مارنا۔ پانچواں مکروہ کلیاں جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا۔

وضو گیارہ چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کی جاے سے کچھ نکلنا یعنی پیشاب یا مذی یا وذی یا منی بے شہوت نکلے۔ دوسری چیز پاخانہ کے جاے سے کچھ نکلنا یعنی پاخانہ یا ہوا یا کیڑا یا دانہ گیلا نکلے۔ تیسری چیز کسی جاے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جاے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچویں چیز قے منھ بھر کر نکلے۔ چھٹی چیز ٹیکہ لگا کر سونا۔ ساتویں چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھویں چیز کسی آزار سے بے ہوش ہونا۔ نویں چیز نشہ سے بے ہوش ہونا۔ دسویں چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہویں چیز نماز میں بالغ کے پکار کر ہنسنا۔ بوجھ کر وقت نہ ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی اُمت محمد صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہے۔ نام اس طہارت کا تیمم ہے۔ یقین جان کہ یاں برابر طہارت پانی اور طہارت مٹی میں فرق نہیں ہے۔ کس واسطے کہ دونوں حکم اُسی اللہ جل جلالہ کے ہیں۔ تیمم کے آٹھ سبب ہیں۔ پہلا سبب پانی چوطرف کوس بھر تک دور ہووے۔ دوسرا سبب کنواں ہووے ڈول رسی نہ ہووے۔ تیسرا سبب پانی کی جاے جان یا مال کا ڈر ہووے یعنی شیر یا چور رہووے۔ چوتھا سبب پانی والا قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے۔ یعنی قیمت سے بستی والوں کے مسافروں سے زیادہ مانگے۔ پانچواں

پانچواں سبب وضو کرنے سے پیاسا ہووے۔ چھٹا سبب لگانے سے پانی کے ہاتھ پاؤں اکڑیں۔ ساتواں سبب لگانے سے پانی کے آزار زیادہ ہووے۔ آٹھواں سبب وضو کرنے سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ اس طور سے کہہ نہ سکے تو یہ کہے نیت کرتا ہوں میں تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے۔ دوسرا فرض دونوں پنجے پاک مٹی پر مار کر اوپر منہ کے ملے۔ تیسرا فرض پھر دونوں پنجے مٹی پر مار کر دونو ہاتھوں کو کہنیاں تک ملے۔ جان کہ نماز کے چودہ فرض باہر کے سات فرض اندر کے باہر کے یعنی آگے نماز کے ادا کرنا۔ اندر کے یعنی بیچ نماز کے ادا کرنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

سات فرض باہر کے۔ پہلا فرض تن پاک کرنا۔ یعنی احتیاج غسل کی ہو غسل کرنا یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سوائے ان دو کے کسی جائے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ یعنی کپڑے نماز پڑھنے کے پاک ہونا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا۔ یعنی نماز پڑھنے کی جائے نجاست سے پاک رہنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ یعنی مرداں نیچے ناف کے نیچے تک گھٹنوں تک ڈھانپنا۔ اور عورتاں سوائے منہ اور سوائے پنچے ہاتھوں پاؤں کے تمام بدن ڈھانپنا۔ اور باندیاں مانند مردوں کے ڈھانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹھ بھی ڈھانپنا پانچواں فرض وقت پہچاننا یعنے وقت پانچوں نمازوں کا پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منہ طرف قبلہ کے کرنا۔ ساتواں فرض نیت کرنا یعنی نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام

لِلّٰہِ تَعَالٰی یا جو نماز ہوئے نام اس نماز کا بیچ جائے وقت کے بولے۔ کوئی زبان
عربی نا سمجھے یوں کہے نماز پڑھتا ہوں میں فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے
اور رکعتیں ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل میں تصور کرے اگر نمازی اکیلا ہے۔
نیت عربی میں اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام۔ نیت ہندی میں پیچھے اس
امام کے نہ بولے بیچ سنت اور نفل کے نماز پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ
کے اتنا کفایت کرتا ہے۔ سات فرض اندر کے۔ پہلا فرض تکبیر تحریمہ ہے۔
یعنی بعد نیت کے اللہ اکبر بولے۔ دوسرا فرض قیام ہے یعنی بعد اللہ اکبر کے
کھڑا ہووے۔ تیسرا فرض قراءت ہے یعنی کلام اللہ سے کچھ پڑھے۔ چوتھا فرض
رکوع ہے۔ یعنی دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنے پکڑ کے جھکے اور پیٹھ ہاتھ
تختے کے برابر رکھے۔ پانچواں فرض سجدہ ہے۔ یعنی سات ٹکڑے بدن
کے زمین پر رکھے۔ ایک سر اور دو پنجے ہاتھوں کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے
پاؤں کے۔ وآن کہ ناک شریک سر کے ہے۔ چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے یعنی
ہر نماز کے آخر میں موافق التحیات پڑھنے کے بیٹھے۔ ساتواں فرض بعد قاعدہ آخر کے
اپنے اختیار سے باہر ہونا ہے۔ یعنی کچھ کام یا کلام کرے۔ نماز کے بارہ واجب
پہلا واجب سورہ فاتحہ پڑھنا۔ یعنی الحمد کا سورہ پڑھنا۔ دوسرا واجب ضم
سورہ کرنا یعنی بعد الحمد کے کلام سے کوئی سورہ پڑھنا۔ تیسرا واجب فرض
نماز کی دو رکعت اول میں قراءت پڑھنا۔ چوتھا واجب پکار کر پڑھنا۔ یعنی بیچ فجر
اور مغرب اور عشا کے۔ پانچواں واجب آہستہ پڑھنا یعنی بیچ ظہر اور عصر کے۔
چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا۔ یعنی پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے
سجدہ کرنا۔ ساتواں واجب آرام سے رکن ادا کرنا۔ اس طور سے کہ ہر ٹکڑا
ہاتھ پاؤں کا اپنے جائے پر آکر آرام پکڑے۔ آٹھواں واجب نماز

فرض میں اور وتر میں قاعدہ بیچ کا بیٹھنا۔ نواں[9] واجب دونوں قاعدوں
میں التحیات تمام پڑھنا۔ یعنی وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
تک پڑھنا۔ دسواں[10] واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ سیدھے اور بائیں طرف بولکرنماز کے باہر ہونا۔
گیارہواں[11] واجب وتر میں قنوت پڑھنا۔ بارہواں[12] واجب ہر نماز میں
عید کے چھ تکبیریں بولنا۔ یعنی پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں بولکر قرارت
شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت میں بعد قرارت کے تین تکبیریں بولکر رکوع
کرنا۔ جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہے۔ اور جو تکبیر کہ دو رکعت میں فرض
کے قرارت پڑھنا فرض ہے۔ اور باقی رکعتوں میں مستحب ہے۔ اور تمام رکعتوں
میں وتر اور سنت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیوائے
وتر کے فرض ہے۔

نماز کے بیس ۲۰ سنتیں

پہلی سنت دونوں ہاتھ مردان کا کانوں تک اور عورتان مونڈوں تک
اٹھانا۔ دوسری[2] سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتان اوپر چھاتی کے
رکھنا۔ تیسری[3] سنت سیدھا ہاتھ اوپر بائیں کے رکھنا۔ چوتھی[4] سنت نظر
جائے پر سجدہ کے رکھنا۔ پانچویں[5] سنت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ پڑھنا۔ چھٹی[6]
سنت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بولنا۔ ساتویں[7] سنت
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سے الحمد شروع کرنا۔ آٹھویں[8] سنت
آخر میں الحمد کے آمین بولنا۔ نویں[9] سنت تین مرتبہ رکوع میں سُبْحَانَ

رَبِّیَ الْعَظِیْمُ بولنا۔ دسویں سنت رکوع سے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اٹھنا۔ گیارہویں سنت مقتدیان رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بولنا۔

بارھویں سنت تین مرتبہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بولنا تیرھویں سنت تمام تکبیریں اٹھنے کی اور بیٹھنے کی بولنا۔ چودھویں سنت فرض کے دو رکعت آخر میں فقط الحمد کا سورہ پڑھنا۔ پندرہویں سنت مرداں بائیں پاؤں پر اور عورتاں دونوں سیدھے طرف نکالکر چوتڑوں پر بیٹھنا۔ سولھویں سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود میں رکھنا۔ سترہویں سنت سر ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا وقت سجدے کے اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا۔ اٹھارہویں سنت درود قاعدہ آخر میں بعد التحیات کے پڑھنا۔ انیسویں سنت بعد درود کے کچھ دعا ماثورہ دین میں مانگنا۔ بیسویں سنت وقت سلام کے سیدھے اور بائیں طرف منھ پھیرنا۔

ترتیب نماز جان کہ حاجت سے پیشاب اور پاخانہ کے فارغ ہوکر ساتھ درستی تمام کے فرضان اور سنتان وضو کے ادا کرکر دل سے خطرات ماسوائے اللہ جدا کرکر اوپر مصلے کے مانند غلام کے با ادب آکر با ادب کھڑا رہوے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں جہان سے اٹھاکر دونوں کانوں تک لاکر نیت نماز کی کہے۔ بعدہٗ ساتھ لفظ اللہ کے دو لولک کو دونوں انگوٹھے لگاکر ساتھ عظمت وجلال کے تصور اپنے معبود کا کرکر ماننا۔ پیچھے ناؤ کے ہاتھوں کو لاکر نیچے ناف کے رسے پر اکبر کے باندھے۔ اس طور سے کہ تین انگلیاں سیدھے ہاتھ کے بائیں ہاتھ پر رہویں۔ چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پہونچا پکڑے۔ اور درمیان میں دونوں پاؤں کے فاصلہ چار انگلیوں کا رہوے۔ اور نظر جائے سجدے کے رہوے بعد اس کے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ فاتحہ تمام کرے۔ اور آخر میں اس کے آمین بولے۔ بعدہٗ کوئی سورہ ضم کرے اور دل کو سوائے اللہ کے

ترتیب نماز

کسی طرف نہ رکھے ۔ یا طرف معنی یا لفظوں کے رکھے ۔ پیچھے ختم سورہ کے اللہ اکبر
اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا بیچ رکوع کے آخر ہووے وقت رکوع کے دونوں
پنجوں سے دونوں گھٹنے پکڑکر ہاتھوں کو مانند چلے کے سیدھے اور اور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر بیچ پیر پاؤں کے رکھے ۔ بیچ رکوع کے تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہہ
کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بولتے ہوئے اٹھے ۔ اور سیدھا مانند ستون
کے آرام سے موافق ایک تسبیح کے کھڑے رہوے ۔ بعد اس کے ساتھ اللہ اکبر
کے سجدے میں جھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے تمام ہووے ۔ جان کہ
واسطے سجدے کے ایسا بیٹھے گویا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا ۔ اور طریق بیٹھنے
کا یہ ہے کہ پہلے سیدھا گھٹنا زمین پر رکھے پیچھے بایاں گھٹنا رکھے ۔ بعدہ پہلے
سیدھا ہاتھ پیچھے بایاں ہاتھ رکھے ۔ بعد اُن کے پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر
نظر کو ناک یا گال پر رکھے ۔ اور سر درمیان میں ہاتھوں کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہاتھوں پر پڑے ۔ پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلیوں سے اور
پنڈلیاں اور کہنیاں کو زمین سے دور رکھے ۔ اور عورتاں ان تمام کو ملا دیویں ۔
نہایت عجز سے سجدہ کرے ۔ بیچ سجدے کے تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر اللہ اکبر
بولتے ہوئے اٹھے ۔ وقت اٹھنے کے پہلے پیشانی پیچھے ناک اٹھاوے ۔ بعدہ
پہلے بایاں ہاتھ پیچھے سیدھا ہاتھ اٹھاکر درمیان میں دونوں سجدوں کے آرام
سے موافق ایک تسبیح کے بیٹھے ۔ بعد اس کے اسی طور سے دوسرا سجدہ کرے ۔
بعد دوسرے سجدے کے پہلے بایاں گھٹنا پیچھے سیدھا گھٹنا اٹھاکر قیام میں کھڑے
رہوے ۔ بوجھ کہ اس جاے ایک رکعت تمام ہوئی ۔ اور دوسری رکعت مانند
رکعت اول کے پڑھکر قاعدے میں بیچ حضوری کے با ادب بیٹھے ۔ اور نظر
گود میں رکھے ۔ پنجوں کو ہاتھوں کے زانوؤں پر ایسا رکھے کہ سر انگلیوں کا گھٹنا پر

گھٹنوں کے رہوے۔ اور انگلیاں آپس میں نہ ملی نہ بہت کشادہ رہویں۔ طرف
قبلہ کے سر ہاتھ پاؤں کے انگلیوں کا رہوے۔ بجرد قاعدے کے التحیات
اس طور سے پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَا
مُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ
عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ط اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ
مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط بعد اس کے
پہلے سیدھے طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر بائیں طرف سلام
بول کر منہ پھیرا دے۔ وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتوں کے ساتھ کراماً کاتبین
کے نیت کرے۔ اور اگر امام ہے مقتدیوں کے ساتھ فرشتوں کے اور مقتدیان
امام کے اور بازو والوں کے اور فرشتوں کی نیت کریں۔ اللہ تعالیٰ نماز
مومنوں کی اس طور سے ادا کروا دے۔ نماز میں انیس (۱۹) مکروہ ہیں۔ پہلا
مکروہ سینہ بائیں طرف دیکھنا دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچھنا۔
تیسرا مکروہ پگڑی کے پیچ پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا مکروہ باوجود
کپڑوں کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے انگ اور ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچواں
مکروہ سر یا کاندھوں پر کپڑا ڈال کر دونوں پلو لٹکے ہوئے نماز پڑھنا۔

نماز میں انیس (۱۹) مکروہ ہیں

چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کھڑے رہنا ۔ ساتواں مکروہ جماعت سے جدا
کھڑے رہنا ۔ آٹھواں مکروہ بایاں ہات سیدھے ہاتھ پر رکھنا ۔ نواں مکروہ
انگلیاں ہات پاؤں کے توڑنا ۔ دسواں مکروہ آنکھیں اٹھاکر آسمان دیکھنا ۔
گیارہواں مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا ۔ بارہواں مکروہ جاسے سجدے
کے کنکرے سرکانا ۔ تیرہواں مکروہ بیچ سجدے کے کہنیاں زمین پر رکھنا ۔ چودہواں
مکروہ تصویر جانماز کی چھت یا زمین پر یا بازو میں یا سامنے ہونا ۔ پندرہواں
مکروہ نزدیک پاخانہ کے نماز پڑھنا ۔ سولہواں مکروہ سیدھے پاؤں بے
عذر بیٹھنا ۔ سترہواں مکروہ مانند عورتوں کے چوتڑوں پر بیٹھنا ۔ اٹھارہواں
مکروہ آگے الحمد کے بسم اللہ پڑھنا ۔ انیسواں مکروہ جہاں پر جگہ کوئی نجاست
ہو نماز کی ادا کرنا ۔ جو آدمی کہ نفتہ کیا ہے اگر اس نے نہ کیا وہ مکروہ ہوا ۔

نماز باطل ہونے کی چیزوں کا ذکر ہے

نماز باطل ہونے کی چیزوں کا ذکر ہے

پہلی چیز کوئی کلام اللہ کے سوا بولنا ۔ دوسری چیز جواب سلام کا دینا ۔ تیسری
چیز کسی آدمی سے بات کرنا ۔ چوتھی چیز دنیا کے دکھ سے رونا ۔ پانچویں چیز
دنیا کے دکھ سے آہ کرنا ۔ چھٹی چیز دنیا کے غم سے آہ کرنا ۔ ساتویں
چیز بےسلام کے آدمی کو دیکھنا ۔ آٹھویں چیز کچھ کھانا ۔ نویں چیز کچھ پینا ۔
دسویں چیز کسی کو کوئی بات کا جواب دینا ۔ گیارہویں چیز بےعذر کھانسنا ۔ بارہویں
چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا ۔ تیرہویں چیز منہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا ۔
چودھویں چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا ۔ یعنی قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا ۔
پندرہویں چیز قرأت نہ پڑھنا یعنی کلام اللہ سے کچھ نہ پڑھنا ۔ سولھویں چیز
ناف سے گھٹنے تک ۔ اکثر عضو کا کھلنا یعنے بہت سے ران یا پشت کھلنا

یا دوسرا بدن دیکھنا۔ سترہویں[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا۔ اٹھارہویں[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسرے کو بتانا۔ اُنیسویں[۱۹] چیز ایک رکن میں تین حرکت کرنا۔ یعنی تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنوں میں ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کچھ کام کرنا۔ یعنے پگڑی یا کپڑا درست کرنا۔ بیسویں[۲۰] چیز دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ کچھ کام کرنا۔ اکیسویں[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز میں نہیں ہے۔ بائیسویں[۲۲] چیز خنداں کرنا۔ جانکہ ہنسنا تین[۳] قسم پر ہے ایک قہقہہ دوسرا خندہ تیسرا تبسم قہقہہ وہ ہے کہ آواز ہنسنے والے کا بازو والا سُنے اُس سے وضو جاتا ہے۔ خندہ وہ ہے کہ ہنسنے والا اپنا آواز آپ سُنے اُس سے نماز جاتی ہے۔ تبسم وہ ہے کہ آپ بھی نہ سُنے یعنی لبوں میں مسکراوے اُس سے نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی۔ بوجہ کہ رات دن میں سترہ رکعت پڑہنا فرض ہے۔ فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو چار رکعت مغرب کو تین رکعت۔ عشا کو چار رکعت۔ وقت فجر کا ابتدا صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے ابتدا صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے۔ لاکن روشنی ہوئی پر پڑہنا مستحب ہے۔ وقت ظہر کا ابتدا آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیوائے سایۂ اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے۔ سایہ اصلی وہ کہ وقت سر پہ ہولنے آفتاب کے زمین پہ پڑے۔ جاڑوں کے دنوں میں سایہ اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے۔ اور بعضے دنوں میں دھوپ کے نہیں پڑتا ہے لاکن سیوائے سایہ اصلی کے سایہ اول میں پڑہنا مستحب ہے۔ اور وقت عصر کا بعد دو سایہ کے آفتاب ڈوبنے تک ہے لاکن زرد ہوئے پر آفتاب کے پڑہنا کراہیت ہے اور وقت مغرب کا بعد آفتاب ڈوبنے کے شفق ڈوبنے تک ہے۔ جانکہ بعد آفتاب ڈوبنے کے سرخی ہوتی ہے۔ بعد سرخی کے سفیدی

رات دن میں سترہ[۱۷] رکعت

بیان اوقات نماز

ہوتی ہے۔ اس سفیدی کو شفق کہتے ہیں۔ دو گھڑی رات تک شفق رہتی ہے۔
لاکن بہت تارے نکلنے پر پڑھنا کراہیت ہے۔ اور وقت عشا کا بعد سفیدی
ڈوبنے کے سفیدی تک صبح صادق کی ہے۔ لاکن چھ گھڑی رات سے پہر رات
تک پڑھنا مستحب ہے۔ جان کہ نماز عیدین کے اور جمعہ کی اور وتر کی واجب

نیت نماز عیدین

ہے۔ نیت عیدین کی یہ ہے دو رکعت نماز واجب پڑھتا ہوں میں اس عید الفطر
کی یا اس عید الضحیٰ کی ساتھ چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ تعالیٰ

نیت جمعہ

کے۔ اور نیت جمعہ یہ ہے۔ دو رکعت نماز پڑھتا ہوں میں اس جمعہ کی بدلے میں
فرض ظہر کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ اور نیت وتر کی یہ ہے

نیت وتر

تین رکعت نماز واجب الوتر کی پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ کے تیسری
رکعت میں بعد ضم سورہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کہہ کر پھر ہاتھ
باندھے۔ بعدہٗ دعائے قنوت اس طور سے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ
وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ
وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ
نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ
مُلْحِقٌ ۵ بعد دعائے قنوت کے رکوع کرے نماز تمام کرے۔ جان کہ
سنت دو قسم پر ہے ایک مؤکدہ دوسرے غیر مؤکدہ۔ مؤکدہ وہی ہے
کہ نبی ہمارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑھے ہو دیں۔ ایک
دو مرتبہ نہ پڑھے ہو دیں۔ غیر مؤکدہ وہ ہے کہ تمام عمر میں ایک دو مرتبہ پڑھے

رات دن میں سنت مؤکدہ ۱۲ رکعت ہیں۔

ہو دیں۔ رات دن میں سنت مؤکدہ کی بارہ رکعت ہیں دو رکعت آگے فجر کے
چار رکعت آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے۔ دو رکعت بعد مغرب کے دو رکعت

بعد عشا کے ۔ پنج جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہیں ۔ چار رکعت آگے جمعہ کے
چھ رکعت بعد جمعہ کے ۔ رات دن میں سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہیں ۔
چار رکعت آگے عصر کے چار رکعت آگے عشا کے ۔ سنت موکدہ کا نہ پڑھنے
والا گنہگار ہے ۔ اور آخرت میں عذاب کے سزاوار ہے ۔ واسطے سنت غیر موکدہ
کے مختار ہے پڑھے یا نہ پڑھے ۔ لاکن نہ پڑھنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے

سجدہ سہو کے پانچ سبب

سجدہ سہو کے پانچ سبب ۔ پہلا سبب تاخیر فرض کرنا ۔ یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے
دیر سے قراءت شروع کرنا ۔ بعد قراءت کے ٹھہر کر رکوع کرنا ۔ یا دوسرے
کوئی فرض کو دیر کرنا ۔ دوسرا سبب دومرتبہ کبھو لیے سے رکن ادا کرنا ۔ یعنی
دو قیام یا دو رکوع یا تین سجدہ کرنا ۔ تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا ۔
یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا ۔ بعد قیام کرنا ۔ یا پہلے سجدہ کرنا بعد
رکوع کرنا ۔ یا کسی اور رکن کو آگے پیچھے کرنا ۔ چوتھا سبب دو مرتبہ واجب
کو ادا کرنا ۔ یعنی دو مرتبہ سورہ الحمد کو پڑھنا ۔ یا نماز فرض میں دو مرتبہ بیچ
کا قاعدہ بیٹھنا ۔ یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا ۔ پانچواں سبب ترک
واجب کرنا ۔ الحمد کا سورہ نہ پڑھنا ۔ یا ضم سورہ نہ کرنا ۔ یا بیچ کا قاعدہ نماز
فرض کا نہ بیٹھنا ۔ یا قراءت پکار کر پڑھنے کی جائے آہستہ پڑھنا ۔ یا آہستہ
پڑھنے کی جائے پکار کر پڑھنا ۔ یا سوائے ان کے اور کوئی واجب چھوڑ دینا ۔
تمام ان صورتوں میں سجدہ سہو آتا ہے ۔ سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے
کہ قاعدہ آخر میں بعد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑھنے کے امام ایک طرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پھیر کر
دو سجدہ کرے ۔ بعد سجدہ ول کے پھر ابتدا سے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے
اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے سہو کے قبول کرتا ہے ۔

ایک نے جماعت سے جا کر پڑھا سب کے ذمہ کی ادا کیا۔

بیان غسل میت کا

بیان غسل میت

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے۔ یعنی باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے۔ اور باوضو ہووے۔ اگر اسے علم نہلانے کا نہیں ہے دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے۔ پہلے عود تختے کو دلا کر میت کو اوپر اوپر اس کے سلا کر تمام کپڑے اس میت کے اتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوائے نہلانے والوں کے دوسرے نہ دیکھیں۔ نہلانے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمٰن بولتے رہے۔ بیر کے پتے ڈال کر پانی گرم کرے۔ اگر نہ ملیں سادہ پانی کفایت کرتا ہے۔ پہلے ایک ڈھیلے سے استنجے کی جائے کو صاف کرے۔ بعدہٗ تین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانے کی جائے کو صاف کر کر کپڑا ہاتھوں کو لپیٹ کر استنجے پاخانے کی جائے دھو کر وضو کراوے۔ بغیر منھ میں اور ناک میں پانی ڈالنے کے۔ لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا انگلی پر لپیٹ کر دانتوں پر پھراوے۔ اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے۔ بعد وضو کے اگر بال داڑھی کے اور سر کے ہو دیں لعاب سے چھال گلجنڈ کی دھووے وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے۔ بعدہٗ کروٹ کرے اوپر بائیں مونڈھے کے اور دھووے سیدھا طرف تمام اس کا۔ اس طور سے کہ پانی تختے تک پہونچے۔ بعد اس کے کروٹ کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے۔ اور دھووے بایاں طرف تمام اس کا۔ بعدہٗ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے۔ اگر پاخانے یا پیشاب کی جائے سے کچھ نکلے اسے دھووے پھر دوبارہ وضو نہ کراوے۔ اگر میت پھولی ہے فقط پانی پیٹ پر ڈالے۔ بعد اس کے موافق شیب

سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ میں تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے ۔ یو جہ کہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے ۔

بیان کفن میت

بعد غسل کے کفن پہناوے ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا ۔ جان کہ مرد کو کفن سنت تین کپڑے ہیں ایک کفنی دوسرے ازار تیسرے لفافہ کفنی گلے سے ٹخنوں تک ازار اور لفافہ سر سے پاؤں تک اور عورتوں کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے اور ہیں ۔ ایک سربند دوسرا سینہ بند درازی سربند کی دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالشت ۔ درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی بغل سے ران تک ۔ اگر کفن سنت نہ ملے ۔ مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ ۔ اور اگر یہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے ۔ اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گھانس خوشبو کے لپیٹے یعنی روسہ وغیرہ کے لپیٹے جان کہ پہلے لفافہ ۔ اوپر اس کے ازار اوپر اس کے کفنی بچھا کر میت کو اوپر اس کے سلا کر خوشبو لگاوے ۔ یعنی عطر ملے ۔ بعدہ کافور سات جگہ لگاوے ایک پیشانی دو ہتھیلیاں دو گھٹنے ۔ دو پنجے پاؤں کے ۔ بعدہ پہلے ازار بائیں طرف سے پیچھے سیدھے طرف لپیٹ کر اوپر اس کے لفافہ اسی طور سے لپیٹے ۔ بعدہ تین جائے باندھے ۔ ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤں کے اور عورتوں کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصے کر کر چھاتی پر ڈال کر پیچھے اس کے سربند یعنے دامنی اوپر سر کے اوڑھا کر دونوں پلوں سے دونوں طرف سے بال لپیٹے ۔ پیچھے اس کے سینہ بند پیچھے اس کے لفافہ لپیٹ کر تین جائے باندھے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑھے ۔ یو جگہ کہ نیت نماز جنازہ کی فرض ہے اگر جنازہ مرد کا ہے ہدایہ

سینہ کے کھڑے رہے۔ اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہے اور
نیت یوں کرے نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیروں کے
اور دعا واسطے اس میت کے۔ اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے
اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندھے بعد اس کے ثنا پڑھے یعنے۔
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے۔ بعد اس کے پھر بغیر ہاتھ اٹھا
کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات کے ہے تمام پڑھے۔ پھر بغیر ہاتھ
اٹھانے کے اللہ اکبر بول کر یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى
الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔ بعد اس دعا
کے پھر اللہ اکبر بولکر سلام پھیرے۔ نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے
کا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ
ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر جنازہ لڑکی کا ہے تو
یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا
وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتیں اُن کے فرض ہیں۔ نیت
یہ ہے:۔ نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ یا یوں کہے روزہ رکھتا ہوں میں فرض اس ماہ رمضان

واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ جان کہ بعد آدھی رات کے ساتواں حصہ رات کا باقی
رہے تک سحر کرنا سنت ہے۔ ساتواں حصہ رات کا چار گھڑی ہوتی ہے
بعضے دراز راتوں میں سوا یا ساڑھے چار گھڑی ہوتی ہے۔ لاکن قریب ساتویں
حصہ کے کھانا کھانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے
پس وہاں سے کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزیں حرام
ہیں ایک چیز کچھ کھانا۔ دوسری چیز کچھ پینا۔ تیسری چیز جماع کرنا۔ جب
یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے۔ کہ وقت افطار کا ہی
نیت افطار کی شرط نہیں ہے بلکہ فاتحہ پڑھے اور شکر اللہ کا کرے اور دعا
مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے۔ کوئی جان بوجھ کر روزے کے ان تین چیزوں میں
سے ایک چیز کیا۔ یعنی کچھ کھایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اس پر قضا اس روزے
کی اور کفارہ آیا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے۔ اور ایک روزہ
قضا کا رکھے۔ اور اگر باندی غلام میسر نہیں تو ساٹھ غریبوں کو پیٹ بھر کھانا
کھلاوے۔ اور ایک روزہ رکھے اور اگر قدرت کھانا کھلانے کی نہیں تو ساٹھ
روزے پے درپے رکھے اور روزہ قضا کا رکھے۔ اگر کوئی مٹی یا کنکر
یا موتی یا ایسی ہی سوائے اناج کے جو چیز کہ نہیں کھانے کی ہے کھایا یا غرغرہ کیا
یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا۔ یعنی انزال کیا روزہ گیا۔ لاکن بغیر کفارہ کے
قضا روزہ لازم پڑا۔ اور اگر کسی نے بھولے سے پیٹ بھر کھایا یا تھوڑا پیٹ
کھانا کھایا یا شہوت سے خود بخود چھوٹ گیا یا خواب میں جماع سے انزال
کیا روزہ نہیں گیا۔ اور اگر کسی نے کھانے کی چیزوں سے زبان پر رکھا لاکن حلق
تک نہیں پہنچا۔ روزہ مکروہ ہوا۔ یا کسی نے روٹی چبا کر لڑکے کو کھلایا وقت
ضرور کے جائز آیا۔ اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنی فصد لیا۔ جو کوئی سرمہ لگاوے

لہو نکالا۔ یا سرمہ آنکھوں میں لگایا یا تیل سر میں ڈالا۔ یا خوشبو سونگھا۔
ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں گیا۔ اور کچھ گناہ نہیں ہوا۔ جو امت محمد صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا بعد کہنے یا سننے اذان کے پڑھے گا۔

دعائے بعد اذان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ
اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ دامن شفاعت میں لپٹا
رہیگا گوش دل سے سُن اور پھول ایمان کے اعتقاد کے
ہاتھ سے چُن کہ دن قیامت کے جلال سے اللہ جل جلالہٗ کے لوح اور قلم

بیان شفاعت کبریٰ

اور عرش سے فرش تک کل مخلوقین اور ملائکین و مقربین اور مرسلین کملین
لرزاں اور ترساں رہیں گے۔ کسی کو قدرت دم مارنے کی نہیں رہے گی۔ اس
وقت سید المرسلین صلواۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا
کرینگے اور ثنائے الٰہی بجالاویں گے۔ پس اللہ جل جلالہٗ سات رحم تمام کے کلام
رحمۃ اللعالمین سے کریگا۔ اور فرمادے گا اے رسول میرے اور اے مقبول
میرے سر اٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے۔ اے حبیب میرے اور اے
محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چاہتا ہے۔ میں رضا تیری چاہتا ہوں۔
اس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کی اور جمیع
ملائکہ کی کر کر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتوں کے شفاعت کریں گے
بمجرد کلام کرنے اللہ جل جلالہٗ نے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائکہ
اور مرسلین کو تسکین خاطر ہوگی جان کہ تسکین خاطر کل کی شفاعت کل کی ہے
سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السلام کا یہ ہے کہ اس دار دنیا میں جبرئیل
علیہ السلام نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد و پیمان کئے ہیں اور

عرض کئے ہیں اے سید و آے محبوب خدا دن قیامت کے پہلے شفاعت
واسطے جبرئیل کے جناب باری میں کلام کیجئے۔ بعدہٗ ملائکہ مقربین اور مخلوق کی
شفاعت کیجئے۔ اے وہ لوگوں کہ دم امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
مارتے ہو لازم ہے کہ فرمان سے اُن کے ہرگز نہ منھ پھیرو اور اور شرع سے سر مو
تجاوز نہ کرو اور نماز پنجگانہ ادا کرو اور جان و مال اپنا اُن پر فدا کرو اور محبت میں
اُن کے مرو کہ دن قیامت کے شفاعت میں اُن کے رہو یہیں یہ مسکین بے تسکین
کہ نالین بردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ
نماز کے واسطے یاد کرنے لڑکوں کے تحریر کر کر نام اس کا صورت نماز رکھا ہے
الٰہا خدایا غفورا رحیما طفیل سے صورت محمدی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ صورت نماز کو قبول کر کر اس مسکین کو اور والدین
کو اور برادران اور اقربا اور محبان او کاتبان اور ناظران اور قاریان کو اور کل
مسلمین اور مسلمات کو مومنین اور مومنات کو دامن میں شفاعت حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لپیٹ آمین ثم آمین بیچ تاریخ دوسری محرم الحرام
کے کہ سنہ ۱۲۵۷ بارہ سو چونا ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گذرے تھے۔
کہ نقش صورت نماز کا پردہ بطون سے صفحہ ظاہر پر اوٹھا۔

تمام شد

محمد گر نبودے کس نبودے ٭ نبودے ہر دو عالم را وجودے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

دائماً کثیراً
کثیرا ۱۵

تجوید الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

آ ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ

ف ق ک ل م ن و

ھ لا ء ی والسلام

جاں کہ یہ قطرہ قراءت کا ہے اور دریائے عظیم آگے ہے۔

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ان پندرہ حروف

مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
اور كَاْسًا دِهَاقًا کے
باقی
اٹھائیس مثالاں قیاس کر اوپر
اس
کے۔

قاعدہ ... ما قبل حرف ...

مانند
وَفِرْعَوْنَ اور
وَنَمَارِقُ
کے۔

... پیش یا زبر ہووے ...

مانند
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ کے اور
باقی دو مثال قیاس
کر اوپر اس کے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ۵

رسالہ قراءت موسوم بہ قواعد التجوید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

قاعدہ قلب

قاعدہ قلب بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ب آوے تو نون کے تئیں بدل میم سے کرتے ہیں۔ اور باغنہ پڑھتے ہیں۔ مانند مِنْۢ بَعْدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے

قاعدہ ادغام باغنہ

قاعدہ ادغام باغنہ بعد نون ساکن اور نون تنوین کے یومن میں سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئیں بدل اس حرف سے کرتے ہیں۔ اور باغنہ پڑھتے ہیں۔ مانند فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ کے۔

قاعدہ ادغام بےغنہ

قاعدہ ادغام بے غنہ۔ بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ر یا ل آوے نون کے تئیں بدل را سے یا ل سے کرتے ہیں اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہیں۔ مانند اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی اور وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کے۔

قاعدہ اظہار

قاعدہ اظہار بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آوے نون کے تئیں ظاہر کرتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں مانند وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ كُفُوًا اَحَدٌ کے

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نون تنوین کے ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک ان پندرہ حرفوں سے کوئی حرف آوے نون کے تئیں اخفا کرتے ہیں۔ یعنے پوشیدہ کر کر ساتھ غنہ کے پڑھتے ہیں۔ مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی اور وَكَاْسًا دِهَاقًا کے قاعدہ تفخیم

ماقبل لفظ مبارک اللّٰہ کے پیش آوے یا زبر آوے لفظ مبارک کے
تئیں پُر پڑھتے ہیں۔ مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے قاعدہ
ترقیق ماقبل لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک
کے تئیں باریک پڑھتے ہیں۔ مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کے قاعدہ تفخیم را ماقبل حرف را کے پیش یا
زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہیں مانند یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؛ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے۔ قاعدہ ترقیق را ماقبل
حرف را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک پڑھتے ہیں۔ مانند
رِزْقٍ کَرِیْمٍ ، وَنَمَارِقُ کے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

رسالہ قراءت موسوم بہ ہدایت القراء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ اَنْبِیَآئِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد و صلوٰۃ کے اے تلاوت
کرنے والے قرآن شریف کے۔ اللہ تعالیٰ نے تعریف میں اور اُس صفت میں بیچ
حدیث قدسی فرمایا ہے۔ جو چاہے کہ میرے سے بواسطہ باتیں کرے پس
وہ کلام شریف پڑھے۔ اس واسطے فقیر مسکین نے چند قواعد قراءت کے

ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہے۔ لازم ہر قاری کے تئیں کہ موافق اس کے
قرات پڑھے۔ تاکہ نرمی سے باتیں غذائی باری سے کرے۔ اے قاری نون
او پر دو قسم کے ہے۔ ایک نون ساکن جزم دار کے تئیں کہتے ہیں مانند
اَنْ کے دوسری نون تنوین دو پیش دو زبر دو زیر کے تئیں کہتے ہیں مانند
دً ٍ ٌ کے تمام اٹھائیس حرف ہیں اُن میں سے ب ایک۔ اُن دونوں
نونوں کے آوے نون کے تئیں بدل میم سے کرتے ہیں۔ اور ساتھ غنہ کے
پڑھتے ہیں غنہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک کے جاوے۔ مانند مِنْۢ بَعْدِ
وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہیں۔ باقی
رہے ستائیس حرف اُن میں سے چھ یرملون کہ مجموع اُن کا یومن
ہوتا ہے۔ بعد ان دونوں نونوں کے آوے۔ ادغام ساتھ غنہ کے کرتے ہیں
یعنی نون کے تئیں بدل اس حرف سے کرتے ہیں اور باغنہ پڑھتے ہیں مانند
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ کے باقی چھ مثالاں قیاس کر او پر اس کے
اسے قاعدہ ادغام کہتے ہیں۔ باقی رہے تئیں حرف اُن میں سے ر یا ل
بعد اُن دونوں نونوں کے آوے نون کے تئیں بدل ر سے کرتے ہیں اور
بغیر غنہ کے پڑھتے ہیں۔ مانند اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى کے یا نون کے تئیں بدل
لام سے کرتے ہیں۔ اور لام میں ادغام کرتے ہیں۔ یہاں بھی بغیر غنہ کے پڑھتے
ہیں۔ مانند وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کے اگر ساتھ ی اور لام یومن یا
شریک ہووے مجموع اس کا یرملون ہوتا ہے۔ اسے قاعدہ یرملون
کہتے ہیں۔ باقی رہے اکیس حرف اُن میں سے ء اور ھ اور ح اور خ
اور ع اور غ ان حرفوں کو حرف حلقی کہتے ہیں۔ بعد اُن دونوں نونوں
کے آوے اون دونوں کو ظاہر کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں مانند وَاَنْتُمْ

مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی دس مثالاں قیاس کر اوپر اس کے
اسے قاعدہ اظہار کہتے ہیں۔ باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د
ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك اِن پندرہ حرفوں
سے بعد اُن دونوں نونوں کے کوئی حرف آوے نون کے تئیں اخفا کرتے
ہیں۔ یعنے پوشیدہ کر کر ساتھ غنہ کے پڑھتے ہیں مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰى
اور کَاْسًا دِهَاقًا کے باقی اٹھائیس مثالاں قیاس کر اوپر اس کے اسے
قاعدہ اخفا کہتے ہیں۔ اے قاری لفظ مبارک اللّٰہ دل سے تیرے جاری
ماقبل اُس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے تئیں پُر پڑھتے ہیں۔ مانند اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اور نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہیں۔ اگر ماقبل اس کے
زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تئیں باریک پڑھتے ہیں۔
مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
کے۔ اسے قاعدہ ترقیق کہتے ہیں۔ اور اسی طور سے حال حرف رے کا
ہے کہ ماقبل اس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے
یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہیں۔ مانند یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے باقی دو مثالاں قیاس کر اوپر اس کے۔
اس قاعدہ کے تئیں بھی تفخیم کہتے ہیں۔ اگر ماقبل حرف رے کے زیر
ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک پڑھتے ہیں مانند فِرْعَوْنَ وَنَمَارِقُ
کے اس قاعدہ کے تئیں بھی ترقیق کہتے ہیں۔ اے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام
شریف میں فرمایا ہے پڑھو تم قرآن شریف کو ساتھ آہستگی کے یعنے علم
قرارت کے تئیں تحقیق کر کر حرف اور مد اور شد بخوبی ادا کرو۔ اور
رضائے الٰہی میں ڈوبو اے قاری جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قرارت

کی ہے اس پر قناعت نہ کر کر بحر قرارت میں غوطہ مار کر موتی کمال کے تین بیچ ہاتھ کے لاکر شب و روز بیچ قراءت کلام مجید کے رہو۔ اور عمر اپنی بیچ اس کے آخر کرو۔ تا کہ شفاعت سے کلام شریف کے دن قیامت کے نجات پاؤ

وَصَلَّے اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰے خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

خُطَبْ

الخطبة الاولیٰ لیوم الجمعه

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰے صُوْرَتِہٖ ط اَیْ عَلٰے صُوْرَةٍ جَمِیْلَةٍ شَرِیْفَةٍ نَجِیْبَةٍ ط لِاَنَّہٗ خَلِیْفَةُ اللّٰہِ ط وَاللَّازِمُ لِلْخِلَافَةِ مِنْ اٰتِیَتِہٖ الْجَمَالِ وَالْکَمَالِ ھٰذَا ھُوَ الْخُلُقُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ وَصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَبِیْبَہٗ صَلَّے اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بِہٖ حَیْثُ قَالَ فِیْ کَلَامِہِ الْقَدِیْمِ ۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰے خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ ھِیَ عُکُوْسُ الْاَسْمَاءِ

وَالصِّفَاتُ الَّتِي انْطَبَعَتْ فِي مِرْآةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَظَهَرَ
فِيْهِ الْكَمَالَاتُ الْقَدِيْمَةُ الْوُجُوْبِيَّةُ الرُّبُوْبِيَّةُ ثُمَّ
لِأَنَّهُ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلَّمَ فِي الدَّارِ الدُّنْيَا مُحِبًّا وَمَحْبُوْبًا وَفِي دَارِ الْآخِرَةِ
مَحْبُوْبًا صِرْفًا فَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ ؎

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهِ   كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهِ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهِ   صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ
شَفِيْعٌ مُطَاعٌ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ   قَسِيْمٌ جَسِيْمٌ نَسِيْمٌ وَسِيْمٌ

أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوْا وَافْهَمُوْا أَنَّ نَبِيَّكُمْ وَرَسُوْلَكُمْ
خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ لَا شِرْكَةَ لِأَحَدٍ فِي مَرْتَبَتِهِ عِنْدَ اللّٰهِ
بَلْ هُوَ حَبِيْبُ اللّٰهِ لِهٰذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ
لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ۔

فَقَبِلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ دُعَاءَ آدَمَ لِسَبَبِہٖ وَنَجّٰی نُوْحٌ نَبِیُّ اللّٰہِ بِمَدَدِہٖ وَکَانَ النَّارُ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی خَلِیْلِہٖ لِقُوَّتِہٖ وَخَرَجَ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ مِنَ الْبَحْرِ بِنَظْرِہٖ ۔ فَاتَّبِعُوْا شَرِیْعَۃَ نَبِیِّکُمْ وَاسْلُکُوْا طَرِیْقَۃَ رَسُوْلِکُمْ طَرِیْقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قِسْمَیْنِ اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ اِعْتِقَادِیٌّ وَالْقِسْمُ الثَّانِیْ عَمَلِیٌّ ۔ وَالْاِعْتِقَادِیُّ اِنَّمَا ہُوَ مُنْحَصِرٌ فِیْ مَذْہَبِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لَا خِلَافَ فِیْہِ فَہُوَ کَرَاْسِ شَجَرَۃٍ ۔ وَکُلُّہٗ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ فَالْاَلْزَمُ عَلَی النَّاسِ کُلِّہِمْ اَنْ یَّعْتَقِدُوْا وَافِقَ اِعْتِقَادِہِمْ لِاَنَّہٗ لَا سَبَبَ لِلنَّجَاۃِ وَالْفَلَاحِ اِلَّا ہُوَ وَالْعَمَلِیُّ مُنْحَصِرٌ فِی اجْتِہَادِ حَنَفِیٍّ شَافِعِیٍّ مَالِکِیٍّ وَحَنْبَلِیٍّ اَلْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ وَہُمْ کُلُّہُمْ عَلَی الْحَقِّ ۔ فَاتَّبِعْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ ہٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَۃِ وَاعْمَلْ عَلٰی حُکْمِہٖ وَکُنْ فِیْ مَحَبَّۃِ الثَّلٰثَۃِ الْبَاقِیَۃِ کَمَحَبَّۃِ اِمَامِکَ ۔ فَبَعْدَ الْاِعْتِقَادِ لَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ الْکَامِلِ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْمُصْطَفَوِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ وَھُوَ اَدَاءُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسَةِ
وَصِیَامُ شَہْرِ رَمَضَانَ وَاَدَاءُ الزَّکٰوةِ عَلٰی صَاحِبِ النِّصَابِ
وَالْحَجُّ مِنَ الْحَسَنِ الْوُجُوْہِ اِذَا اسْتَطَعْتُمْ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَ
بَعْدَہٗ سُلُوْکُ طَرِیْقِ الصُّوْفِیَّةِ یَعْنِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی
مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مُوَافِقُ اِرْشَادِ صَاحِبِ الْاِرْشَادِ
لِاَنَّ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ وَقُرْبَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمُحَبَّةَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ عَلٰی دَرَجَةِ
الْکَمَالِ لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِہٖ وَالذَّاکِرُ کَذَا یَصِلُ اِلَی الْاِیْمَانِ
الْحَقِیْقِیْ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

الخطبة الثانیة لیوم الجمعة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَدَّرَ لَنَا الْاِیْمَانَ ط اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ

هَدُوْ نَا طَرِيْقَ الْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتْ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلٰى قَاتِلِ الْكَفَرَةِ وَالْمُرْتَابِ مَنْ كَانَ رَائُهٗ مُوَافِقًا لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْعَشَرَةِ الْبَاقِيَةِ الْمُبَشَّرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى الْعَمَّيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عائشۃ الصدیقۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلیٰ باقیۃ الازواج المطہرات
رضی اللہ تعالیٰ عنہن ثم السلام علیٰ بنت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم التی قال علیہ السلام فی حقہا
الفاطمۃ بضعۃ منی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم السلام
علی الامامین الہمامین امیر المومنین حضرت الحسن
المجتبیٰ وامیر المومنین حضرت الحسین شہید وادی
کربلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثم السلام علی جمیع
الصحابۃ والتابعین وعلیٰ تبع التابعین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دعای سلطان الزمان بخواند

اللہم انصر من نصر دین محمد و شریعتہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم واخذل من خذل
دین محمد وطریقتہ سہ بار بخواند عباد اللہ رحمکم

ایضاً قصیدہ منہ مدظلہ وزاد فیضہ

اے محمدؐ جانِ من بر تو فدا	آمدی از بحرِ وحدت خوش لقا
گر لقائی تو نبودی در جہان	کے شدی اہلِ جہان اہلِ امان
گر نبودی ذات تو بر من عیان	ذات من معدوم بودی در جہان
ما عدم بودیم فانی در عدم	بوئے تو دادہ نشانی از قدم
خوش خرامیدی تو از کتم عدم	خوش نہادی بر سر ہستی قدم
این کرشمہ از کجا آوردہ	ذات حق را تو نمایاں کردہ
کنت کنزاً را ظہوری آمدی	ایکہ تو از فہم ما بالا تری
شاد بودی در حریمِ کبریا	آمدی بر ما عیان راز خفا
سرِ مکنون را تو کردی بر عیان	بی نشان را دادہ بر ما نشان
شاد باد اے سرورِ عالیمقام	از طفیلِ جاہ تو یابم مرام

این عجب کاری کہ مسکین را نبی
غوطہ دادی در وجود خارجی

المراقبات للسلوک النقشبندیۃ المجددیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَ
عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هُمْ اُولُوا الْقُرْبٰی وَسَعَادَہٗ۔ بعد حمد و
صلوٰۃ کے فقیر محمد نعیم معروف ساتھ مسکین شاہ کے مراقبات نقشبندیہ
مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے تئیں ساتھ زبان ہندی کے جس طور سے کہ طالبوں کو تعلیم
کیا ہے بیچ اس مختصر کے تحریر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کرم و نعمائی کے ساتھ حاصل
ہونے احوال کے یاد کرانے کی ہدایت دیوے اور استقامت بیچ اس کے
کرامت فرماوے۔ آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین۔

مراقبۂ احدیت آنکھیں بند کر کر زبان تالو کو لگا کر دل کی طرف متوجہ
ہو کر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کر اللہ اللہ ذکر کرنا اور مرشد کی
تصویر کو سامنے جما کر ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض مرشد
کے لطیفۂ دل پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ دل سے میرے لطیفۂ دل پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ روح سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ
کے ہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ روح پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ روح سے
میرے لطیفۂ روح پر آتا ہے۔ اسی طور سے لطیفۂ سرّی سے اللہ اللہ
ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ
سرّی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ سرّی سے میرے لطیفۂ سرّی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ خفی سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ

کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ خفی پر آتا ہے ۔ مرشد کے لطیفۂ خفی سے میرے لطیفۂ خفی پر آتا ہے ۔

اسی طور سے لطیفۂ اخفیٰ سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ سے میرے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے ۔ اسی طور سے لطیفۂ نفسی سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی سے میرے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے ۔

اسی طور سے لطیفۂ قالب سے کہ جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ قالب پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب سے میرے لطیفۂ قالب پر آتا ہے ۔

ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمہ لا کے تئیں ناف سے اٹھا کر لطیفۂ نفسی تک پہنچا کر الٰہ کے تئیں سیدھے بازو پر تصور کر کر الا اللہ کے تئیں لطیفۂ روح سے لے کر تمام لطیفوں پر سے گذار کر لطیفۂ قلب پر ضرب کرنا ۔ معنی کلمۂ طیبہ کے اس طور سے خیال کرنا نہیں ہے کوئی مقصود سوائے ذات پاک کے تین یا پانچ پر یا زیادہ اس سے ہو سکے لیکن طاق پر دم چھوڑنا وقت چھوڑنے دم کے محمد الرسول اللہ دل سے اور زبان سے کہنا ۔ بعد کلمۂ طیبہ ذکر کے الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو ۔ محبت و معرفت خود بدہ ۔ اس دعا کو خاص عجز و انکساری سے مانگنا ۔

مراقبۂ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کے معنی اس آیہ شریفہ کے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے ہے ۔ اس طور سے کہ شان کو اس کے سزاوار ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب پر ۔ وہاں سے فیض

آتا ہے میرے لطیفہ قالب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کے اس طور سے تصور کرنا۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی تجلیات افعالیہ آلہیہ سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ دل مبارک پیران کبار کے اور بواسطۂ دل مبارک پیر میرے اوپر دل میرے کے

مراقبہ لطیفۂ روحی تجلیات صفات ثبوتیہ آلہیہ سے فیض آتا ہے اور روح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں فیض آتا ہے۔ اوپر روح مبارک حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے۔ بواسطۂ روح مبارک پیران کبار کے .... اور بواسطۂ روح مبارک پیر میرے اوپر روح میرے کے۔

مراقبہ لطیفۂ سرّی تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے اوپر سرّی مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ سرّی مبارک پیران کبار کے اور بواسطۂ سرّی مبارک پیر میرے اوپر سرّی میرے کے

مراقبہ لطیفۂ خفی تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر خفی مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے۔ اوپر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ خفی مبارک پیران کبار کے۔ اور بواسطۂ خفی مبارک پیر میرے اوپر خفی میرے کے۔

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ تجلیات شان جامع الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر اخفیٰ مبارک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیران کبار کے اور بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیر میرے اوپر اخفیٰ میرے کے۔

مراقبہ اقربیت جان کہ لطیفہ نفسی میں ساڑھے تین دایرہ ہے - دایرہ اول میں مراقبہ اقربیت اسطور سے کرنا - میں دایرہ اول میں ہوں جو اقربیت کا ہے - نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ - اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے میرے تئیں میرے سے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے دایرہ اول وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے دایرہ اول سے لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ محبت میں دایرہ ثانی میں ہوں جو اصل ہے دایرہ اول کا - یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں - اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے دو دایرہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے دو دایرہ سے لطائف خمسہ عالم امر

اصل اصل اصل
قوس
اصل اصل
دایرہ ثالثہ اصل دایرہ ثانیہ
اصل اسماء
دایرہ ثانی اصل دایرہ اولیٰ
شیونات و اعتبارات
اسماء و صفات
دایرہ اولیٰ

مراقبہ محبت میں دایرہ ثالثہ میں ہوں جو اصل ہے دایرہ ثانی کا - یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں - اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے سہ دایرہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے سہ دایرہ سے لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ محبت میں قوس میں ہوں جو اصل ہے دایرہ ثالث کی - یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں - اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ سے لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ اسم ظاہر - ھُوَ الظَّاهِرُ وہ ذات جو مسمیٰ ہے اسم ظاہر کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ واسطے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر سے قوس سے دوایر ثلاثہ سے لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ اسم باطن ھُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمیٰ ہے اسم باطن کا اور

سے فیض آتا ہے۔ مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوائے عنصر خاک کے وہاں سے فیض آتا ہے میرے عناصر ثلثہ پر سوائے عنصر خاک کے۔

مراقبہ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہے کمالات نبوت کا مرا ہے جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مبرا ہے ہمہ تعینات سے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہاں سے فیض آتا ہے میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ

مراقبہ کمالات رسالت وہ ذات ہے جو منشا کمالات رسالت کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا کمالات اولوالعزم کا اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ :- وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہے مسجود لہ جمیع ممکنات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہے مبداء وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ وہ ذات جو حقیقت صلوٰۃ ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ :- وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی[۱] وہ ذات جو منشا رہے حقیقت ابراہیمی کا۔ اُنسیت ذات کے ساتھ ذات کے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی[۲] وہ ذات جو منشا رہے حقیقت موسوی کا محبت ذات اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت محمدی[۳] وہ ذات جو منشا رہے حقیقت محمدی کا محب و محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت احمدی[۴] وہ ذات جو منشا رہے حقیقت احمدی کا محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حب صرفہ[۵] وہ ذات جو منشا رہے حب صرفہ کا اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ لاتعین[۶] وہ ذات جو لاتعین ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مراقبات سلوک نقشبندیہ مجددیہ

رحمہم اللہ تعالےٰ بیچ تاریخ گیارہویں رجب المرجب ۱۲۶۶ھ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری نبوی تھی کہ اتمام کو پہونچی۔ اللہ تعالےٰ لے تصدق سے نعلین مبارک حبیب اپنے صلوات اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کرے آمین ثم آمین۔

تاریخ این رسالہ ارشاد شدہ است
۱۲۶۶

۱۲

[۱] درینجا درود ابراہیمی یعنی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ذکر کردہ شود ۱۲۔

[۲] درینجا درود موسوی یعنی اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین خصوصاً علی کلیمک موسیٰ وبارک وسلم ذکر کردہ شود ۱۲۔

[۳] درینجا درود شریف الخ باید اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ افضل صلواتک عدد معلوماتک وبارک وسلم همچو آنها

[۴] درینجا نیز درود شریف مذکور مفید است

[۵] درینجا درمقام مذکور آن شده فواد تہلیل لسانی کثیر باید خواند درود شریف خواند تلاوت قرآن مجید خواند نماز نوافل قنوت خواند

[۶] و پاس انفاس وغیرہ دیگر خیرات و حسنات بخشیدن از شیخ ارشاد کردہ و عمل نماید ۱۲۔

رسالۂ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیرِ المُرسَلِینَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ اما بعد فقیر حقیر بے تمکین محمد نعیم
المعروف بہ مسکین شاہ از پیروان طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ
و سگے از غلامان جناب شیخ زمان قطب دوران قوت ارباب ایمان تقویت
اصحاب ایقان پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
ادام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادہ جناب کرامت مآب از مراقبات و
مکاشفات و واردات و واقعات سرمایۂ بے سر و سامانی بہم رسانید حکم عالی
صادر گردید کہ رسالہ موجز الا ما مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشا سازد تا
برادران دینی را فائدہ حاصل آید۔ اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این مہم
نداشت و غیر از اقبال امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس بر طبق ارشاد
مکرمت بنیاد بدین عنوان اساس تحریر نہاد۔ اللہ الموفق بالاتمام از تعلیمات
و تلقینات حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کمر
ارادت را بر میان جان بستہ در حلقۂ بگوشان صدق اعتقاد در آمدہ و روزگاری
چند در مشق توجہات طریقۂ عالیہ نقشبندیہ بسر گذرانیدہ بدین حال سمت ارشاد یافتہ
کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج از عالم
خلق عالم امر آنکہ از امر کن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش بتدریج
آمد۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر قلب
روح و سری و خفی و اخفی۔ و لطائف عالم خلق لطیفۂ

نفس و خاک و آب و باد و نار ارشاد دائرۂ امکان عبارت از ہر دو عالم
است نصف عالی آن بالائے عرش و نصف سافل
آن تحت عرش باین صورت و ہمایں
فقیر را ہر رسید کہ صفائی
لطائف عشرہ
بتوجہات و ارشادات حضرت
پیر و مرشدے فداہ قلبی و روحی
بہم رسیدہ بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

اخفی
خفی
سری
روح
قلب
عرش
نفس
نار
باد
آب
خاک
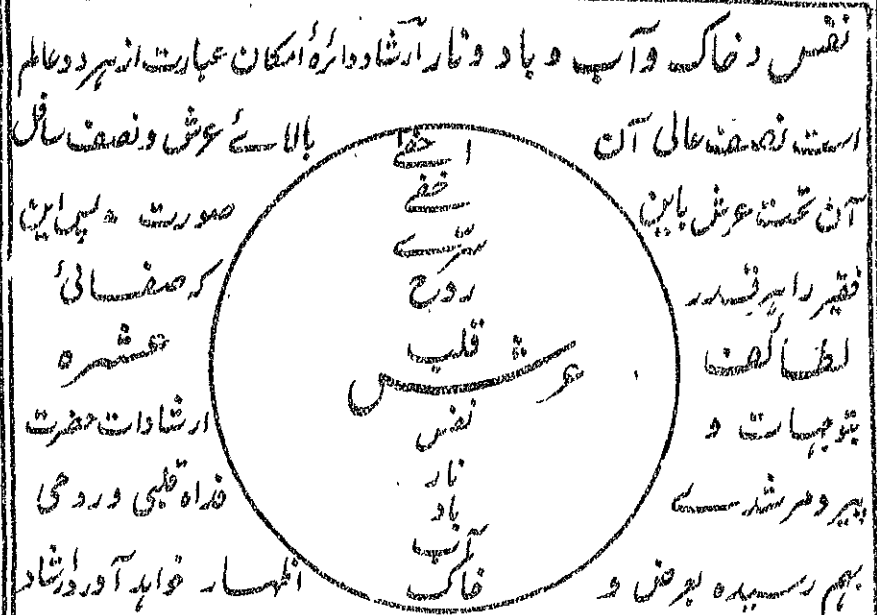
کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو ست زبان بکام چسپانیدہ
مفہوم اسم مبارک الله کہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہ و بے نمونہ است ملحوظ خاطر داشتہ
متوجہ بدل باشد و دل را متوجہ باو سبحانہ وارد و در ذکر اسم ذات از زبان خیال مستغرق
باشد اما زمان دخول توجہ ذکر را موقوف داشتہ باین طور متوجہ باشد کہ فیض از باری
تعالیٰ بر قلب شیخ من مے آید و از آنجا بر قلب من میرسد چونکہ چندی درویش
بجوشش شد و توجہات قلبی حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی ماندہ دید کہ فرشتہ
عجیب بر قلب و حرکتے در وپدید آمد و ذکر اسم ذات یعنی اَللّٰہ اَللّٰہ جاری گردید و
مشاہدہ میکرد کہ از قلب مقدسۂ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی مثل امواج
دریا بر قلبم میرسد و لیبان ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذے فرحتے از آن
بر باطن من بہ میشود و بس باید کہ صورت شیخ را بلحاظ فیض نیسان حقیقی
روبروے خود یا درون دل خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید۔ ایں ہمہ سہ را
ذکر رابطہ گویند و بے این ذکر رابطہ فتح الباب بطون نمی گردد و ہر قدر کہ ذکر رابطہ
بر غلو باید سلوک علو۔ و این فقیر را ذکر رابطہ آنقدر غلبہ کرد کہ گاہے ذکر بے فکر شیخ

سر نمیزد بلکہ در ہر شئی غیر صورت شیخ نمی بیند و آخر الامر خود را از خویش بر کنار می
می یافت مصرع فانی شدم بشیخ و مرادم حصول شد، نور این لطیفہ در
عالم مثال معصفر زرد است ارشاد کہ محل لطیفۂ روح زیر پستان راست
بفاصلہ دو انگشت است باید کہ باو متوجہ باشد بتوجہات حضرت پیر و مرشدے
فداہ قلبی و روحی حرکتے در وے پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را از قوت
لطیفۂ قلب جسم تا صفۂ دست بیسار و از قوت لطیفۂ روح جسم تا صفۂ دست یمین
بحرکت آمد۔ ارشاد کہ فیض از باری تعالے بر لطیفۂ روح شیخ و از آنجا بر لطیفۂ روح
خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال احمر ست ارشاد کہ محل لطیفۂ سری
برابر پستان چپ جانب وسط سینہ بفاصلہ دو انگشت ست متوجہ باشد در آن ہم
بتوجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد۔ و ذکر اسم ذات جاری
گردید ارشاد کہ فیض از باریتعالے بر لطیفۂ سری شیخ و از آنجا بر لطیفۂ سری خود
تصور کند نور این لطیفۂ در عالم مثال ابیض سفید است ارشاد کہ محل لطیفۂ خفی
برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت طرف وسط سینہ است بتوجہ حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی درین ہم حرکتے پدید آمد۔ و ذکر اسم ذات جاری گردید
ارشاد کہ فیض از باریتعالے بر لطیفۂ خفی شیخ و از آنجا بر لطیفۂ خفی خود تصور
کند۔ نور این لطیفۂ در عالم مثال سیاہ کبود است۔ ارشاد کہ محل لطیفۂ اخفیٰ
کہ الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و اقرب ست بذات حضرت او سبحانہ و
درمیان لطائف کالزجاج در وسط سینہ است بتوجہ حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی در آن ہم حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید۔ ارشاد
کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ اخفیٰ شیخ و از آنجا بر لطیفۂ اخفیٰ خود تصور کند نور این
لطیفہ در عالم مثال سبز ست ارشاد این زمان بہ لطائف کہ فوق عرش ست

جانب اصلِ خویش جذبه وعروجے واقع می شود بر صاحبش گرمی و بیتابی و
بیهوشی ظاهر میگردد۔ ارشاد اصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل لطیفۂ سری
فوق لطیفۂ روح ...... واصل لطیفۂ خفی فوق لطیفۂ سری و اصل لطیفۂ اخفی فوق لطیفۂ خفی و تا دائرہ امکان منتہی گشته و بعضے
اینها بطرف اصل خویش لطف اقرب بجناب ایزدی هستند ارشاد که محل لطیفۂ نفسی در وسط
پیشانی ست در آن هم بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی حرکتے پدید
آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید۔ ارشاد که فیض از باری تعالے بر لطیفۂ نفسی
شیخ و از آنجا بر لطیفۂ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفۂ در عالم مثال مائل به
ابیض ست و بیشتر توجه منیر که حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی بر لطیفۂ قالب
فقیر گردد و در آن هم از سر تا پا حرکتے پدید آمد و از هر بن مو ذکر اسم ذات جاری
گردید۔ این را سلطان الاذکار گویند ارشاد که فیض از باری تعالی بر لطیفۂ قالب
شیخ از آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند۔ و نور سلطان الاذکار برین فقیر چنان
متجلی گردید که چادر سرمائی مائل به سبزی از سر تا پاست و بریان اسم ذات
از هر بن مو مثل بوٹہ ہائے سفید که از لمعۂ آن عالمی روشن ارشاد که بزرگان طریقۂ
عالیه نقشبندیه رحمهم الله تعالے اذکار مقرره را با شرائط مسطوره در شبانه روز
بست و پنجهزار صرف موده اند باین طریق که هر لطیفه هزار هزار کرت تا لطیفۂ سابعه
و باز از سر گیرند۔ و تا بست و پنجهزار رسانند و تیه ثبوت این فقیر پیوست که درین
طریقه عالیه بعد از صحت اعتقاد و اتباع سنت حبیب رب العباد استلزام
توجه شیخ و دوام اذکار شرط است که بغیر از توجه شیخ انکشاف لطائف محال
چنانچه حافظ شیرازی میفرماید بیت :-

آنان که خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود که گوشۂ چشمی بما کنند

ارشاد مراقبه احدیت در دائرہ امکان بدین طریق می باید که از ذات احد

مسمّیٰ باسم مبارک اللہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہ و بے نمونہ فیض بر لطیفۂ قلب
و یا بر لطیفۂ روح و یا بر لطیفۂ سری و یا بر لطیفۂ خفی و یا بر لطیفۂ اخفیٰ و یا بر لطیفۂ نفسی
و یا بر لطیفۂ قالب می آید ارشاد کہ ذکر نفی و اثبات کہ نفس را زیر ناف حبس
کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بلطیفۂ نفسی بکشد۔ و الٰہ را از آنجا بر کتف
راست آوردہ اِلَّا اللہ را از لطیفۂ روح و خفی و اخفیٰ و سری گذرانیدہ بر لطیفۂ
قلب ضرب نماید تا اثر ذکر و حرارت آن مو بمو رسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد
معنی کلمۂ طیبہ را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک نفی
خویش و اثبات ہستی ذات پاک او تعالیٰ کند۔ و برین طریق تا مقدور نفس را بہ
عدد طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد و وقت فرو
گذاشتن نفس اسم مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ضم
نماید و لحاظ عدد طاق را وقوف عددی گویند۔ اما وقوف قلبی ضرور اگر حبس
نفس ضرر کند بے حبس نفی اثبات کند۔ و الا آنرا تا مقدور کہ تواند بیدانی
رساند از اقلش سہ مرتبہ تا اکثرش کہ نہایتے ندارد و باید ذکر این ملحوظ دارد
الٰہی تو مقصود منی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت
گویند ارشاد از صبح صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات و از زوال تا صبح دیگر
ذکر نفی و اثبات این ہر دو ذکر تا شمار بیست و پنج ہزار است ارشاد ذکر بے فکر در
سلوک این طریقہ مفید نیست وقتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد ذکر بے
ذکر مفید است ارشاد انوار و تجلیات را بیرون باطن خویش دیدن سیر آفاقی
گویند و سیر آفاقی تا عرش ست و اندرون باطن خویش دیدن سیر انفسی خوانند و
سیر انفسی بالائے عرش تا دائرہ امکان و این فقیر انوار لطائف گاہے در
مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل دائرہ از بیرون بجانب فوق و اطراف ش

نور ہر لطیفہ وگاہے ہمہ یکجا وگاہے بصورت دود عودی که در مجمر اندازند
واکثری باینطور عروجے واقع شد که اوّل متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیده وبعده
بطرف لطیفۂ روح وبعدہٗ بطرف لطیفۂ سرّی وبعدہٗ بطرف لطیفۂ خفی وبعدہٗ
بطرف لطیفۂ اخفی وبعده بطرف لطیفۂ نفسی چونکه این ہمہ لطائف در ذکر اسم
ذات بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شدہ وآنہم از سر تا پا بحرکت آمد
وذکر جاری گردید ودر بحر استغراق مستغرق گشت ۔ وبعد ازان استغراق
عروج مسطوره واقع شد ووقوع عروج گاہے بانوار لطائف وگاہے بآن
ودر ہر دو صورت اشیا اینکه در عروج مشاہدہ مے اُفتاد بے قید عدم وجود انوار
لطائف منکشف میگردد ودر وقت عروج سیر آفاقی وانفسی ہر دو تمام می شوند
گاہے نزول بر مقام خویش وگاہے از آن ہم تنزل میکند ودرین وقت باین فقیر
اکثر رویت صحیحہ مشاہده می شد که ہرگز خلاف آن ممکن نبود بلکه ہر امر یکه در پیش می
آمد زبان نفستی در دل تصور بیده مے خسپید وسبحانه تعالیٰ از رویت صحیحہ
بظہور می آورد وتشریح اینہمہ انکشاف ووقوع حالات این فقیر محض باظہار
شکر معطی مطلق واحسان توجہات حضرت پیر ومرشدی برحق وترغیب طالب
صادق روزے از مشاہدہ انوار لطائف ورویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی وروحی اتفاق عرض افتاد که بر صفائی لطائف دلیلی
استوار است باز ارشاد فرمودند که دلیل اقوی توجہ الی اللہ است بلکه توجه
باین عوارض که سالک را پیش مے آیند از مقصود حقیقی
باز مانده است وہرگاه که استقامت توجه الی اللہ
در ذکر نفی واثبات خواه بہ بے خطرگی وخواه بکم
خطرگی تا چہار ساعت بہ مراقبۂ معیت در دائرۂ ثانی

دائرہ
ظلال اسما وصفات در حقیقت
اصول اصول لطائف خمسه اند
مشہور بولایت
صغریٰ

که عبارت از ظلال اسماء و صفات است میکنند آن را ولایت صغری میگویند
ارشاد مراقبه معیت یعنی مفهوم کریمه وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ در لحاظ دارد
یعنی الله تعالی با ماست چنانچه بشان او سزاوار است و ازان ذات فیض بلطیفه
قالب خود تصور کند که مورد فیضان درین مراقبه لطیفهٔ قالب ست و بباید که معیت
او تعالی با هر لطیفه و با هر شی و با هر ذره از ذرات ممکنات تصور کند. ارشاد
فقرا معیت او تعالی بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقه ما رحمهم الله
تعالی معیت او تعالی را چنانچه بشان او که بیچون و بیچگونه است معیت او نیز بیچون
و بیچگونه میدانند. ارشاد مراقبه معیت با ذکر نفی اثبات میکنند ارشاد مراقبه
احدیت از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبه معیت از استوا تا صبح دیگر
ارشاد در مراقبه معیت لحاظ این امور مشروط یکی لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ معنی آیت
سوم توجه بر قلب چهارم توجه قلبی با او تعالی که مبدا فیض ست پنجم دفع خواطر
ششم رابطه در ثبوت این فقیر رسید که بدفع خواطر و جمعیت خاطر ذکر کثیر
و التزام صحبت شیخ کبیر مع رابطه حکم اکسیر دارد و درین مراقبه توحید وجودی
و ذوق و شوق و آه و ناله و استغراق و بیخودی و دوام حضور و توجه وغیره
حاصل میشود و این فقیر را باین همه حالات قوی مثل ارض و سما در قلب مفهوم
میگردید چنانکه هر عقیده که پیش می آید بجز توحید او تعالی از فضل خویش حاصل
میفرمود و اما از خدا غیر از خدا خواستن موجب الفعال و بادراک فقیر رسید که
از قوت لطیفهٔ روح صد چند از آن قوت لطیفهٔ سری صد چند و از آن قوت لطیفهٔ
خفی صد چند و از آن قوت لطیفهٔ اخفی صد چند اما از آنجا که لطیفهٔ قلبی بعالم خلق
نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید. قوت قلبی مفهوم
سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفهوم نمیگردد و در ثبوت فقیر رسید چون

لطائف عالم امر کہ بذوق و شوق و عشق او تعالیٰ در ذات سالک بخوبی تصرف نمایند بعد اضمحلال لطائف عالم خلق کہ عناصر است بر ہمان تصرف خویش باقی میمانند و فیض آنہا در عالم خلق کہ فیض ارواح نامند باقی میماند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازی می فرماید بیت

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؛ ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام

ارشاد مراقبہ احدیت و نیت اصل سلوک از کسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکند سلوک آن قوی میگردد ارشاد کسے را کہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہر دو مراقبہ زیادہ کند و مدت آنرا تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی باین فقیر مراقبہ ہر لطیفہ علیحدہ علیحدہ بدین طور ارشاد فرمودند۔

ارشاد مراقبۂ لطیفۂ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فیض می آید و از آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطہ شیخ من بر دل من فیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی باین مراقبہ تبرکہ نیفض بہ خاطر فاطرای گردید۔ بالفرض اگر کسے را زندگانی ہزار سالہ بہر سد خطور ما سوی اللہ در دلش خطور نگردد و از غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق داند این را فنای قلبی خوانند و اگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را ناشی از فعل او سبحانہ تعالیٰ داند این را بقاے قلبی نامند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ست ہر کرا احوال این لطیفہ از احوال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند۔ ارشاد مراقبہ لطیفہ روح انکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ بر روح مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بر ارواح مبارک حضرت نوح و حضرت ابراہیم

ترجمہ
تحقیق کہ دوستان خدا الٰہیں مرتے نہیں۔ ۱۲

علیہما السلام و از آنجا بواسطہ پیران کبار و بواسطہ شیخ من بر روح من و باین مراقبہ
عالیہ در بحر فیض مستغرق میگردد و کسیکہ از غلبات حالات صفات خویش وصفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فنائے روح میگویند و قائم مقامش صفات ثبوتیہ
باریتعالیٰ دید آنرا بقائے لطیفۂ روح میگویند و ولایت این لطیفہ زیر قدم
حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام ست پس ہرکرا احوال این لطیفہ از
لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند ارشاد مراقبہ لطیفہ
سری اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ بر سری مبارک حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم فیض می آید۔ و از آنجا بر سری مبارک
حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من
بر سری من و کسیکہ از غلبات حالات ذات خویش و ذات ممکنات را معدوم
یافت آنرا فنائے لطیفۂ سری میگویند و بقائے لطیفہ سری دیدن ذات حق
است بجائے آن و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام ست پس ہرکرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید
آنرا موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات
سلبیہ الٰہیہ بر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ
وسلم فیض می آید و از آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام و از آنجا
بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی من و کسیکہ در صفات سلبیہ او
تعالیٰ فانی گردید آن را فنائے لطیفۂ خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن
بآن و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام ست۔
پس ہرکرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ اینکہ از تجلیات شان جامع الٰہیہ بر اخفیٰ مبارک

حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فیض می آید و از آنجا بواسطہ پیران کبار و بواسطہ شیخ من برات خفی من فنا سے لطیفہ اخفی گزشتن از اخلاق ذمیمہ خود ست و لقاے لطیفہ اخفی التخلق باخلاق او سبحانہ جل شانہ شانہ و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا محمدی المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشد سے فداہ قلبی و روحی رسالہ موجزہ در تشریح دو مراقبہ بنا بر بتدیان این طریقہ عالیہ بتاریخ ہفدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۵ھ ہجری مقدسہ باتمام رسید۔ او تعالی از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب گرداناد آمین ثم آمین۔

بیت

محمد از تو مے خواہم خدا را
الٰہی از تو عشق مصطفی را

ومن کلام الشریف مدظلہ علی رؤس الخادمین وعم فیضہ فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما
لبریز غلط از گریہ چو آب است دل ما

ای وای بشد عمر بجای نرسیدیم
در ہستی دو روزہ کہ خواب است دل ما

آن جام الست کہ رسید است بدستم
دانند بزرگان کہ خطاب است دل ما

گر من نزدم بر در میخانہ عجب نیست
مدہوش از آن جام شراب است دل ما

گر تیر خدنگم زنی افسوس نباشد
بر آتش روی تو کباب است دل ما

در شرع روا حاجت تلقین نماندہ است
از مصحف روی تو کتاب است دل ما

مسکین چہ توان کرد کہ خود را نہ نمود است
این عالم ناسوت حجاب است دل ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ آلِہٖ وَصَحْبِہِ
اَجْمَعِیْنَ اما بعد مراد از وقت کہ در لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ
مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وارد وقت مستمر است نہ وقت شاذ زیرا کہ اِنْ کَانَتْ
اَلْوَقْتُ الشَّاذُ مُرَادًا لَزِمَ النَّقْصُ فِیْ مَرْتَبَۃِ الْمُحِبِّ زیرا کہ محب نمی
خواہد کہ محبوب من از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب است
گاہی وصل وگاہی فصل این نقص در ذات محمدی بعید از مرتبہ محمدی
است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ مقابل لاتعین است و
آئینہ داری او بر وجہ وجود مطلق کہ محبوب بر حق است مستجمع جمیع صفات کمال
و منزہ از جمیع نقصانات است تعین اول کہ حقیقت محمد است صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات است کہ در آئینہ محمدی جلوہ گرشدہ
است صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و ذات احدیت بطریق اصلیت و در
ذات احمدیت بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت

بود جود بہ گدایان وصفات ٭ ہمچو خوبان کآئینہ جویند صفا
روی احسان از گدا پیدا شود ٭ روی خوبان ز آئینہ زیبا شود

محبوبان و دلبران آئینہ را در برگرفتہ ہر آن و ہر زمان نظارگی جمال خویش نمودہ
در بحر وصل غوطہ زن میباشند - ای یار جانی و ای عاشق لاثانی نکتہ عجیب دیگر بشنو
اشنو - و سوا از التذاذ او بیرون مشو تا وقتیکہ محبوب بذات خود بر نخیزد

و عاشق نشود دگیرے از کجا پیدا آید کہ بہوا آشفتہ و عاشق گردد پس محبوب حقیقی آیینہ
محمدی را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم روبروی خود کشیدہ نظارگی جمال خویش
نمودہ از آشفتگی تمام فرمود اَنَا المَحبُوبُ وَ اَنَا المَوجُودُ وَ اَنَا المَقصُودُ وَ اَنَا
المَطلُوبُ این مقام نیز از قرب احمدیت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
آگاہ باش و ہوش دار کہ تعین را از مقابل شدن لاتعین گزیری نیست و یکدم
از جدی او شکیبی نہ از جہت فرمودند آن سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ
وسلم لِي مَعَ اللّٰهِ وَقتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِيٌّ مُرسَلٌ
یعنی مرا ہمیشہ با محبوب خود وقت خاص است کہ نگنجد در آن وقت ملک مقرب
و نبی مرسل فہم کن ای یار جانی بیا بمیدان لاثانی این وقت خاص مستمر مقصود
بر باطن و عالم امر محمدیت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ محبوب کبریائیست
ظاہر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ عالم خلق است مستغرق در
عاشقیت خواست بیت

ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطنست روی ترا کہ دید بگو کو ساکن ست

آمدم بر سر مطلب وجہ عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن بود کہ
آن جسم مبارک بہ لباس محبت یعنی عاشقیت مزین بود آنرا در بحر معشوقیت
غوطہ دادہ مثل باطن محبوب گردانیدہ ہر دو را عین یکدیگر ساختہ رحمت عالمیان
را سبب راحت و آسائش امت گردانیدہ بعد نزول تمام از شب گشت
عالی مقام مخاطب بہ امت مرحومہ شدہ از زبان دُر فشان و رحمت فشان
ارشاد فرمودند مَن رَآنِي فَقَد رَأَى الحَقَّ بہر این گفت احمد مختار پس آنان
کہ از وقت مذکورۃ الصدر وقت خاص تصور یعنی مراد شان وقت معراج
شریف باشد کہ ظاہر شریف در آن وقت بزیور خصوصیت آن چنان مشرف

مشرف ومزین گشته بود که کسے را در آن وقت از ملک مقرب و از نبی مرسل

دخلے نبود یار بود و دلدار بود موافق شعر هندی بیت

کیا کام جگ کے جھگڑے سے دلدار پیا اور آپ بچلے

اغیار سے خلوت خالی ہوں یار پیا اور آپ بچلے

خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدی و گرفتاران کمال احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم که در یکبار یا بار از مرتبهٔ محبوبیت یار سرفراز گردیده صاحب راز و صاحب اسرار شده به غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان می باشد که دیگری را در آن مرتبهٔ نشانی و گمانی نیست - الحمد للہ علی مرائبهم رضی اللہ تعالیٰ عنهم پس وقت اسراری و وقت شاذ در ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم جمع اند - وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآلہ وصحبہ وسلم

رسالہ سلوک

موسوم بنام تاریخی :-

لذت القلوب

۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا القرب والامر فله یجیب به والصلوة والسلام علی نبیه محمد وآله واصحابه اجمعین -

اما بعد فقیر حقیر از سر تا پا پر تقصیر و مظهر قول سعدی بے نظیر - من آنم که من دانم

اگر خوبی نفس خبیثم را و اگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر
برین گدا چشم وا کرده نه بینند چه کند و چه گوید که از خود خبری ندارد پس احوال محبوب
را چسان بزبان آرد بیت

کہ از خویشتن چو نیست چنین
چه خبر دارد از چنان و چنین

با وجود این بے خبری خبرے از محبوب حقیقی و اثرے از مطلوب تحقیقی
بگوید و تجدید خود را در بحر ندامت غرق کردن است و احوال محبوب را متفرق
نمودن پس چه کند که دل قرار نمیگیرد و زبان سکونت نپذیرد هر چند میخواهد که
غلبت کَلَّ لِسَانِی را در برگیرد و لاکن طَالَ لِسَانِی غلبه میکند و میگوید که چیزی
در احوال نگارش گاهی سالک راه صفا و اے طالب خدا بدان و بفهم که الطرق
اِلَی اللهِ بِعَدَدِ اَنفَاسِ خَلْقِ اللهِ نسبتے که بین الرب و العبد ثابت است
چون آن نسبت قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت از اینجا حضرت
موسی علی نبینا و علیه السلام در مقدمه راعی که داعی خدا بود مخاطب بعتاب گردید
و مانند بیت بلرزید بیت

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی
تا توانی پا مزن اندر فراق

اَبغَضُ الاَشیَاءِ عِندِی الطَّلَاق چونکه عروس نسبت ضعیف و نحیف
به وصال محبوب جلوه گر گردید نسبتهای درویشان و طرقہائے محبوبان را چسم
بیان کند و چه نوع تشریح دهد که همه شاهراه اند موصل به شهنشاه اے سالک
راه صفا و اے طالب خدا بدانکه طریقه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سہروردیه
و کبرویه و طیفوریه و رفاعیه و طبقاتیه و دیگر طرق که اند کلهم حق اند و موصل بحق هم
صاحبان طریقه مدارج قرب و مقامات عظیمه را طے نموده بمقام نهایت الوصال
رسیده و دقیقه از دقائق کمال فرو نگذاشته اند که ال طریقه را به اتباع شرع منور

اصل کار را در اتیان احکام شریعت انگاشته ظاهرًا و باطنًا فنا فی الشرع بوده
مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشته اند با وجود کمال و تکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق
جانی بودند گویا کلہم اوراق یک شیرازه و مجموعہ شان بی اندازه اند ۔ اے سالک
راه صفا و اے طالب خدا با وجود حلقہ بگوشی پیران طریقہ و بزرگان شریفہ سلسلہ
عالیہ خود گرفتاری و آشفتگی ہمہ دوستان خدا امر ضروری و لابدی کہ بغیر این انکشاف
بطون و انصراف کمون محال پس قول مجتہدان دین و بزرگان اہل یقین شکر
اللہ تعالیٰ سعیہم چہ زیبا آمد ۔ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَآءِ حَقٌّ یعنی کرامات اولیاء
رحمۃ اللہ علیہم ظلّ معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اند مبادا انکار ظل موجب
انکار اصل گردیده سم قاتل شده بموت ابدی رساند ۔ اے جان من و اے
جانان من بگوش جان بشنو و آگاه باش اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ
حزب اللہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کہ ندای فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ بگوش جان شان
رسیده استیلاء ذکر بحدی رسانیده اند کہ نسبت ذاکر و مذکور را از میان
برداشتہ دلق احدیت و بیہوشی را پوشیده ۔ بیت

محرم این ہوش جز بیہوش نیست   مر زبان را مشتری جز گوش نیست

کمر بند محبت را بر کمر بستہ تاج افسر بیہتا را بر سر نہاده گلوبند
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ را در گلو بستہ بحکم مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اشکل
گردیده از شمشیر لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریده و اِلَّا نگاه شاہنشاه
مسند آرای وجوب وجود و در خود بوده دیده حاضر می شوند ۔ خدا نیستند لیکن
ز خدا جدا نیستند ۔ بیت

مردان خدا خدا نباشند   لیکن ز خدا جدا نباشند

با وجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بکلام [illegible]

لیس فی جبتی سوی اللہ لیس فی الدار غیرہ دیار متکلم می
شوند حتی کہ دم انا الموجود می زنند اول سر نیاز بر آستانۂ ایشان دار
بعدہ خود را در میدان طریقت آر فرد راہ راست است با تو گفتم این رہ
بروائے سالک طریق یقین ۔ وقتیکہ این فقیر المسمّٰی بہ محمد نعیم المشتہر بہ
مسکین ہوسی راہ یقین من طرق شیران دین و محبان متین و مقوم شریعت خاتم
النبیین پیدا شد فرد مور مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ٭ دست در پائے
کبوتر زد و ناگاہ رسید ٭ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب دوران
سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ
العزیز زد چونکہ فضل خدائے ذی الجلال والکمال شامل حال خود داشت قبول
فرمودہ فاتحہ بارواح طیبہ خواجگان نقشبند رحمہم اللہ خواندہ استغفر اللہ
ربی الی آخرہ سہ مرتبہ ایمان مجمل و ایمان مفصل یک یک مرتبہ کلمہ
طیبہ دو مرتبہ یکے کلمہ شریعت دیگر کلمہ طریقت ۔ و کلمۂ توحید یک مرتبہ
ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند و حضرت ایشان را ارادتے بمراد اللہ حضرت
شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔

و حضرت ایشان را استفادتے بہ ماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ
میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ ۔

و حضرت ایشان را اکرامے بہ آل محمد حضرت نور محمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ
و حضرت ایشان را شرافتے بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ ۔
و حضرت ایشان را حمایتے بہ حامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ
و حضرت ایشان را عنایتے بہ شاہ مخدوم ہمی حضرت خواجہ محمد معصوم
و حضرت ایشان را فصاحتے بہ سلطان الیقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ
احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۔

وحضرت ایشان را اللطائف بہ قطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را شرافتے بہ خانہ اول روشنگی حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ وحضرت ایشان را سماحتے بہ دلریش حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را جلبتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را افتتاحے بہ شاہ دین حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را نسبتے بہ مقوم الدین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظور رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔ وحضرت ایشان را اشرافے بہ خواجہ متعارف حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را محبتے بہ پیرِ صادق حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفتاحی بہ مطیعِ سبحانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را فتوحے بہ اصلِ ابدی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلقِ رحمانی حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہِ زمانی حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را التفاتے بہ سالکانِ طریق عالی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشدِ حاذق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت امام را انبساطے بآنکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وحضرت امام را تصورے بہ معلّمِ قرآنِ عربی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرائے محب ومحبوب اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وحضرت صدیق را تلقیے بہ سید الانبیاء وحبیبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

وحضرت حبیب را صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بحق تعالیٰ ہمیشہ

قدسی كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِيّاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب سر برآوردہ بدریائے محبت غوطہ زدہ درانہ میم را ازان کشیدہ احمد گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی واعتباری را درو منعکس گردانیدہ قابلیت اولی نام نہادہ بوسۂ ظلیت یاد و نا رسا نہادہ در دائرہ احمد جا دادہ از خلعت محبوبیت صرفہ سرفراز گردانیدہ و باز میم دیگر را بجائے الف احمد نہادہ نام پاکش محمد گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردۂ انعکاس آمد از وسمۂ محب ومحبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرائش داد آسائش جمیع ممکنات را منحصر بر ستائش او ساخت حتے کہ ذرہ از ذات جہانیہ واسطہ آفتاب روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم در درگاہ ایزدی بار نہ داد دیگرے در محبت ذاتی سرو کار نہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

من بیدلِ بجمال تو عجب حیرانم   اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

یعنی بر جمال ایزدی ہیچنا محو حیرت دامنگیر عقل است بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بوالعجبی سینہ دیدہ کہ از جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردید ہمان زمان بمرتبۂ محبوبیت رسید ۔ ای جانِ من وی جانانِ من بگوش جان بشنو وآگاہ باش کہ ایزد متعال بشان حبیب ذی الکمال والجمال ارشاد فرمود وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ خلق عظیم کنایہ از ان کمال ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است کہ مورد حدیث شریف کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یعنی رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین رضائے احدیت و نیز حدیث قدسی بشان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد ست لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ

ساور مجتبیٰ کرم یا محمد البتہ اوپر خلق عظیم کے ہو ۱۲

یعنی اگر روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا و برائے چہ ربوبیت را ہویدا کردے خوش گفت آنکہ گفت ؎

زلف تو ہر دو جانب خون ریز عاشقانست
پیشے نہ میتوان گفت روئے تو درمیان ست

چونکہ عاشق صادق راکشتہ نکنی و قامتش را بر یوپہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرصع نسازی بمرتبۂ معشوقیت صرفہ نرسانی ای عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نزاکت لاثانی ست و برائے سالکان محمدی المشرب بوصال سبحانی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذو جہتین بجہتے بحق و بجہتے بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی و جہت اولی در محبوبیت مولی کہ از ہمہ اولی از جہت ثانی امت خود را کہ بفخر خیر الامم مفتخر اند عجب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ از انجا بمقام محبوبیت صرفہ کہ متعلق بجہت اولے است مشرف میفرمایند ؎

ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت
روی ترا کہ دید بگو تو ساکن است

آرزوے انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او بود ہمین وجہ بود تا امت نشوی از اولش خاص او مشرف نگردی ای جان من و ای جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش بمقتضائے حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ روئے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و احمدی صلاۃ اللہ تعالی علیہ اجمعین ظہور اولست نہ ازا کہ مرکز جمیع موجودات و اصل اصل چہ حقیقت مرسلین و چہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ ظلال او نید و او حقیقت الحقائق است پس ظل را بغیر لحوق باصل و اجزا را دائرہ را بے توجہ بمرکز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎

مر جاؤ تم مرنے کے آگے ۱۲

پہلے وہ چیز جو اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے ۱۲

خیالِ روئے تو در ہر طریق ہمرہِ ماست — نسیمِ موئے تو پیوندِ جانِ آگہِ ماست

انبیاء اولوالعزم پناہ او جویند — ملائکہ مقربین ثناء او خوانند ؎

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند — مقیم در بارگاہ تو اند

پس بندۂ مسکین و ذرۂ بے تسکین را جز عجز و انکسار بیان و در تحریر عیان نیست فَلَاخْتَتِمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ای جانِ من وای جانانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش پیر کسی است کہ ظاہرش باحکام شرع آراستہ و دست باطنش از ما سوے اللہ برداشتہ منازلات سلوک و مقامات عروج بواسطہ شیخ کامل و مکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذب قوی دارد موجب قربتش و احوالش فرحت بخش صورتش ممد سلوک و سیر صحبتش انقطاع کنندہ غیر چون نظر بصیرت بجمال مبارکش افتد توجہ الی اللہ پیدا و نعرۂ باطن بے اختیار ہویدا شود هٰذَا مَقْبُوْلُ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَ هٰذَا مِنْ رِّجَالِ اللّٰهِ وَ هٰذَا اَهْلُ اللّٰهِ وَ هٰذَا فَنَا فِي اللّٰهِ کامل شخصیست کہ عروجش اعظم و تکمیل هر ولیست کہ نزولش اکمل و اتم باشد حتیٰ کہ مثل عوام کوچہ گرد و بازار نورد مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہ در شان آقائے او نازل است نصیبایب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیز الوجود و کبریت احمر در بود و سر شتہ طالبان صادق و عاشقان فائق را لازم و ضرور کہ رجوع باین طبیب حاذق نمایند و علاج امراض باطن کنند تا نجاتے از گرفتاری ما سوی اللہ یابند در اطاعت او چنان کوشند کہ خود را کالمیت بدست او دارند و در حرکات و سکنات فنائے او باشند مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎

چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو — ہمچو موسےٰ زیر حکم خضر رو

دقیقہ از دقائق آدابش فرو نگذارند و در رابطہ را اصل آداب دانند و ہرچہ بر وست فرع اوست باید کہ از فرع نیز دست بر داشتہ نباشند چنانکہ رو بروے او دو زانو با ادب سر فرو ہشتہ چشم سر بستہ خود را عاجز ترین غلامان او دانستہ بنشینند و خطرہ غیر را در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید

دل نگہدارید اے بے حاصلان در حضور حضرت صاحبدلان

در تذکرۃ الاولیا منقول است کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ حاضر می شدند مدت یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند ای بایزید کتابے از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ ندیدم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند چندین مدید بر تو گذشت طاقچہ دیوانخانہ ما را ندیدی عرض داشتند کہ بدین طاقچہ حاضر نمی شوم بلکہ برائے نظارگی قلب مبارک سید السالکین یعنے نبیرہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند کہ بایزید ہمان زمان بدریائے محبت رحمان غوطہ زدہ بہ کلام لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہ مترنم گردید پس آداب شیخ لاریب باید کہ سایہ خود بر ذات او بلکہ بر صفات او نیندازند و از مطہرہ او وضو نسازند و پیالہ آب را لب خود نرسانند و آواز خود را بمقتضائے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ بر آواز او بلند نسازند ای جان من با وجود این آداب نظر بر خوشنودی او باید داشت در لہو و لعب و خفت و مشتے کہ ممنوع شرع نباشد ہر صبحش باید از ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بہتر دانند منقول ست روزے سواری مبارک محبوب شاہ دین و معشوق عاشقین حضرت نظام الدین

مت بلند کرو اپنی آواز کو اوپر آواز نبی کے

بمنزلِ مقصود خواہد رسید ای جانِ من بگوشِ جان بشنو و آگاہ باش مسالکِ صاحبانِ مقاماتِ عظیمہ و راجلانِ منازلِ طریقہ دو اند. یکے صاحبِ کشف عیناً باشد. و یا وجداً و دیگرے بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ اند وَاللَّذَّاتُ مُفَارِقٌ بَيْنَهُمَا یعنی یکے بالذت و دیگرے بے لذت آخر بہ سعی شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید۔ اگر شیخش بشارتِ مقامات نداد و نفرمود کہ قسمتِ تو بجائے دیگر است بتو اند کہ لباسِ صبر بر قامتِ طلب بپوشد و منتظرِ آبِ رحمت باشد والا بشیخِ دیگر رجوع کند. و شیخِ اول را بچشمِ حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی و تخریباتِ سرمدی میان پیر و مرید مفارقتِ صوری و مباینتِ معنوی افتاد قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است ناکردہ بشیخِ دیگر رجوع نمودہ کارِ خود را باتمام باید رسانید ای جانِ من و ای جانانِ من طالبیکہ باوجود دریافتِ رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخِ خود رو گردانیدہ بشیخِ دیگر رجوع کرد خوب نکرد غالباً طوقِ آدبار بگردنِ حالِ او افتد و در آخرش قیل و قال۔ ای جانِ من و ای جانانِ من طالبِ صادق کہ طلبش بانتہا رسید حتی کہ دستگیرِ شیخِ کاملِ مکمل گردید مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ در حقش می فرماید ؎

شیخِ کامل بود و طالبِ منتہی مردِ چابک بود و مرکب درگہی

بنظرِ اول آن می باید کہ دیگران در مدتِ مدید بشہرِ آن نرسند۔ ای جانِ من بگوشِ جان بشنو و آگاہ باش نقدِ عمر کہ در کیسۂ ہستیِ تو نہادہ اند عجب لذتی است توصیفش از تقریر بیرون است و تعریفش از تحریر افزون۔

لازم کہ نتیجہ صرفش جز وحدانیتِ الٰہ و محبتِ حضرتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم دیگر نباشد مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید

اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معرفت و وجہ ملقب بودن اولیاء آن بود کہ طالب صادق
را از نظر اول بمرتبۂ ولایت رسانیدے و از رقبت ماسوی اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا کہ غلبہ بوسان آن والا زمان
بیننده وحدت در کثرت و دانندۂ تنزیہ در تشبیہ و یابندۂ تجلی صوری
بود نظر پاکش کہ متصف بہ بصارت یعقوبی بود بر جمال یوسفی افتاد با وجود
قدرت استادہ کردن آفتاب و مہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ شد
و ہمراہ رکاب والا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمان آن صاحب
زمان بودند بودند خطرۂ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج مبارک
خود بر انگشت سبابہ نہادہ پائے کوبان و از خود پریشان بل بلہم بل بلہم
کلام بے معنی بزبان گویان در میدان استغنائے شیخ آمدند صوفی در گرداب
حیرانی افتادہ متحیر شدہ باستاد از خوشنودی تمام انشراح صدر شیخ گردید
ہمان زمان خسرو را بمرتبۂ قطبیت رسانید اے جان من حق المقدور سعی
خلاف او بجو بیند نہ ظاہر شد با طفال مال و اموال زن و فرزند و مادر و پدر را قربان
او سازد رضائے محبوب و رضائے او و سخط محبوب و سخط او داند او را
روپوش فعل خدا بلکہ فعل او مستہلک در فعل الٰہ یابد در سایۂ عاطفت او چنان
زندگانی نماید کہ غبار ملال بر دامن حال او ننشیند مبادا تازیانۂ اَلْفِرَاقُ
بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بزند و مرض باطن طول کشیدہ بموت ابدی رساند اے
جان من بگوش جان بشنو طالبے در صحبت کامل و مکمل مرشد خویش و آثار فیض
بر ظاہر و باطن نیافت با آنکہ سالہا تمام رو بروے آن فیض بخش خاص و عام
معروض نمودہ باید دریافت اگر از زبان مبارک کہ مترجم کلام رحمان ست بشارت
مقامات یافتے آن را گاہ و حتمی دانستے با آنکہ مامور ست سرگرم باشد

نقد را دادم زر قلب استدم شاد شادان سوی جانان میروم

پس دامن پیر را از بس تحقیق و تدقیق باید گرفت مبادا بدام ناقصی بلکہ کاذبی افتد و نقد عمر در بازار او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نمی آرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستی نشاید داد دست

خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر و پیالہ سم قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و کمتر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

ز خود بہتری جوی و فرصت شمار کہ با ہم خودی گم کنی روزگار

صحبت ذم و نظرۂ سم و کلامہ قبیح و بیانہ فضیح چراکہ نفس خبیثش از امارگی بیرون نیامدہ مدعی خدائی خود ست و ہرچہ منعکس از وست خباثت و رذیلت و قباحت در قباحت۔ ای جان من وقتیکہ از شیخ خود امری خلاف شرع سرزد بر بشریت حمل نمودہ از ان گذشتہ اعتقاد خود را راسخ باید داشت اگر ہیجان کرامات و مراتب بظہور رسید حتی کہ سہو بشریت را دور گردانید در تخلیہ تمام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا و الا او از مرتبہ شیخی افتاد و تواند مرتبہ مریدی مانند بیتر از و باید گریخت و ہرف مقصود ہر جا کہ باشد بدست آرید۔ فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی ہر قدر کہ منازلات نقشبندی و مقامات مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیر و طی نمودہ در معرکہ بیان و در تحریر عیان می سازد و بعضی و بعضی از کشوفہای صحیح و رموزہای لطیفہ را نیز شریک شان می سازد۔ امید کہ این در شہوار را گوش جان او بیزند تا از آن ثمرۂ ایمان یابند۔

منزل اول مراقبۂ احدیت ای جان من و ای جانان من بگوش جان بشنو و آگاہ باش اشیا کہ در زاویۂ ظلمات عالم عدم و معدوم بودند حتی

منزل مراقبۂ احدیت

کہ نامے ونشانے ندانستند وقتیکہ آفتاب وجود حقیقی وموجود خارجی ومعبود
حقیقی برسر ایشان تافت کلمہ از پردۂ عدم سر برآورده بوجود ظلیت موجود نمود
بیے بود گردیده بے اختیار از خود رفته در سجده افتاده غیر محبوب دیگرے را ندانستند
متوجہ باو شدند چرا متوجہ باو نشوند کہ غیر او موجوده ومحبوب ومرغوب و
مطلوب نیست پس آنان کہ بجمال خود ماندند وموجود خارجی را مسلم داشتند
مسلمان گشتند وذی ایمان شدند وآنان کہ دم موجودیت خود زدند در ضلالت
کفر افتادند وقبای کافری بر قامت آذری پوشانیدند پس ہر کہ از دائرۂ اسلام
وایمان بواسطۂ شیخ کامل ومکمل کہ نائب مناب حبیب اوست صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم خرق حجب آفاقی وانفسی ظلمانی ونورانی نموده بوصال محبوب حقیقی
وایمان حقیقی مشرف گشته در زمرۂ اولیاء اللہ داخل شده بخلعت اَلَا
اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سرفراز شد زہے
سعادت ونجابت حزن وخوف کہ از لوازمات فصل اند وقتیکہ فصل از تصدق
پیران کبار رحمہم اللہ تعالے رفت ووصل جائی او گرفت حزن کجا وخوف کجا
در آن زمان پرورش در جوار رحمۃ للعالمین وسید المرسلین است ونیز بصدقہ
نعلین مبارک او صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خود بخود زنی در حجر سکینت وطمانیت
است ہَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھَا پیران ما رحمہم اللہ تعالے نقشبند
مانند محبت نقشے زده اند کہ تعریفش از تحریر وتوصیفش از تقریر بیرون
بمقتضائے حدیث قدسی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ نقش ذات مجرده
را بر نگینۂ دل کنند ہر کہ خواہان وصل شد یابند معاملۂ شان موافق ظن ایشان
بیان وبے نشان حیرت دامنگیر حال او شده بجائے میرسد کہ صفات را در
آنجا دخلے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ در مقام لا ہو ولا غیره بودند از دائره

ترجمہ آگاہ ہو کر دوستان خدا کے نہ کوئی خوف ہے ان پر نہ وہ غم پاویں گے ۱۲

مبارک ہو بہشتیوں کے نعمتیں بہشت کی ۱۲

میں نزدیک گمان بندے میرے کے ہوں میرے ساتھ ۱۲

ثانی سر بر آورده در مرکز دائره او بے انحو گردید نه معاذ الله که انفکاک صفات از ذات تصور نکنند که الحکم الله عز وجل منه آخذ به مطابق مطلوب ذات مجرده را مشهود گردانند که محبوب اوست نه آنکه در نفس الامر واقع است ای جان من وای جانان من بگوش جان بشنو و آگاه باش مصداق وجود سه اند واجب الوجود - و ممتنع الوجود - و ممکن الوجود - واجب الوجود آن که هستی او بذات او و موجودیت او واجب - ممتنع الوجود آنکه عدمیت او و نابود ماندنش لازم - ممکن الوجود آنکه عدم و وجود او مساوی باشد یعنی کسی نمی پرسد که موجود کدام است و معدوم که از وجود او چیزی نمی افزاید و از عدم او نقصانی نمی آید ظهور و نمود وجود او از دیگر است چونکه در موجودیت محتاج دیگر باشد در امورات خود بطریق اولی محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع موجودات و ممکنات حبیب اوست صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم که مرکز جمیع موجودات و منبع جمیع جواهرات است حافظ شیراز رحمة الله علیه میفرماید ؎

بر سر زلف تو تا چون گذرکنی بنگر   که از یمین و یسار تو چه بیقرارانند

یعنی کشتگان آن آمرنه و متر یا سته وادید و شمشت عزلت گیر زاویهٔ آن گیسو رسا اند هر گاه نظر اندازی بر حیال محمدی صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم از غم بجان زبان سبب گفت و شنود و بیرنگی و بیهود آزادگی امت مرحومه بلکه جمیع آدم خواهد شد خوشا نصیب گرفتاران گیسوی مبارک و آشفتگان روی با ملاحت حافظ شیراز فرماید رحمة الله علیه ؎

خلاص حافظ از آن زلف تابدار مباد   که بستگان کمند تو رستگارانند

ای جان من و ای جانان من دائرهٔ امکان بر دو قسم است یکی عالم امر لطف و دیگر عالم خلق که در عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش باین صورت

آدمی اور سا شد ع سیلو اسخ دوست رکھ ع

ای جان من بگوشش جان بشنو
درمیان ذات و
صفات نسبت
اصلیت وظلیت
که ثابت است
تصوراً نه آن که
زمانگی بی تصور ذات تصور
صفات محال صفات که در
مرتبۂ ثانی نمودار می شوند حکم ظلیت دارند۔

سابق ترین صفات حیّ ست پس اللّٰہ حیٌّ اصل و علیمٌ ظل او اللّٰہ علیمٌ اصل و مریدٌ ظل او اللّٰہ مریدٌ اصل و قدیرٌ ظل او اللّٰہ قدیرٌ اصل و سمیعٌ ظل او اللّٰہ سمیعٌ اصل و بصیرٌ ظل او اللّٰہ بصیرٌ اصل و کلیمٌ ظل او اللّٰہ کلیمٌ اصل و مکوّنٌ ظل او قس علیٰ ہٰذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ باش لطائف عالم امر چون که ظلال اسما و صفات زائدہ و ظلال افعال الٰہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدہ اند۔ لطیفہ اخفی ظل اول لطیفۂ خفی ظل ثانی لطیفہ سر ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفۂ قلبی ظل خامس ہر یک بمدارج خویش بقرب ایزدی در پیش لطائف عالم خلق لطیفۂ نفس و لطیفۂ نار و لطیفۂ باد و لطیفۂ آب و لطیفۂ خاک ہر یک از ینہا کدورتے و خساستے و دنائتے (؟) و ننگیم حال دارند در گرداب بُعد افتادند ای جان من وای جانان من ہرچہ در عالم کبیر است نمونۂ آن در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع و گوشوارۂ آن شرح

لطائف عالم امر کہ در عالم کبیر اند ظلال آنہا را در عالم صغیر جا دادہ ودیعت نہادہ
راہِ مجتبیٰ و جذبے پنہان داشتند جامعیت کلی عنایت فرمودہ خلعت خلافت
در بر پوشانیدہ مسجود الیہ جمیع ممکنات گردانید سبحان اللہ عجب جامعیت است
کہ موجب خلافت گردیدہ مرتبہ کرو بیان را پس انداخت از انجا کہ جبرئیل علیٰ نبینا
وعلیہ السلام فرمود ؎

اگر یک سر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

ای جان من انسان کہ مرکب از لطائف اربع عالم خلق است حاصل خود لطیفہ
نفس دارد کہ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ فاصل حتی کہ دم انا الموجود میزند و خدا را
نمی شناسد بلکہ دعواے خدائی میکند پس بدترین موجودات و مخلوقات و
کمترین معقولات و محسوسات او ست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا
مُعَادٍ لِّیْ درشان او و رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ
الْاَكْبَرِ برجان او مقابلہ ازین دشمن قوی امر سرسری نیست از جان گذشتہ
و دست از سر خود شستہ بر توسن فنا نشستہ روبروے مُجَاہِدِی المشرب
بمیدان بیائید امید فتح عظیم و ظفر جسیم است ای جان من و ای جانان من محل
لطیفۂ قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مایل بہ پہلو ست و محل لطیفۂ
روح زیر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلو ست و محل لطیفۂ
سر برابر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ و محل لطیفۂ خفی برابر پستان
راست بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ و محل لطیفۂ اخفی در وسط سینہ بر خر
مہرۂ سینہ و محل لطیفۂ نفسی در وسط پیشانی و محل لطیفۂ قالب کہ مجموعہ لطائف
عشرہ است از سر تا پاست ای جان من پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ اطلاق قالب
بر سہ چیز نمودہ اند اول مضغہ و دیگر ظل قالب حقیقی کہ ثابت بر مضغہ است

وسوم حقیقت جامعہ پس چشم سربستہ زبان بکام چسپانیدہ و خودرا بطرف قلب
متوجہ کردہ و قلب را بہ اللہ تعالیٰ متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ در خیال
داشتہ باوجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن جمیع نقصانات
را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ موافق فرمودۂ حافظ شیراز
رحمۃ اللہ علیہ ؎

نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست
چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم

اللہ اللہ ذکر کند و صورت شیخ را رو بروے خود یا اندرون دل خود
و یا خود را بصورت شیخ تصور یدہ خیال کند کہ فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ
می آید و از آنجا بر قلب من میرسد این را ذکر رابطہ گویند و حبس ذکر رابطہ
فتح باب بطون محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ چہ تعلو پایہ سلوک
علوا پیچا ئیمن ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگرچہ بے ذکر باشد و
اصل الرابطۃ شیئ عجیب و غریب فی المرتبۃ الاولیٰ
فناء فی الشیخ و فی المرتبۃ الثانیۃ فناء فی الرسول
و فی المرتبۃ الثالثۃ فناء فی اللہ شیخ فنا فی الرسول با
و رسول فنا فی اللہ حتیٰ کہ حرکت قلبی مفہوم گردد لیس بالحاظ جمیع شرائط
همراه آنکه ذاکر مستغرق باشد بایجانان حرکت ادنی و دنیوی مخبر حرکت سیانی قلبی تحریک بود
یا از حرکت او سالک را تمیز بود از نعمت دینی محروم و معصوم و قبلیہ تحریک آید
و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ بگوش جان رسید
جان را تازگی و ایمان را فرحت بی اندازگی بخشیدہ ای جان من مقصود
نسبت ذاکر و مذکور باقی ست جزا اُذْكُرْكُمْ کافی چون این نسبت از بیان

ترجمہ: پس یاد کنید مرا یاد کنم شما را ... ۱۴۰

محب و محبوب میان بر نسبت محبوب محب را در برگرفت و تمیز غیریت از خود رفت حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند ؎

تو مباش اصلا کمال این ست و بس   رو در و گم شو وصال اینست و بس

ای جانِ من و ای جانانِ من تمیز از میان برخیزد نہ آنکہ غیریت عینیت گردد ہذا محال شرعی و عقلی فَالرَّبُّ رَبٌّ وَّالعَبْدُ عَبْدٌ سبحان اللہ عجب معاملہ ایست عجیب و غریب غیریت و عینیت ہر دو رخت بر بستند و از محبوب حقیقی دور تر افتادند درینجا دقیقہ ایست غیریت کہ دامنگیر سالک بود آنرا دور نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد یعنی غیر را عین خود داند از مرتبۂ محبوبیت فرو افتد پس نہ غیریت ماند و نہ عینیت گرفتاران عقل عقیل اَلضِّدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ گفتہ اند حاکمان شرع شریف آنرا جمع فرمودہ ای جانِ من و ای جانانِ من این را بمثالے واضح گردانیم کہ از پیران ما رحمہم اللہ تعالی رسیدہ است بگوش ہوش استماع کنی آہن کہ در آتش خود را سوخت غیریت را پاک سوخت با وجود عینیت افعالی و صفاتی غیریت ذاتی است آن محل ولایت است و این ثمرۂ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی و افعالی را محمول بر ذات کردہ غائب را بر شاہد تصور نمودہ عینیت ذاتی خیال کردہ مترنم بوحدت وجود است صاحب نبوت کہ عادت بصیر دارد غیریت ذاتی را معائنہ فرمودہ حاکم بر اثنینیت ست از آنجا کہ سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین فرمودہ اند اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ و او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ[1] الی آخر و نیز کلمۂ شہادت دال بر آنست وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تخصیص بجائے عبدہ و رسولہ

ترجمہ: میں بشر ہوں مانند تمہارے وحی اترتی ہے طرف میرے [illegible] ۱۲

[1] پاک ہے وہ پروردگار جس نے شب میں سیر کرایا اپنے بندہ کو ۱۲

وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید باز دائرہ اسلام بیرون کشید و در تہلکۂ ابدی افتد
پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب و محبوب است
و مقلدان ایشان مردود و تقلید مجتہدان دین رضی اللہ تعالےٰ عنہم محمود
خطائی این بزرگواران امید ثواب دارد نہ موجب عذاب مجنون کہ انا لیلیٰ
گفت عند اللیلیٰ و عند الناس مرفوع واز دیگری نامسموع پس مسئلہ وحدت
الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت است کہ انبیا صلوات
اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بہ تبلیغ آن مستحق اند از آنجا کہ فرمودہ اند لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ آدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ۔ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوحٌ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِيفَةُ اللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُوسُفُ
صِدِّيقُ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوسٰى كَلِيمُ اللّٰهِ۔ و لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ عِيسٰى رُوحُ اللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط علیٰ ہذا القیاس
جمیع انبیا صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود
جمع فرمودہ اند۔ وہر دو را جزو ایمان گردانیدہ شخصے ازین ہر دو یکی را
فرو ریزد دست از ایمان خود بشوید اگر مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری
بودی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین ہرگز برخلاف آن حکم نکردی ای
جان من و ای یاران من تمام کلام مجید مملو بر اثنینیت است و تشریح
بر غیریت از آنجا کہ فرمودہ اند وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ط نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ط يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ط يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ الیٰ آخرہ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط اَللّٰهُ الصَّمَدُ ط لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط اینہمہ ضمائر راجع اند

سلہ اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے ہے اس طور سے کہ شان کو اس کے سزاوار ہے ۱۲
سلہ اللہ تعالیٰ نزدیک زیادہ ہے بیچ تمہیں شہرگ سے ۱۲
سلہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے تئیں
سلہ اے لوگو عبادت کرو تم تمہارے پروردگار کی جس نے تمکو پیدا کیا ۱۲
سلہ کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی ۱۲

دال بر وحدت وجود اند یا بر غیریت وجود الاثنان متغائران قضیۂ مقررہ
است قل بر ذاتی دال است و ہو اللہ بر ذاتے دیگر۔ اگر وحدت وجود بودے
گنجائش قل ہو اللہ نبودی پس سوال و جواب و ثواب و عقاب مبنی بر غیریت
وجود است نہ بر عینیت وجود اگر وحدت وجود بودے سوال از کہ شدے
و جواب از کہ طلبیدی بشارت ثواب کرا و خسارت عذاب کجا ای جان من
وای جانان من علماء اہلسنت و جماعت شکر اللہ تعالے سعیہم فرمودہ اند
حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنی آشیاء مختلفۃ الحقائق اند و ماہیات اینہا ن
قائم و دائم تبدل را در او راہ نیست۔ چنانکہ حقیقت آب سرد و نرم و
حقیقت آتش گرم پس ثبوت العینیۃ فیہا یخرج من عقائد اہل سنت والجماعت
ای جان من او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمود واللہ الغنی و انتم
الفقراء صم غنائیت ذاتی و ہیچ نیست صفاتی در احدیت راست محتاجیت
ذاتی و انکساریت صفاتی مر عبدیت را
ثبوت العینیۃ بین العبد والرب محال و فی معاملۃ الا بدیۃ زوال۔ ای جان
وای جانان من اینہم دلائل شرعیہ کہ شنیدی اگر راہ انصاف را پوئی و جان
و ایمان را آب شرع شوئی بیقین بدانی کہ مسئلہ وحدت الوجود و عینیت
عبد و رب حق نیست و نہ نفس الامری بلکہ نفس الامری غیریت و اثنینیت
است طرفہ تر معاملہ اینست با وجود غیریت و اثنینیت قول صاحبان ولایت
حق است کہ غیر حق را نمی بینند و نہ شناسند و نہ دانند و در دیدہ و
دانش ایشان رضی اللہ تعالے عنہم حق است پس حق را می بینند و حق را
می شناسند و حق را سپاسند از انجا کہ فرمودہ اند ؎

دیدہ غیر ترا نمی بیند یک قسم صد قسم ہزار قسم

دیگری می فرماید ؎

بوکہ بوئی بشنوم از بوئ او مست رفتم بی خرد در کوئ او

ثالثی می سراید ؎

دیدہ بکشا و جمال یار بین ہر طرف ہر سو رُخِ دلدار بین

رابعی می فرماید ؎

امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر ست در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست خاصۂ معنوی اید ؎

ہرچہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذاتِ حق بود اے بے خبر

اوست در ارض و سما و لامکان اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان

اوست پیدا و نہان و آشکار جلوہ گر وا است در ہر شی نگار

سادسے می فرماید ؎

ہر کہ ازین دیدہ درین دیدہ ندید دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود و ندید

ہر لحظہ کہ در شوق جمال تو شدم غرق جز روئے تو پیش نظرم جلوہ گری نیست

در صومعۂ زاہد و در خلوت صوفی جز گوشۂ ابروئے تو محراب دعا نیست

محبوب حقیقی و مرغوب تحقیقی را کہ در پردۂ غیب الغیب مستور و مسرور بود از سمع بہ بصر و از گوش با غوش آوردہ غیبیت را از غلبۂ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بنور بہ یبطش و بہ ینطق و بہ یتکلم و بہ یمشی متحلی شدہ بایمان شہودی و گمان وجودی خرسند اند بہترین استان ایشان اند و خوشترین زمان درویشان اند مقبولانِ خدا و محبوبان رسول خدا اند دین و دنیا از نفس نفیس ایشان قائم دا و ایشان در صلوۃ دائمی دائم۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

روضۂ خلد برین خلوت درویشان است مایۂ محتشمی خدمت درویشان است

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلتا ہے ۱۲

جرائت نهاده آنرا بر داشته در بحر ظلوماً جهولاً غوطه زد آنچنان ظلم بر نفس خود روا داشت
که بجز جهالت و نکارت از امانت چیزے دیگر نیافت بلکه حیرت را نقد وقت یافت
ای جان من وای جانان من از لطیفهٔ قلب تا لطیفهٔ قالب که مسمیٰ بسلطان الاذکار
است ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کند و در بحر فرحت ولذت چنان
غوطه زند که نه از خود اثرے دارد و نه از دیگرے خبرے ۔ ای جان من وای جانان
من لذت طعام دنیوی مختصر به مضغهٔ لسانی ولذات انعام اخروے منعقد بجسم
وجسمانی ؎

چون زبان گویا ست بر تو مو بمو مو بمو ذکر خدا را نیز گو

مو بمو که سالک از ذکر خدا استلذاذ میگردد نعمتیست از نعمتهای اخروی وخلعتیست
از خلعتهای ایزدی این را ولادت ثانی گویند ولادت اول از پدر وولادت
ثانی از شیخ باخبر آن موجب زندگانی ثانیه و این سبب حیات ابدیه ای جان
من وای جانان من او تعالے از قدرت کاملهٔ خویش از جمیع عوالم یکے عالم مثال
بین الشهادت والوجوب والارواح مانند آئینه تخلیق کرد با وجود یکه بود در وصورت
ها ئے همه موجودیست نور لطیفهٔ قلب در عالم مثال زرد نور لطیفهٔ روح سرخ ونور
لطیفهٔ سری سفید ونور لطیفهٔ خفی سیاه ونور لطیفهٔ اخفی سبز در انکشافات
این احقر نور لطیفهٔ نفسی مائل با بیضی و نور لطیفهٔ قالب برین فقیر چنان غالب
که چادر سرپائی از سر تا پاست و بجز بیان اسم ذات از هر بن مو مثل بوته ها
سفید که از لمعهٔ آن عالمی روشن ۔ اے جان من وای جانان من اگرچه
ظهور انوار دلیل است بر صفائی دل لیکن و الّا دلیل اقوی توجه الی الله است
و استقامت بر شرع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ۔ ای جان من
وای جانان من مولانا ئے رومی رحمة الله علیه می فرماید ؎

ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید بیشگمان صورت درو آمد پدید

ہر قدر کہ شمشیر باطن را باحدیت صرف مصقل کردہ مصفّی و متجلّی گردانیدہ ہما نقدر احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات و غرائبات را بیش دید مِنْ کُلِّ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ نَظَرُ الْوَحْدَةِ فِي الْكَثْرَةِ وَالتَّنْزِيهِ فِي التَّشْبِيهِ ہر گاہ جواہر احدیت بر شمشیر باطن پیداست کثرت آئینہ داری او خواست پس نمودار ی احدیت پیداست ای جان من ممکن در تشبیہ واجب در تنزیہ موسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السلام کہ سرآمد محبّان و عاشقان بودند معروض نمودند رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ جواب آمد لَنْ تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ ای موسیٰ تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نمی توانی بلکہ از خود درہائی وای موسیٰ تنزیہ صرف را کہ می بیند سرآمد محبوبان و برآمد معشوقان حبیب ما ست و رسول ما ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کہ این نعمت بے پایان و این دولت بیکران در او ودیعت نہادہ اند و این کرامت غیر او نبخشیدہ ای جان من ای جانان من این را بمثالی واضح و لائح میگردانم بگوش ہوش استماع فرمای آئینہ کہ زیر را می بیند بلا تشبیہ ذات او را ہم بیند و ہر کہ در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نمی بیند بغیر تشبیہ نمی بیند پس آئینہ احمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کہ تعین اول ست تنزیہ صرف را می بیند و غیر او صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم چہ انبیا و چہ اولیاء بغیر تشبیہ نمی توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ منشی از باغ سخن و اسرار شگفتہ از سخن و زمن اشارہ بہ تجلی صوری نمود از آنجا کہ ارشاد فرمودہ بیگمان صورت درو آمد پدید یعنی سالک در آن زمان بصورت خود متجلّی میگردد و بعین آن صورت مثال آن زمان بمیان آمد آئینہ قصیر باشد و باطل مرتفع باشد با ستطیل بہ بہا تش مرئی متجلی میگردید فافهم فَإِنَّهَا مَعَارِفُ دَقِيقَةٌ لَطِيفَةٌ شَرِيفَةٌ کہ در اینجا حلول و اتحاد نہ فہمید کہ آن

ترجمہ
تمامی عجائب و غرائب سے دیکھنا وحدت کا بیچ کثرت میں اور تنزیہ کا تشبیہ میں ۱۲

ترجمہ سلہ
ای پروردگار میرے دکھلا دے مجکو دیکھوں میں تیری طرف ۱۲

ترجمہ ملہ
ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو ای موسیٰ میرے کو ولیکن دیکھ تو پہاڑ کی طرف ۱۲

کفر و الحاد است ای جان من شئ که در مرتبهٔ ثانی ظهور میکند آنرا تجلی هم نامند
پس تجلی هرجا که ظهور کند بهر صورت که گیرد شئ از صرافت خود تجاوز نمی نماید. بلکه تجلی
بر صرافت خود می ماند ببین تاب آفتاب هرجا که افتد و هر صورت که گیرد در
صرافت و لطافت او نه می افزاید و کثافت بر او غالب نه می آید پس طالب
بصورت خود متجلی شدن بعید از نقل و عقل نه حافظ شیراز رحمة الله علیه میفرماید

ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم　　　ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من برای قوت قلبی ذکر کثیر و رابطهٔ شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی
که قوت ارض و سما در قلب مفهوم می گردد و بر هر عقده که متوجه میشوی از فضل
ایزدی حل میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک پامال
ای جان من وقتیکه قالب از هر بن مو ذاکر گردید و به التذاذ رگ و ریشه
فاخر مراقبهٔ احدیت که منزل اولست باتمام رسید منزل دوم مراقبهٔ
معیت است ای جان من وای جانان من هر ما تحت ظل مافوق خود است و ما
فوقش من حیث مجموعی خود مربی او و فیض بخشی او بر و پس ظل هرچه میگیرد از
اصل خود میگیرد هرچه می یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل الی
ما شاء الله تعالی باوجود این هر یک ظل و اصل را با ذات خاص نسبتی
خاص داده و جهتی باختصاص بخشیده پس طرق من حیث الوصل سه آمد یکی
از راه وصول که راه است و دیگر من حیث نسبت خاص که اقرب و شهنشاه
است و سوم من حیث تفصیل الاسماء والصفات هرچند راه سوم سیرهای
عجیب و نظرهای غریب دارد لاکن انتها ندارد و نیز در راه اول و ثالث
حصول مطلب است و در راه نسبت وصول محبوب فافرق بینهما
من دقة الاذکیاء و تحقیق المتبحر مولانا رومی رحمة الله علیه [illegible]

وحدت غوطه زن بود که فرمود ؎

مثنوی ما دگان وحدتست وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

و نیز سه وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط و وحدت منتهی
است و تطبیق که قال شیخ رحمة الله علیه بر احدیت و وحدت و واحدیت
دال است و مصرعه ثانی بایں معانی و قتیکه وحدت اول در وحدت ثانی
و وحدت ثانی در وحدت ثالث فانی گردید وحدت الوحدت که وحدت
وجود است بر منشاء ظهور چهره خود را کشود و نیز شیخ رحمة الله علیه می فرماید
که دکانهای جهان اشیاء متعدده و مختلف بسیار اند و دکان ما غیر وحدت چیزے
ندارد که در هر گوشهٔ خوشهٔ وحدت نهاده است و هر که بر دکان ما می آید وحدت
میخرد و وحدت می برد و خانهٔ خود را پر وحدت پر میکند و می گوید ؎

ز ساز مطرب ما پیر و این رسید بگوش که چوب و تار و صدا تن تن همه اوست

ای جان من و ای جانان من شیخ هرچند از ذات مجرده دم زن و در بحر
غوطه زن لیکن طالب در صحرای خاست و ناشستا پا در لنگ از این سوره
بان سو نمی یابد پس توجه کثیر بوجب عقده کشائی ذات بے نظیر نمیگردد و از
مقام لاهو گذشته بمراصم هو هم نمیرسد بلکه ذات را بتجلی صفات دیده
باحدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن به سبب نارسائی مجذوب افتادگی حال
و در غور تقلیل و قال سبب شغلش از تشبیه و مثال و از تعینات و اعتبارات لیکن
میفرماید و می گوید که گویا نَحْنُ ... وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ...
با ما است چنانکه با ایشان او تعالی منزه است از ان ذات نیز قال شیخ
و از قال شیخ به تامل با خود خیال کند با آنکه معیت او تعالی و او بی ... م ...
ذات خود و ذات ... ... می فرماید ؎

ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم :: ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من وای جانان من علماء معیت او تعالی بعلم او میدانند و فقرا بذات او که مکشوف و مشهود شان است و پیران ما رحمهم الله تعالی معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمة الله علیه

اتصالی بے تکیف بے قیاس — هست رب الناس را با جان ناس

ذکر نفی اثبات

ای جان من وای جانان من در مراقبهٔ احدیت ذکر اسم ذات و در مراقبهٔ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق که نفس را زیر ناف حبس کرده و لا را از آنجا برداشته تا به لطیفهٔ نفسی بکشد و اله را بر کتف راست تصور باید الا الله را از لطیفهٔ روحی و خفی و اخفی و سری گذرانیده بر لطیفهٔ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در هر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت نه دهد ذکر خیالی است نه لسانی نفس را بر عدد طاق فرد گذارد و بوقت گذاشتن نفس اسم مبارک محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم ضم نماید اگر حصر نفس ضرور نکند و الا بغیر حبس نفی و اثبات بکند و معنی کلمهٔ طیبه را یعنی نیست هیچ مقصودی بجز ذات پاک ملحوظ خاطر دارد و مفهوم متوسط که در کوچهٔ طریقت قدم نهاده نیست هیچ موجودی بجز ذات پاک و معلوم منتهی که از تمیز دم زده نیست هیچ معبودی بجز ذات پاک نفی اثبات ذکریست غریب و فکریست عجیب که هوش را فراموش میکند و محبوب را در آغوش خود میاراید [illegible] نشاید و مستی را بیفزاید هذا طوق مسکر فی عنق [illegible] هر قدر که فنا میکند بقا میبخشد [illegible] وقت غلوش بجنبش از ناف تا به تحت الثری فرو میبرد و سرش از لطیفهٔ نفسی سر بر آورده تا به فلک الافلاک و از فلک الافلاک تا بدایرهٔ امکان منتهی شده همه را بتحت لا آورده فانی میسازد پس سالک در بحر وجوب غوطه خورده غیر محبوب حقیقی و موجود خارجی دیگری نه

ـے بیند و نہ می شناسد و نمیداند بقول قایلی ؎

بدریای شہادت گر نہنگ لا برآرد سر ‌‌ ‌‌ تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

نوح کہ دانندۂ نفس الامری و یابندۂ عبدیت خویش و مخلوقیت درویش باوجود اصلیت و صفو کنایت از اثنینیت است در آوان طوفان تیمم کہ اشارت از وحدت وجود است فرض می گردد یعنی از غلبۂ احوال اصل مغلوب و مستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرو نشست و بقلبیت رخت بلیبت اصل برخاست و جائے خود گرفت نہ می بینی کہ بلبل باغ کہن و سرود زہین و زمن چہ می سراید آنا انا بشر مثلکم یوحی الی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید ؎

گرچہ قرآن از لب پیغمبر است ‌‌ ‌‌ ہر کہ گوید حق نگفتہ کافر است

ای جانِ من و ای جانانِ من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود وحدت وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ از وست۔ ای جانِ من و ای جانانِ من بگوش ہوش بشنو و منزل مقصود را براہ انصاف رو و در ہر امر دقیق شدہ صاف صاف شو وحدت وجود گفتن و شنیدن و دانستن ہمہ از عقل و نقل وحدت وجود گردیدن و شدن و بودن حسبیت بی نشان و زیوری است بیکران کہ غیر محبوب را نمی دہند محبوب مردی است کہ ہستی خود را فنا کردہ۔ قبائے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ و دیدہ و دانستش غیر وحدت نماندہ وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت می شنود ؎

زیور محبوب و وحدت آمدم ‌‌ | ‌‌ من بجز وحدت بکثرت نامدم

کثرت مخلوق را نادیده ام
من بجز وحدت دگر ناخوانده ام

وحدت محبوب دارم در کنار
وحدت محبوب یارم در کنار

ای که وحدت آمده ایمان ما
بر همان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جان جهان را پر کند
وحدتم هر دو زمان را پر کند

وحدتم از یار من دلدار من
وحدتم هر جا بود غمخوار من

وحدتم آرم ز جانان برخورم
وحدتم دارم ز جانان سرورم

وحدتم در وحدتم در وحدتم
هر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم هر جا بود مولای من
وحدتم هر آن بود سودای من

قبل ازین فرمود مولای زمان
شاد باد ارواح او در آن جهان

مثنوی ما دکان وحدت است
وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

من بجز وحدت ندانم هیچ شیٔ
من بجز وحدت نخواهم هیچ شے

وحدتے دارم نهان وظاهرم
وحدتے دارم از ان من طاهرم

وحدتم آمد قبای جان و تن
وحدتم آمد نهالی زان چمن

من چو طفلی مادرم وحدت نهان
چون شدم طفلا هر همان وحدتم عیان

من بوحدت شیر مادر خورده ام
من چه وحدت بر دهان آورده ام

ای شباب من ز وحدت شاد شد
این زمان پیرم از ان آباد شد

وحدتم در نزع جان من شود
وحدتم در گورستان من شود

وحدتم در حشر دارم پیش و پس
وحدتم در وحدتم این بس هوس

مسکن مسکین وحدت شد عیان
معدن مسکین وحدت بی نشان

حمد لله من کمال وحدتم
حمد لله من نشان وحدتم

حمد لله من شناسای وحدتم
حمد لله من پیالهٔ وحدتم

صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین بر پاست چون کہ اولیاء امت رحمۃ اللہ
تعالے علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند و راہ قرب راحی پویند حتے کہ
وصل عریان میجویند بجائے میرسند کہ غیر جمال محبوب حقیقی و کمال مطلوب
تحقیقی دیگرے مشہود نمی گردد و در نظر بصیرت محمود نمی آید واصلے
می فرماید ؎

در بزم وصال تو بہ ہنگام تماشا — نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ در پیش ست با وجود بود خود را نابود
کردہ گوہر موجودیت را نثار بر جمال یار می سازند و مشاہدہ دلدار می
باشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او پس ماسوی اللہ موجود لیکن
در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب است نمود ستارہ
پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت است با وجود موجودیت ستارہ بمعدومیت
رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے
و سالکے ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان — آن ابو الوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابو الوقت غالب شاہ بازی ست
کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبیین با شہود آفتاب ستارہ ہا را ہمے
بیند و می گوید وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس اللہ
موجود ست و ماسوی اللہ نیز و این دید تحقیقیست نہ تقلیدی نہ احوالی
بلکہ نفس الامری ای یار جانی و ای عاشق لاثانی چون کہ در مراقبہ معیت
پردۂ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بیتابی و
بیہوشی صدائے عاشق زار است ؎

عاشقانرا سه نشان است ای پسر — آه سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاهری نمودار این نشانیست پس عاشق صادق که در تجلی

موتوا قبل ان تموتوا مستغرق است نشانهای مسطوره را مستحق است

ترجمہ: مرو قبل اس کے مرنے کے

ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچه در مراقبهٔ احدیت سیر از فیض ذاتی

است که مستجمع جمیع صفات کمالات است و منزه عن جمیع نقصانات لاکن

توجه سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق است و مورد فیض لطائف

سبعه حافظ شیراز رحمة الله علیه می فرماید ؎

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل است — جانان مگر این قاعده در شهر شما نیست

یعنی جانان من جمیل مطلق است و موصوف بصفات برحق تیمار غریبی لازم

آن جمیل و الحق که تیمار غریبی را بجز ثبوت حقیقی و استغنا ذاتیه حقیقی هیچ جا نمی

رسد ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچه مقامات بیچونی و منازلات بیچونی

نظر بیچونی غیر منتهی لاکن بنظر سالک منتهی مولانا رومی رحمة الله علیه ست

باده بیچونی می فرماید ؎

گر بریزی بحر را در کوزهٔ — چند گنجد قسمت یک روزهٔ

لهذا پیران را رحمة الله تعالی علیهم ارشاد فرموده اند در مراقبهٔ احدیت

توجه سالک که بطرف فوق بود مشغول شده رها از تشویش جهت تا بیگو یاد از

مراقبهٔ معیت را با تمام رسانیده مولانا رومی می‌فرماید ؎

من چه گویم هوش دارم پیش و پس — گر نباشد نور یارم هم نفس

نور او در یمن و یسر و تحت و فوق — بر سر و بر گردنم چون تاج و طوق

ای یار جانی و ای عاشق لاثانی مرتبهٔ نبوت که اقرب ترین مقامات است

مر با فیض شیخ ذات محبت که اعلی ترین تعینات است مرتبهٔ ولایت که

فنا و بقاے افعالی و صفاتی است ما تحت مرتبه نبوت ظل نبوت است پس
ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنا [illegible] است پس پیران ما رحمة الله
تعالی علیهم مراقبات لطائف خمسه [illegible] ثانی که دائره ظلال
اسماء و صفات است و ظهور صفت [illegible] هم درانجا است می
فرمایند۔ مراقبۂ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیه الهیه فیض می آید بر قلب

مراقبه لطیفه قلبی

مبارک حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم و از آنجا
فیض می آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیه السلام و از آنجا فیض می آید
بواسطۂ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب
من وقتیکه از غلبات احوال افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم
یافت و خطرات غیر غیر مفهوم و غیر معلوم حتی عمر هزار ساله بر سینه بیت

غیر تو هرگز ندارم اے خدا — پس چه چیز در دل گذارم ای خدا

درینوقت از دولت فناے قلبی مشرف گردید و بقاے لطیفۂ قلبی که
جمال افعال حقیقی ولایت این لطیفه زیر قدم مبارک حضرت آدم علی
نبینا و علیه السلام است پس درین زمان سالک ذی [illegible] الخلقت
آدمی المشرب مشرف گردید۔ مراقبۂ لطیفۂ روحی از تجلیات صفات

مراقبه لطیفه روحی

ثبوتیه الهیه فیض می آید بر روح مبارک حضرت محمد رسول الله صلی الله
علیه و آله و صحبه و سلم و از آنجا فیض می آید بر روح مبارک حضرت نوح
و حضرت ابراهیم علیهما السلام و از آنجا فیض می آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطۂ روح مبارک پیر من بر روح من چون سالک بیچاره
درین وقت که ابن الوقت است از سکر وقت صفات خویش و صفات جمیع
ممکنات را مسلوب و غیر منسوب می بیند لیکن [illegible]

وقتیکہ جمال صفات اللہ کہ کمالش لا ھو و لا غیرہ است متجلی گردد
هذا البقاء روحی ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت ابراہیم علی
نبینا و علیہ السلام است پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب
آید آن را ابراہیمی المشرب گویند - مراقبہ لطیفہ سری از تجلیات شیونات
ذاتیہ الٰہیہ فیض می آید بر سری مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ و صحبہ و سلم و از آنجا فیض می آید بر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام
و از آنجا فیض می آید بواسطہ سری مبارک پیران کبار و بواسطہ سری مبارک پیرمن
بر سری من وقتیکہ سالک گوہر وجود ظلی و وہمی را بر جمال محبوب خاکی نثار
کرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید - بیت

جملہ عالم خود عرض بودند تا   اندرین معنی بیامد ہل اتی

هذا فناء سری است و دیدن جمال یار در ہر بار در سر و اظہار شہود
لہ هذا بقاء سری است ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت موسیٰ
علی نبینا و علیہ السلام است ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب
آید آن را موسوی المشرب میگویند - مراقبہ لطیفہ خفی از تجلیات صفات
سلبیہ آلہیہ فیض می آید بر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ و سلم و از آنجا فیض می آید بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی
نبینا و علیہ السلام و از آنجا فیض می آید بواسطہ خفی مبارک پیران کبار و بواسطہ
خفی مبارک پیرمن بر خفی من [illegible] عاشق لاثانی ظہور تجلیات
از صفات [illegible] لیکن از آنجا [illegible] ثانی
[illegible] لاثانی است بیت
[illegible]

مراقبہ لطیفہ سری

مراقبہ لطیفہ خفی

هذا فناءِ خفی و در آن فنا خلعتِ بقا یافتن بشرٰی لہٗ ہٰذا بقاے خفی
و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام است پس سیر کرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب میگویند

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ از تجلیات شان جامع الٰہیہ فیض می آید بہ اخفیٰ مبارک
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و از آن جا فیض می
آید بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیران کبار و بواسطۂ اخفیٰ مبارک پیر من بر اخفیٰ من
مولانا رومی می فرماید مصراع ؎ او جمیلست و یحب للجمال ؛ یعنی شان
جامع مطلق کہ جمال حق است آئینہ جمال محمدی را رو بروے خود کشیدہ
نظارگی جمال و کمال خویش میفرماید کُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَ
اَنَا اَطْلُبُ رِضَاءَكَ ؛ خوشا نصیب گرفتاران رضاے محمدی و آشنایان
گیسوے احمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ می فرماید بیت ؎

جود می جوید گدایان و ضعاف ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف
روے خوبان ز آئینہ زیبا شود روی احسان از گدا پیدا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمرۂ خوار شجرۂ معنی کہن اند از جود ذات
احد و از گدایان ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ ملبس بہ
لباس عبدیت اند متصف بالفنائیت فرمودہ اند یعنی محبوب حقیقی آئینۂ ذات
محمدی را رو بروے خود کشیدہ و در وے کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ
اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت فناء
لطیفۂ اخفیٰ گذشتن از اخلاق ذمیمہ و دیدِ خود ست و بقاے او متخلق باخلاق
حمیدہ یعنی اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بشرٰی لہ ولایت این

لطیفهٔ زیر قدم مبارک حضرت محمد صلعم رسول الله صلی الله علیه وآله وصحبه
وسلم ست پس هر کرا احوال این لطیفه از لطائف دیگر غالب آید آن را
محمدی المشرب گویند۔ مراقبهٔ اقربیت ای جانِ من وای جانانِ من
لطیفهٔ نفسی خلاصهٔ عالم خلق که مهجور از حق است که در ستی و دنائت و خساست
که دامنگیر حال خود دارد از قیل و قال بیرون است حتی که دم انا الموجود میزند
وسر آن انانیت را بفلک الافلاک میرساند بلکه از آن هم بالاتر رود ومیگوید
که انا معبود و انا موجود بیچ جانے او صاحب طریقه رحمهم الله تعالے
در وسط پیشانی قرار داده سه دائره و یک قوس در وی متضمن فرموده اند دائره
اوّل را از مستعملهٔ اقربیت صاف می فرمایند بایں طریق من در دائره اول
هستم که دائره اقربیت است نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد
الله تعالے نزدیک تر است بمن از من آن ذات فیض می آید بر لطیفهٔ نفسی
من مع دائره اوّل مع لطائف خمسه عالم امر سعدی شیرازی رحمة الله علیه
این قال را بر حال خود دال فرموده اند بیت

دوست نزدیک تر از من بمن است این عجب تر که من از وی دورم

من که دم انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرور است و بر رگ دیگر میفرماید

بیت

نحن اقرب دو الیه آمده است دور افتاده تو از نپخته یار
بیار قریبی که غبار در دل تست حجاب او دیدن ای یار جانی واسے
عاشق الانانی عیبناک مثل نفس ذوقی ندارد هر چه دارد از اصل خود دارد
ولهذا قال الله الکریم فی کلامه القدیم نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد پیران ما رحمهم الله تعالے از حبل ورید ذات سالک

تقریر فرمودہ اند ہر چندکہ وجودش وجود ظلی است لیکن در عدم نمودے بود پیدا
کردہ است پس او کہ متصف بذات و صفات ست ہمہ مستعار از موجود خارجی
است کہ محبوب و مطلوب اوست لاجرم محبوب خارجی و مطلوب حقیقی
نزدیک تر از ذات آمد کہ فرمود نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط
سبحان اللہ مرتبہ اقربیت عجب مرتبہ ایست عجیب و غریب کہ توحید وجودی
و اتحاد شہودی را در پس انداخت چرا نہ اندازد کہ این شہود و شہود نبیین
علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام و آن دید دید تابعین رزقنا اللہ
تعالیٰ من انوارہم بحرمت محبوبہ محمد و آلہ و صحبہ
اجمعین آمین ط
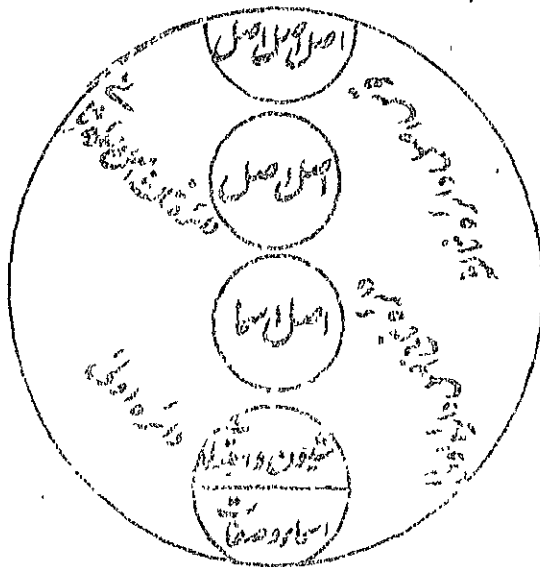
در مراقبہ احدیت و در مراقبہ معیت ذکر خیالی بود ـ از مراقبہ اقربیت ذکر
لسانی کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم می کنند ـ
ای یار جانی و ای عاشق لاثانی وقتیکہ عقد محبت در میان نباشد محبت
چہ کار آید و اقربیت چہ ثمر بخشد لہذا ورد فی القرآن الشریف یحبہم و یحبونہ

پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت را ولایت صغریٰ
و ولایت ظلیہ و ولایت اولیاء می فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا مراقبۂ
اسم باطن ولایت کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت ملائکہ انبیاء می فرمایند و
مراقبۂ اسم باطن را ولایت علیا میفرمایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیق
ایشان عنصر خاک نیست۔ لہذا فیض ایشان را منحصر بر عناصر ثلاثہ است
سوائے عنصر خاک کہ آن تخصیص بحضرت آدم است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام ؎

خاک شو خاک تا بروید گل — کہ بجز خاک نیست مظہر کل

یعنی خاک مظہر جمیع کمالات ذاتیہ و صفاتیہ و افعالیہ است و مرکز جمیع
تعینات و اعتبارات۔ ای یار جانی و اے عاشق لاثانی در مقامات سابقہ
محبوب متحلی بصفات و متجلی بکمالات بود کہ محب را در گرداب التذاذ و
اشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے وصل عریانی در گوشش دادند
کہ قدم در بحر حیرت و نکارت گم شو این فیض مخصوص بمرتبۂ نبوت است
و قطرۂ مرتبۂ نبوت از ہمہ کمالات ولایت افضل و اعلیٰ است چرا افضل
نباشد کہ آن متعلق بہ کسب است و این متعلق بفضل شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا
پس پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ مراقبۂ کمالات نبوت را باین طور ارشاد
می فرمایند آن ذات کہ منشا است کمالات نبوت را مبرا است از جمیع اعتبارات
سابقہ و مبرا است از ہمہ تعینات از ان ذات فیض می آید بر عنصر خاک من
مع عناصر ثلاثہ۔ بعد از ان مراقبۂ کمالات رسالت۔ ارشاد میفرمایند
آن ذات کہ منشاء است کمالات رسالت را از آن ذات فیض می
آید بر ہیئت وحدانی من۔ اے یار جانی و اے عاشق

مراقبۂ کمالات نبوت

فرق ہر دو پیروں کے

مراقبۂ کمالات رسالت

منکشف میگردد بعد ازآن مراقبۂ حقیقت صلوٰۃ ارشاد میفرمایند آن
ذات کہ حقیقت صلوٰۃ است کمال وسعت بیچون حضرت ذات ازان ذات
فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من . از حدیث شریف أرِحنی یا بلال
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کمال صلوٰۃ ہویدا می شود کہ درین نشاء مصلی را
راحت اخروی مستغرق ومستہلک میگردد الحمد للہ علی نعمائہ . بعدہ ازان
مراقبۂ معبودیت صرفہ . ارشاد میفرمایند آن ذات کہ معبودیت
صرفہ است ازآن ذات فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من ذکر حقایق
الالہیۃ ط . بعد ازآن حقایق مرسلین است صلوات اللہ تعالیٰ علی نبینا
وعلیہم اجمعین . بعدہ ازآن مراقبۂ حقیقت ابراہیمی ارشاد می فرمایند
یعنی آن ذات کہ منشاء است حقیقت ابراہیمی را آنسبت ذات بذات از
آن ذات فیض می آید بہ ہیئت وحدانی من دراین جا خواندن درود کہ
در التحیات خواندہ می شود ترقی می بخشد . ای یار جانی واے عاشق لاثانی
حقیقت صرفہ حق سبحانہ تعالیٰ الیہ و شریعت کہم وعظم اطلاق جوہر پرواز شکی
عبارت است از سیر را جہت بیت تا آن مقام عالی . آن را منقسم کردہ اند یکی را
ذاتی و دیگری را بذات دیگر علا فرمودند پس مساوی المحبت را مرتبہ
خلیل میفرمایند ودیگر را دوست میدانند وآن خلعت خاص بر قامت
حضرت ابراہیم خلیل اللہ بالتبع پوشانیدند صلوات اللہ تعالیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام . وقتیکہ محبت از یک جانب غالب آید ویار از دست مستانہ
بیرون کشد لبشری لہ آنرا از مرتبہ محب سرفراز می فرمایند آن مقام
پس مقام عالی ست خلعت آن بر قامت حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
بالتبع پوشانیدہ اند لہٰذا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام در تکلیم مادر

مراقبۂ حقیقت صلوٰۃ

راحت پہنچا مجھکو اے بلال ۱۲

مراقبۂ معبودیت صرفہ

ٹھنڈک میری آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲

ومن کلامہ الشریف مدظلہ

وزاد فیضہ

صد رفیق ہو سکا نوش عین ہو سکے ‖ شرب حسن کا یار کو منظور ہے

جو ہو سکے انہیں محبت صاف شفا ‖ ہم ذوق اس سے کا یقین مقصود ہے

رسالہ موسوم بہ

رمز محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ط ای یار جانی واے عاشق لاثانی الٓمّٓ این حروف مقطعات اند کہ بین المحب والمحبوب وبین العاشق والمعشوق رمز لیست واسرارلیست کہ غیر او شان را ازآن خبرے نیست واثرے نیست -

چنانچہ صاحب حالے میفرماید بابیت ؎

میان عاشق ومعشوق رمزلیست کراگا کاتبین راہم خبر نیست

این آن اسرارلیست کہ ہرچہ بر قلب عاشق می گذرد وبزبان حال روبروے قلب معشوق مے سراید وآنچہ بر قلب معشوق میگذرد بزبان حال روبروے عاشق میگذارد وہریک غوطہ زن در بحر رمز یکدیگر می باشد ولذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیر اسرار گفتن مولانا

شیخ معروضہ میکند از فنا و بقا و واردات و الہامات و انوارات و تجلیات
و دوام توجہ و اضمحلال و استہلاک و از عروج و نزول و از قبض و بسط

ع

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست بوسہ چند بیامیز بدشنامی چند

و مشاہدہ و معائنہ و سیرِ آفاقی و سیرِ انفسی و انوار ملائکہ و انوار الٰہیہ و انوار
محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و انوار شیوخانِ ہر طریقہ لمعات سکوت
کمون و بروز و کشفِ قلوب و کشف قبور و نسبت و حضور و آگہی ہمہ ہا
از زبان حال روبروے قلب شیخ باکمال معروضہ میکند و قلب شیخ در ہر
امر حکم موافق استعداد او میکند و میگوید کہ خبردار و ہوشیار باش ہرگز
دم از ہستی مزن ورنہ دم تو مثل منصور کشیدہ شود چہ خوش میفرماید
حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت ع

پیر میخانہ چہ خوش گفت بہ دُردی کشِ خویش
کہ مگو حالِ دلِ سوختہ با خامے چند

یعنی حالِ دل کہ از دل بر زبان رسید متبدل بقال گردید حتیٰ کہ حال
جعل صریح گردید حال حال ست قال قال مثل خورندہ نبات و دانندہ
نبات و فہمندہ نبات و خوانندہ نبات شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا و قتیکہ از زبان
صاحبِ حال بسمع خامے چند رسید نہ حال ماند نہ قال ماند بلکہ فتنہ در
زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ع

ترجمہ
فرق ہیچ
میں آن
دونوں کے

عاشق مستی اگر بیخود و باکار باش بیخبر از خویش شو باخبر از یار باش
خلق اگر پرسدت کیستی و چیستی ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربانت پیران ما شویم کہ مجلس سکوت در طریقۂ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ

رساله موسوم به

جلوهٔ محبوب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین
محمد وآله وصحبه اجمعین. اما بعد بر صوفیان عالی مقام و
محبان خیر الانام صلعم معنی حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان
اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و
مرغوب تر از مرغوبان است مثل محبوب ذاتی ظهور خود را محبوب صفاتی
که فرمود فاحببت ان اعرف یقین که پری رو تاب مستوری ندارد
پس خود بخود ظهور نمودن منافی ناز و غمزه است محبوبان و پری رویان
نقاب از چهرهٔ خود برنمیدارند که نازشان دامنگیرشان است موافق قول
حافظ شیرازی رحمة الله علیه بیت

معشوق چون نقاب ز رخ برنمی‌کشد   هر کس حکایتی به تصور چرا کنند

ذاتیکه نقاب از چهرهٔ مجهولی برکشیده محبوب او گردید پس ذات محمدی
صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم مقابل الذین شده پردهٔ غیب الغیب
را از رخ محبوب برکشیده محبوبیت چون را بر منصهٔ ظهور نشانید محبوب
المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبت گشت که بظهور داشت بذات محمدی
صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم منسوب ساخت لهذا از نظر کشفی پیران طریقی

تعالیٰ عنهم حسبِ حقیقۃ تعینِ اول مکشوف گردید بمجرد ظهور کنز ذاتی حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در رسید باوجود حضور از زیور آگاهی واز زیور نسبت حبِ ذات محبوب را هم زین ساختند بیت

نسبت آن چیزیست گویم مدح او　　تا قیامت کم نگردد شرح او

حضور و آگاهی و نسبت این همه احوال اند که تحقیقش و تدقیقش از حیطۂ تحریر و تقریر بیرون است الاصاحب احوال مبدا اند و سے فهید و در بحر التذاذ ملتذذ و مستغرق میگردد و باوجود این همه حال حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

این قال میفرماید بیت ؎

مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز　　ورنه در محفلِ رندان خبری نیست که نیست

نکتۂ عجیب و غریب بشنو بالتشبیه آئینه که خود را مقابل زید گردانیده از از چشم ظاهری خویش نظارگی جمال زید نمود به مجرد نظارگی آئینه محبت زید جوش زن شده باطن آئینه را از جمالِ خویش جلوه گر گردانیده از اسرار های عجیب و نکته هائے غریب سرفرازش ساخت زهے سعادت و زهے نجابت و زهے کرامت پس آئینه جمال باکمال چهرهٔ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقابل ذاتِ احدی گردیده جمال بیچون را از چشم ظاهری خویش نظارگی نموده در مجرد بدایه یار مستهلک و مستغرق گردید وقتیکه دلدار دلدار یار است دل یار را از جمال خویش منور و مشرف گردانیده ارشاد فرمود لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ مراد از مومن ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است چنان ایمان بر وحدانیت محبوب حقیقی آورده اند که تمام جهان را ذر واحدانیت محبوب حقیقی غرق فرموده اند الحق قول صاحب حق بیت ؎

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے — میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے

ہوش دار و گوش را بر آن آر زید بر صرافت خویش و آئینہ بر جائے خویش در اینجا نہ حلول ست و نہ اتحاد لیک درویش بے خویش کہ مغلوب الحال است تمیز زید و آئینہ از نظرش ساقط لہذا باین قول فاخر ابیات

من بجز وحدت ندانم ہیچ شئے — من بجز وحدت نخواہم ہیچ شئے

وحدت محبوب دارم در کنار — وحدت محبوب یارم در کنار

ای کہ وحدت آمدہ ایمان ما — بر ہمان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جان جہان را پر کند — وحدتم ہر دو جہان را پر کند

وحدتم از یار من دلدار من — وحدتم ہر جا بود غمخوار من

وحدتم آرم ز جانان بر خورم — وحدتم دارم ز جانان بر سرم

وحدتم در وحدتم در وحدتم — ہر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم ہر جا بود سودائے من — وحدتم ہر آن بود سودائے من

باز آمد بندۂ نگبخت — بر سر مطلب ز ہجران سوخت

مطلب این است کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص کہ حبیب اللہ را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم بذات اللہ جل جلالہ و جل شانہ بود ظل آن حضور و آگاہی و نسبت خاص در آئینہ سینہ بے کینہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منعکس گردید این مقام بس عالیست کہ مسمٰی بقرب نبوت است پس صحابہ رضی اللہ عنہم موافق محبت خویش و استعداد خویش حضور و آگاہی و نسبت خاص بذات حبیب اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم داشتند و بہ ذریعہ آن فضیلت و عظمت و قربیت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب بکیطر

در حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم یکطرف لہٰذا
آن سرور صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم در شان آن ذات عظیم الشان ارشاد
فرمودہ اند لَوْ وُضِعَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ کَفَّۃٍ وَّاِیْمَانُ جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ
فِیْ کَفَّۃٍ اُخْرٰی لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ پس حضور و آگاہی و نسبت
خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی
اللہ تعالے عنہم گردید لہٰذا وَلَہٗ فَضْلٌ کُلِّیٌّ عَلٰی کُلِّ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ طریقہ خاندان عالی شان خواجگان نقشبندیہ رضی
اللہ تعالے عنہم منتسب بآن جناب گشت حضور و آگاہی و نسبت خاص این اکابر
الٰہی حضور و آگاہی و نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہم آمد لہٰذا طریقہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم
بجہت نسبت صدیقیہ رضی اللہ تعالے عنہ افضل و اعلیٰ و اقرب و اوفق
احکام آمد لَا رَیْبَ فِیْہِ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بالصلوات والتسلیمات علیٰ
رسولہ شفیعنا و آلہ

وَ صَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

تمام شد جلوہ محبوب

رسالۂ موسوم

بہ

طریقِ محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ ای برادر جانی و اے عاشق لاثانی شیخ شرخوار باغ کہن و اسرار دار زمین و زمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش می سرایدکہ می فرماید قولہٗ قول محمدی بشنو صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و راہ محمدی برو صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و روی محمدی ببین تا برسے بمنتہا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم قول محمدی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از دل و جان بشنو آن چنان بشنو کہ از رگ و ریشہ مثل تنن تنن تنن اللہ اللہ برآید حتےٰ کہ محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید کہ جرعۂ شراب ھو ھو را بنوشانا تاکہ صوفی تام بر بام ہستی خود قدم نیستی نہادہ بگوید ؎

نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم

راہ محمدی الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والحج کہ برای شریعت اوست صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم برو آنچنان برو کہ فرضات و وجبات و سنن و مستحبات شان را فرو نگذاشتہ در بجا آوردے او مستغرق

وستہلاک شو رو سے محمدیؐ بہ بین تا برسی بہ منتہا روئے محمدیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم محب و محبوب است بلکہ محبوب بے صرف است بچشم الیقین بہ بین تا برسی بمنتہا منتہاے صوفیان عالیمقام مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ کہ ہست بآن برسی۔

الٰہی بحرمت روئے محمدیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بارئہ صوفیان صاف دل کہ نظارگی جمال محمدیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم را در آئینہ دل می کنند بگردان آمین ثم آمین ثم آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد

رسالہ
طریق محبوب

رسالۂ موسوم

به

دیدار یار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بیت:

من رآنی فقد رأی الحق — از چه رو گفت احمد مختار

عین القضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکان طریقت و اصلان حقیقت استفسار مینمایند و سوال می‌کنند رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم رویت محبوب حقیقت تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوش هوش استماع نمایند احدیت مجردہ که در ذات خود غنی الغنی و در ناز مستغنی است یا هوتست می نامند پس نظر یار از پردۂ ناز بعلم اجمالی افتاد آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم قرار دادند این مرتبہ را وحدت و لاهوت نیز فرمایند و حقیقت الحقائق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لاثانی بعلم تفصیلی افتاد حقائق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز همینا و احدیت و جبروت رو گشود این هر دو تعین را در مرتبہ وجوب ثبوت می نمایند و مرتبۂ ثالثہ را عالم ارواح و ملکوت و مرتبۂ رابعہ را عالم مثال و مرتبۂ خامسہ را عالم اجساد و ناسوت می فرمایند

یاد یار و فناے کامل بود مرتبہ یقین کہ ذات احدیت را دید ازین جہت
آن سرور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ارشاد فرمودند مَنْ رَآنِی
فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار ازین تحقیق روشن گردید کہ
رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و صحبہ وسلم رویت ذات است افکار
عقول اولیاء اللہ رحمة اللہ علیہم درین راہ سرگردان است غوطہ زن
این بحر اسرار کہن فیض بخش زمین و زمن جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم
قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ از تحقیق
دقیقہ قرب الہی را فرو نگذاشتند و انکشاف کردند و فیضش را عام نمودند
و ہمہ اہل جہان را سیراب فرمودند یعنی تمام جہان را سر سبز و سیراب فرمودند
ازین جہت پیران پیر دستگیر و پیران پیر شدہ اند یعنی صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم
از دیدار جمال محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہمہ آن و ہمہ زمان
مشرف شدہ بخلعت مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان
اللہ رویت جمال محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و صحبہ عجب نسبت عجیب
و خاصیت غریب کہ فناے اصل الاصل را حاوی است و بقاے
سرمدی را موجب است نفوسہم رضی اللہ تعالے عنہم فانی در اصل و
باقی در وصل و غیر ہم را فناے ظلی و بقاے نفلی لہذا ہیچ ولی رحمة اللہ
علیہ کہ بمرتبہ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است بمرتبہ صحابی
رضی اللہ عنہم نمیرسد ھٰذا وَتَحْقِیقُنَا مِنْ عَقَائِدِ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَالْجَمَاعَةِ رضی اللہ تعالے عنہم مذہب اہل سنت و جماعت نسبت
عجیب و غریب کہ در ہر امر بنفس الامر رسیدہ حکم فرمودہ اند لہذا
راہ ایشان رضی اللہ تعالے عنہم صراط مستقیم آمد ہر کہ ازین راہ

گردانید خود را در خسارت ابدی رسانید جواب ثانی از خواجگان نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ لا ثانی است بگوش ہوش استماع فرمایند ذات محبوب ورا الورا که بود در بود موجود در موجود و محجوب در و جوب غنی الغنی و از ہمہ مستغنی و در پردۂ کبریائی و بے نیازی ہست در ہست ناز در ناز ہست در ہست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بلبیت

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل است جانان مگر این قاعده در شہر شما نیست

ذات مطلق بمقتضائے كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ محبت ذاتی جوش زن گردید حسنے کہ از آن نمودار شد حب صرف تعین اول قرار یافت حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشا و مبدا محب و محبوب خود است و آن متضمن بہ حقیقۃ الحقائق است دائرہ الہیت و مرکزش و نقطہ وش حقیقت احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشا و مبدا او محبوب خود است و آن نیز دائرہ الہیت مرکزش نقطہ اش حب صرف است تعین اول و آن مرتبہ الہیت از مراتب احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و جزئیت از قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پس بالتشبیہ ہیولی مقابل کلال باشد و در دست کلال حب صرف مقابل لا تعین و در و بر و سے او و آئینہ داری او پیش ہر دو شاہد یکدیگر بلا ظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار و ہیئت محبت عین روبیت محبوب و روبیت محبوب عین روبیت محب از این جہت آن سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ عاشق و کاملے و صاحب اسرار سے چہ خوش می سراید ؎

ہم کوزہ و ہم کوزہ گر و ہم گل کوزہ یعنی روبیت کلال و روبیت کوزہ و

ترجمہ سکتا ہیں خوا ہ پوشیدہ ہو دوست رکھا ہیں نے اس بات کو کہ پہچانا جاؤں ۱۲

نبوی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و با از آلِ مصطفوی صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم این قدر استدادِ زمانہ در سعادتِ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ
رَأَی الْحَقَّ نہ کشیدہ اند ازین جہت از خلعتِ افضلِ بشری سرفرازی یافتند چرا افضل
البشر نشوند کہ تمام عمر در رؤیتِ حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت و کرامت
و نجابت از حق تصدیق بر حق رسید باوجود معیت زمان دنیوی از خلعت معیت
اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلی اللہ تعالے علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سبحان اللہ این چہ مرتبہ ایست و چہ
قرابیست کہ موجب غبطۂ انبیا و اولوالعزم علی نبینا و علیہم السلام ست آی یار
جانی وای عاشق لاثانی شجرہ طیبۂ خواجگانِ نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم
کہ منسوب بآن ذات عالی ست سیراب از آب مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ
شاداب و کامیاب از نسیم نسبت صدیق بر حق ست کہ مثمرہ فنائے اصل
الاصل و مخبرہ بقائے وصل الوصل لہٰذا طریقۂ این اکابر رحمۃ اللہ علیہم اقرب
وَاَسْبَقُ وَاَوْفَقُ وَاَوْثَقُ وَاَسْلَمُ وَاَحْکَمُ وَاَصْدَقُ وَ
اَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَرْفَعُ وَاَکْمَلُ آمد کسے را جائے ریب و شبہ
نیست و نماند اگر کسے ریبے و شبہی درمیان آرد و یا بر زبان راند روبروئے
او داستہ لیستہ این اشعار مبدأ الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز
خواندہ آید۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعن قصور حاش للہ کہ برآرم بزبان این گلہ را
ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را
اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ زیادہ بر ارباب صفا

وبعد صفا باد بجاہ متۃ النبی وآلہ الامجاد ط

تمت رسالہ دیدار یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلّیٔ دلدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰة والسلام علیٰ خیر
المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان ای یار
جانی واے عاشق لاثانی اللہ موجود بوجود الزائد وموجود
بوجود الظاہر لیس موجودیت او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت
مطلق را جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آئینہ داری نمودہ
از خلعت موجودیت مقیدہ سرافراز گردید درینجا نکتہ ایست باریک کہ مثل آفتاب
بر صوفیان عالیجناب روشن تر از آفتاب وہویدا تر از ماہتاب است رؤیت
جمال موجود مقید کہ جمال محمدیست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عین
رؤیت کمال محبوب مطلق کہ ذات احدیت یقین کہ لطیفت و نظیفت جزئیت
را قبول نمیکند مانند نور آفتاب ومہتاب بلحاظ مکانیت متعددہ خیالی
جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر وحدانیت جزئیت ندارد ہیچ رو
نور آفتاب مکانی بیقین کہ رو بینند تمام نور آفتاب نیست عجیب تر از شیخ
عین القضات رحمة اللہ علیہ با وجود الہام پیدا نیست ولیکن ہیچ بندہ و تحی فرماید

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ

از چہرہ گفت احمدؐ مختار — و نیز این معما را بمثلے واضح و لائح
میگردانیم بگوش ہوش استماع فرمایند زیدکہ در خارج موجودست بوجود مطلق
و در آئینہ بوجودِ مقید بمجرد نظارگی وجود مقید نظارگی وجود مطلق مے شود
مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ — بہر این گفت احمدِ مختار
و دیگر دلیل نیز بہ بداہت میداریم و صوفیان جہان را بر آن مے آریم
نور عینین کہ در ذات خود واحد است رؤیت نور عینین واحد رؤیت کل نور
ست نہ جزو آن قس علیٰ ہذا سماعت اذنین و قوت یدین ؎
مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ — بہر این گفت احمدؐ مختار
این اجمال ست و تفصیلش و جواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ
بر مشاہدہ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفہ صاحبان ذی انعام ست

بَیِّنُوْا وَبَشِّرُوْا

تمت رسالہ تجلی دلدار

رسالہ موسوم

بہ

امر معروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُجْتَبٰی بیت نصیحت گوش کن جاناں

که از جانان دوست تر دارند ؛ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را
بعدهٗ ای یار جانی و ای عاشق لاثانی او سبحانہ تعالےٰ نقد ایمان را که در کیسۂ
دل و جان تو نهاده است و خلعت ولایت عامہ را در بر پوشانیده عجب نعمتیست
عظیم و دولتیست جسیم بیت۔

گر بر تن من زبان شود هر موئے ۔ یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

پس شکر این دولت عظمیٰ بچه زبان بیان و بچه سان عیان کرده آید
بمقتضائے آیۂ شریفه لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ شاکرین
نعمت را او سبحانہٗ تعالےٰ از ولایت عامه گزرانیده بولایت خاصه میرسانید
و از ولایت خاصه بزینۂ شکر بتکمل قرب محمدی و احمدی صلی الله تعالےٰ علیه
و آله و صحبه وسلم میرساند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ای یار جانی و اے
عاشق لاثانی این نعمت عظیم که بتو عنایت فرموده اند محض فضل ایزدیست
نه کسب را در و دخلیست و نه علت را در آن اثریست بیت

اے خدا قربان احسانت شوم ؛ این چه احسانست قربانت شوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ که حق سبحانہٗ تعالےٰ این فقیر او جمیع مومنین و مومنات
و مسلمین و مسلمات را در امت محمدی و در گروه احمدی صلی الله تعالےٰ علیه
و آله و صحبه وسلم گردانید که خیر الامم اند و نیز از جماعت اهل سنت و جماعت
گردانید که ایشان بر صراط مستقیم اند و در آخرت امیدوار جنات نعیم اند و بیقین
دان که مذهب اهل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتدار آئمۂ اربعه است
که ایشان ستون دین اند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ که بر اطاعت یکے از ینها
مع محبت آئمۂ ثلاثه دیگر سرگرم و سرسبز داشته است حکم ایشان گویا حکم
خدا و حکم رسول خدا صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم است چرا که ماخذ ایشان

کتاب و سنت و اجماع ست پس صد شکر بل هزار شکر که ما را از محبان و خادمان
گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصهٔ امت مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان
و رد بلای جهان بطفیل شان ست رحمة الله علیهم گردانید ای یا رجانی وای
عاشق لاثانی سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان منور سازی نه آنکه از مکرهای شیطانی
و فریب های نفسانی از دست بدهی حدیث شریف مَنْ تَشَبَّهَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ در نصب العین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی الله
تعالی علیه و آله و صحبه وسلم شخصی که از امت من مشابهت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من از این وعید قاعداً و قائماً و دائماً
لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه خارج شوی و در هلاکت
ابدی افتی و ای صد وای بر وی که درین وعید گرد بیت

محمد عربی کابروی هر دو سراست ＊ کسیکه خاک درش نیست خاک بر سر او

ای یا رجانی وای عاشق لاثانی خمی که از عطر و عنبر و گلاب لبالب است
اگر درو قطرهٔ بول افتاد کدام کس ست که استعمال آن عطر بر خود روا دارد
او سبحانه تعالی بفضل خویش خم دل ترا از عطر ایمان پر کرده است مبادا
که درو قطرهٔ کفر افتد آن خم از درگاه ایزدی و از جناب محمدی صلی الله
تعالی علیه و آله وصحبه وسلم مردود و مغضوب گردد اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ
اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ مِنْ مُشَابَهَةِ الْكُفْرِ وَ اَهْلِ الْكُفْرِ پس
کسی را که سعادت ازلی دامنگیر حال اوست معاملهٔ او درینجا سعادت در سعادت
نجابت در نجابت کرامت در کرامت ست والا

تهی دستان قسمت را چه سود از رهبر کامل ＊ که خضر از آب حیوان تشنه می آرد سکندر را

گلیم بخت کسی کہ بافتند سیاہ ٭ بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ ط

تمت رسالہ امر معروف

رسالہ موسوم

بہ

نہی منکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

قولہ تعالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ و نیز جائے دیگر ارشاد فرمود یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط

اللہ تعالٰی میفرماید مگیرید یہود و نصاری و کافرین را دوست خود وقتیکہ ایشان دشمن خدا و دشمن رسول خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ و صحبہ و سلم: از سبب در دوستی شما چہ گونہ محکم خواہند شد چون کہ دشمنی ایشان از نص صریح ظاہر و باہر گردید ایشان را دشمن دانستن بلکہ نفس الامری انگاشتن ضرور تر آمد اتفاقاً اگر ظاہراً از ایشان امرے ظاہر آید کہ دلالت بر دوستی بنماید آن ہم از مکرہائے ایشان است الحمد ز شر الحمد ز لیکن کرے

کہ از اختلاطِ ظاہری ایشان گزیرے نے لازم کہ ظاہر در اختلاطِ ایشان مصروف
و باطن در محبت خدا و رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مستغرق
باشد کہ سر مو محبت دیگرے در دل نباشد عین خوبی دارین ست اَللّٰہُ
رَازِقٌ لذت دنیوی منحصر بر دو چیز است یکے ہوشیاری و دیگر شکم پری
ہر قدر کہ آدمی ہشیار باشد در تمتع دنیوی سرشار باشد نمے بینی کہ در
نوم ہیچ لذت دنیوی نہ میسر ست نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ
اللہ تعالےٰ اہل جہان را از استعمال چیزے کہ ہوش را گم کند و غذا را کم سازد
محفوظ دارد آمین یا رب العالمین آدمی را اللہ تعالےٰ اختیار ظاہری عطا
فرمودہ است ہر چیز کہ خواہد از فضل خود عطا میفرماید پس بندہ مختار ست
استعمال امرے و چیزے بر خود لازم گیرد کہ خوبی دارین را سببی گردد و
یا بالعکس ؎

کارِ دنیا کیجے عقبیٰ کے ساتھ ٭ خوب سمجھو دل میں کیا اچھی ہے بات
یعنی در دنیا کارے کردہ آید کہ آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

تمت رسالہ نہی منکر

رسالہ

موسوم بہ

حواسِ خمسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ بیت

وسعت میدان سماعت بیار ؛ تا بزند مرد سخنگوی گوی

ذکر نقشبندیہ

ذکر اَللّٰہ اَللّٰہ حضرات خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند که قلب قلبِ عالم صغیر است و عالم صغیر قلبِ عالم کبیر است که ما سوی اللہ است وقتیکہ از تصرف شیخ قلبِ عالم صغیر در ذکر جاری گردید چونکہ قلب اصل است و قالب فرع پس قالب از طغیانی قلب در طغیانی ذکر آمد حتی که رگ و ریشہ اش از ذکر اَللّٰہ اَللّٰہ جاری گردید علیٰ ہذا القیاس از جریان قالب که قلب عالم کبیر است عالم کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظر سالک جلوہ گر گردید حتی که آفاق را ہمہ از وحدت گردانید که غیر وحدت در دید و دانش نماند که میگوید ؎

امروزیہ چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است ؛ در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست
وحضرتِ نقشبندیہ سالکان راہ نبوت براہ جذبہ اند۔

ذکر قادریہ

ذکر حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم از نفس کہ دم سالک است میکنند۔
موافق فرمودۂ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بیت

پاس دار انفاس ای مرد خرد ؛ تا ترا این قافلہ منزل برد

آن ذکر در عالم صغیر کہ قالب انسان است سرایت میکند وقتیکہ عالم صغیر کہ قلب عالم کبیر است جاری گردید درینجا عالم کبیر نیز از تاثیر قلب خود جاری خواہد شد پس درینجا نیز جلوہ گر وحدت در کثرت گردید و سالک در بحرِ وحدت غوطہ زن گردید وحضرات پیرانِ قادریہ سالکان راہ نبوت و ولایت اند

ذکر چشتیہ

ذکر حضرت خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم از لسان است کہ این ہم اشرف و افضل و اعلیٰ جسم است وقتیکہ جسم سالک از کثرت ذکر لسانی و تصرف شیخ زبانی جاری گردید پس آفاق و انفس کہ عالم کبیر اند نیز جاری گردید پس درینجا نیز وحدت جلوہ گر در کثرت شد و سالک بینندۂ وحدت در کثرت گردیدہ غوطہ زن در بحر وحدت شدہ میگوید ؎

چشم بکشا و جمالِ یار بین ؛ ہر طرف و ہر سو رخِ دلدار بین

وحضرات خواجگان چشتیہ سالکان راہ نبوت ولایت اند با فنا و خود لشیخ مقتدا بدین وجہ وجد و تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال اوشان مے باشد

ذکر کبرویہ

ذکر کبرویہ

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نور چشم میکنند کہ این نور چشم اشرف و اعلیٰ و افضل جسم سالک است و بہ تو نور ایزدی ہر وقت کہ چشم را واکنند بر وحدت می اندازند از نور چشم آفاق را گرفتہ در انفس میبرند از انفس عالم صغیر را گرفتہ در عالم کبیر می افتند لہٰذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق و انفس در نور نظر می دارند چہ خوبہا کردہ اند مثل تار برقی از ممکن بوجوب و از حدوث بہ قدم واصل گشتہ اند و مثل مرغابی در بحر وحدت غوطہ زن اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید یا خود را بدید پس در رؤیت خادمین و عاشقین امت مرحومہ چون مَن رَآنِی خود را فراموش کند و در بحر احدیت غوطہ خورد رویت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریق اولیٰ و انسب رویت محبوب حقیقی گردید بایت

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ　　　بہر این گفت احمد مختار

وحضرات پیران کبرویہ سالکان راہ نبوت و ولایت لاکن حال ولایت غلبہ دارد۔

ذکر سہروردیہ

ذکر سہروردیہ

وحضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از گوش کردہ محبوب را در آغوش

کشیدہ جوش و خروش میکنند و مے گویند بلبیت

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایشانند کہ مندوب را مثل فرض برخود واجب کردہ غوطہ زن دربحرِ شرع

اند کار خانۂ ایشان عجیب و غریب است کہ بغیر جذب سلوک مثل صحابہ

رضی اللہ تعالےٰ عنہم و اصل محبوب اند تعریفش اند از تقریر و توصیف اش

از تحریر بیرون است و حضرات پیرانِ سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکان

راہ نبوت بغیر جذب اند۔ الٰہی بفضلِ خویش در صحبت ایشان گردا دارو

در ہمہ حال پیرو ایشان دار و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ

وّاٰلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

رسالہ

موسوم بہ

دکان شیرینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ ربّ العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین

محمدٍ وّاٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط اما بعد

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند

جوانانِ سعادتمند پند پیر دانا را

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید
جان کہ ہمہ چیز عزیز تر است نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری و جانباز
سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان و
رہ بین و رہنما باشد ؎

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پس مقامات قرب را از پیر کامل و مکمل طے نمودہ از مرتبۂ علم الیقین رخت
کشیدہ بہ عین الیقین رسیدہ و از عین الیقین در بحر حق الیقین غوطہ زدہ
حق مے بیند و حق میداند و حق می شناسد و حق حق میگوید ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است کہ اللہ تعالے بمحض بفضل خویش و بتصدق نعلین
حبیب خویش صلی اللہ تعالے و آلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسۂ
ہستی تو نہادہ است و خلعت ولایت عامہ را در پوشانیدہ نعمتیست
عجب و کرامتیست غریب ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

پس بمقتضائے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ طلب ہمت را محکم بستہ
سعی بکنند کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ سرگرم باشند
اے یار جانی و اے عاشق لاثانی بدان و بفہم کہ طریقہ نقشبندیہ و
و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند رضی
اللہ تعالے عنہم و موصل بحق و مآل کلہم و احد فنا فی الرسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فنا فی اللہ ذات راے دانند وصفات را می خوانند لاکن مثل مشہور است ہر دکان را لذتیست دیگر وہر مکان را شوکتیست دیگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گندم کہ غذائے آفاقی است وجان مردم کہ محبت حبیب کبریا بیست غذائے انفسی و غذائے روحانیست از روضۂ رضوان بہشت آوردہ تقسیم بفرزندان عالی شان خود کردند۔ پس فرزندان خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم از آن گندم حلوا پختہ کہ لذتش از سر تا پاست کہ وصل عریان را سزاوار برد کانہاے خود داشتہ می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہاے ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہم می آید حلوا می خورد و حلوا میخرد و خانۂ خود را از حلوا پر ہم کند و در بحر حیرت غوطہ زدہ میگوید کہ حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید چہ پختہ است خدا بہر صوفیان حلوا

کہ حلقہ حلقہ نشستند در میان حلوا

ہزار کاسہ سر رفت سوی خوان فلک	چو ان در فتاد از آن دیگ بی دہان حلوا
بشرق وغرب فتادست غلغل شیرین	چنین بود چو دہد شاہ خسروان حلوا
بیا بیا از سوی مطبخ رسول می آید	کہ پختہ اند ملایک بر آسمان حلوا
بآب ریز برو چونکہ خورد حلوا تن	بسوی عرش برد چونکہ خورد جان حلوا
بگرد دیگ دل ای جان چو کفچہ گرد بسر	کہ تا چو کفچہ دہان پر کنی از آن حلوا
دلی کہ از پی حلوا چو دیگ سوخت سیاہ	کرم بود کہ ببخشد بدان سیاہ دلان حلوا

خموش باش کہ درحق بگو یدش کہ بدہ چہ جائے نان ندہد ہم بصد بستان حلوا

و فرزندان حضرات قادریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ازآن گندم برفی ساختہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بزرگانہائے خود داشتہ می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ بزرگانہائے ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہم می آید برفی مے خورد و برفی میخرد و خانۂ خود را از برفی پُر میکند و در بحر تجلی صوری غوطہ مے خورد کہ نہ از خود اثرے و نہ از دیگرے خبرے دارد لہذا تجلی صوری از اسرار خاصۂ طریقہ است و بر صوفیان عالی مقام و محبوبان خوش خرام مکشوف و مرغوب است حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ می فرمایند ؎

دید حسن خویش با چشم شہود خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطہ زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبدالقادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اند لہذا فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہائے مبارک شان رضی اللہ تعالےٰ عنہم عقدہ کشائے جہان و جہانیان و فرزندان حضرات چشتیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم از آن گندم لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بزرگان ہائے خود داشتہ مے خورند و می خورانند و می بخشند و ہر کہ بزرگانہائے ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہم می آید لڈو مے خورد و لڈو میخرد و خانۂ خود را از لڈو پُر میکند ایشانند رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہ از نوش شراب جام الست مست اند ہرگز از مستی خود پائے کوبان می باشند آفاقی و انفس را بلکہ عرش را می جنبانند فانی بذات باقی بصفات اند خصوصاً حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہم قربیت و محبوبیت ایشان ظاہر و باہر است می فرمایند ؎

ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے ۔۔۔ تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس طرح ڈوب اس میں اے صابر ۔۔۔ کہ مجسم ہو کے غیر تو نہ رہے

و فرزندان حضرات سہروردیہ رضی اللہ تعالے عنہم از آن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ دارند نہ کہ بیننده برد کا نہائے خود داشتہ می خورند و می خورانند و می بخشند ہر کہ برد کا نہائے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم سے آید مالیدہ مے خرد و خانۂ خود از مالیدہ پر مے کند ایشانند رضی اللہ تعالے عنہم ۔ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم فنائے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم مثل فنائے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم از راہ صحو ست نہ از راہ سکر و لہذا نسبت ایشان رضی اللہ تعالے عنہم ظل نسبت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم آمد زہے کرامت و زہے نجابت و زہے شرافت آن ایشان و مقبولان ایشان حضرت شیخ سعدی سہروردی مستغرق در تجرید فرد میفرمایند

خلاف پیمبر کسی رہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ۔۔۔ کین رہ کہ تو میروی بترکستان است

یعنی راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شاہ راہ است کہ بکعبۂ مقصود میرساند نعوذ باللہ منہا کسے ازین رہ سر گرداند بترکستان یعنی بجہنم و جہنمیان رسید۔

و فرزندان حضرات کبرویہ رضی اللہ تعالے عنہم از آن گندم کھجور تیار کردہ کہ لذتش خورندہ دانند نہ کہ بیننده برد کا نہائے خود داشتہ میخورند و میخورانند و می بخشند ہر کہ برد کا نہائے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم می آید کھجور مے خرد و کھجور می بخورد و خانۂ خود از کھجور پر میکند ایشانند رضی اللہ تعالے عنہم از یک نظر خوش اثر خلعت سروری و سرداری سرفراز میفرمایند

کہ اہل جہان گو بند ع سگ کہ شد منظور نجم الدین سگان را سرورست
چون حیوان مطلق را بحق رسانند حیوان ناطق را کہ پیرامون و خادمان ایشان بند
چہ خوش نوالہ بخشند پس زبان قلم از ثنائے ایشان رضی اللہ تعالے عنہم ساکت
و بر توسنِ حیرت راکب و ہمین طریق ہمہ اہل طریق از آن گندم ہر یکے طعمۂ
نفیس برائے صوفیان نفیس تیار کردہ برد کانہائے خود داشتہ می را
خورند و مے خورانند و می بخشند ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی اللہ تعالے
عنہم می آید طعمہ ہائے نفیس بخورد و ببخرد و خانۂ خود از طعمۂ نفیس پُر
میکند اے یارجانی وائے عاشق لاثانی با وجود لذت ہائے مختلفہ مآل
ہمہ دکانہا واحد کہ ذات شیر نیست پس دوستانِ حق در بحر وحدت
غرق غیر از وحدت چیزے دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان
برداشتہ عین یکدیگر اند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع
متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ این قول عام است
نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانۂ جمیع اولیاء امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی
وآلہ الابرار۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تمام شد رسالۂ دکان شیرینی

رسالہ موسوم

بہ

فال صحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است کہ اللہ تعالےٰ بہ فضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہٖ وسلم ترا ایمان کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ است و خلعت ولایت عامہ در بر پوشانیدہ نعمتی است عجیب و کرامتیست غریب سعی بکنی و جانرا بکنی کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیان عالیمقام و دوستان خوش خرام رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم فرمودہ اند اَلْعِلْمُ خَفْلَۃٌ گوش دار و ہوش را بر آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ شرحش می کند و میفرماید ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
ورنہ بینی سرّ حق بر من بخند

اے یار جانی و اے عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساری تمام لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ لب خود را مستحکم بستہ در بحر عام مستغرق گشتہ وقتی کہ از استغراق افاقہ یافتہ سر برآوردہ

لب بحمد وثنائی او سبحانہٗ کشادہ می گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی
نَعْمَائِہٖ وَاِحْسَانِہٖ او سبحانہٗ تعالیٰ در پے بہا از سینہ او بر آوردہ
ہمہ آفاق را منور مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق میگردد اے
صوفیان صادق واے طالبانِ حاذق وقتیکہ او سبحانہٗ تعالیٰ
شما را اشرف المخلوقات فرمودہ است در قرب الٰہی از سعی صد من کم نباشید
پس فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ را در عمل آرید ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
ورنہ بینی سر حق بر من بخند

خواب کہ از دریچۂ چشم مے آید اسم ذات یعنی اللہ اللہ را ہمراہ او
بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم بند نماید و بہمین طریق از راہ گوش
و بہمین طریق از راہ لب بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریائے نیستی
غوطہ خوردہ مستغرق بجمال حقیقی و کمال محبوب تحقیقی باشید و وقتیکہ از
دریائے نیستی افاقہ یافتہ سر بر آوردہ چشم کشادہ در دانہ وحدانیت
را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و انفس را منور و مشرف ساختہ
بگویید ؎

دیدۂ غیر ترا نہ می بیند — یک قسم صد قسم ہزار قسم
گوش جز قول تو نمی شنود — یک قسم صد قسم ہزار قسم
لب مقابل کسے لہ می آید — یک قسم صد قسم ہزار قسم
چشم بکشا و جمالِ یار بین — ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین

در خبر وارد است اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ یا و وقتیکہ نوم را موافق
ارشاد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ طلب سید باید یقین کہ موت را با حسن وجوہ

خواہید طلبید ؂

جان ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر
زجر حاجت نبود عاشق جان افشان را

پس صوفی صاف چشم ولب کہ در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گوہر وحدانیت بر آوردہ قبر را پر کند حتی کہ لب منکر نکیر از سوال بند گردد و بپرسند کہ خدائے تو کیست باز بدستور سابق چشم و لب بوحدانیت محبوب بند کردہ مثل عروس بخسپد باز روز حشر ونشر سر از جیب قبر بر آوردہ حشر را پر از گوہر وحدانیت کردہ میگوید و محشور شد ؂ روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان دربغل

قربان پیران ما رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم شویم کہ از یک نقطۂ معرفت از ولایت عامہ بر آوردہ در ولایت خاصہ غوطہ دادند ؂

گر بر تن من زبان شود ہر موئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

تمام شد رسالہ قال صحیح

رسالہ

موسوم

بہ

مست ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ اے یارجانی و اے عاشق لاثانی ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نصیحت این است ؎

وسعت میدان ارادت بیار تا بزند مرد سخنگوے گوی

ای یار جانی و اے عاشق لاثانی ؎

پادشاہان مال مست و ما فقیران حال مست
خوبرویاں ناز مست و عاشقان دیدار مست

؎

نظارہ اگر پھر تا رخ یار سے جانان ہمکو بھی خبر اپنے سر و کار کی ہوتی

؎

اے سرو ناز حسن کہ خوش میروی بناز
عشاق را نیاز تو ہر لحظہ صد نیاز

فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل　　ببریدہ اند بر قدِ سروت قبائے ناز

پس مستی شئ عجیبؔ و غریبؔ اربابِ مستی در بحرِ مستی چنان مستغرق اند کہ
نہ از ذاتِ خود اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس پادشاہان اولوالعزم
سرمستی از جیبِ مستیِ خود برآوردہ متوجہ بطرف آسائش خلق اللہ کہ
عیال اللہ اند مے شوند پس آسائشِ خویش در آسائش درویش میدانند
لہذا مقبول جنابِ ایزدی شدہ بخطابِ ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت
و زہے کرامت پس او سبحانہٗ تعالےٰ ظل خود بر سر ایشان و ظل ایشان
بر سر خلق جہان انداختہ جانِ جہانیان گردانید ہر قدر کہ جان تر و تازہ
ہما نقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما جہانیان دعا ایشان واجب و لازم
وَلِوُجُوبِ الدُّعَاء فقرایان صاحبِ حال سرمستی از جیبِ مستیِ خود
برآوردہ بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ می شوند و در حفاظت خود می
دارند و ہر کار و رتے کہ از آفاق بایشان میرسد حذب میفرمایند گاہے
شاہان را از عنایتِ ایشان اطلاع می بخشند و گاہے نمی بخشند۔ اے
یارجانی و اے عاشق لاثانی از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد
و گروہے قطب مدار اند قطب ارشاد مامور بخدمتِ عاشقان و صوفیان
و دلسوختگانند ؎

گر مے فروش حاجتِ رندان رواکند
ایزد گناہ بخشد و دفع بلا کند

یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان می کنند ؎

در حلقۂ عشاق دل شمس مجستیم ۰ آن شیفتہ را مسکن کوئے تو دیدیم

کارخانۂ ارشاد و تکمیل بایشان سپردہ اند و قطب مدار مامور بخدمت شاہان

و جہانیان اند ہمہ تصرفات جہان در قبضۂ ایشان است ہر چہ خواہند می
کنند کارخانۂ جہان و جہانیان بایشان سپردہ اند اے یار جانی و
اے عاشقِ لاثانی در آثار اکابر امتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
آمدہ است نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ وَ بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى
بَابِ الْاَمِيْرِ اے یار جانی و اے عاشقِ لاثانی ہمہ طرقہائے دوستان
الٰہی چہ طریقۂ حضرات نقشبندیہ و حضرات قادریہ و حضرات چشتیہ و
حضرات سہروردیہ و حضرات کبرویہ و حضرات شطاریہ و حضرات رفاعیہ
و حضرات مداریہ و دیگر طرق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اند کلہم حق اند و موصل
بحق و ہر یک طریقہ را خصوصیات علیحدہ اند خصوصیات یک طریقہ
منافی خصوصیات طریقۂ دیگر نمے شوند۔ مثلاً شاہانِ اولوالعزم بہ
وزرایان و امرایان و مصاحبانِ خود زیورہائے بخشند و خلعتہائے
پوشانند یکے را سرپیچ و دیگرے را کنٹھی و نالئے را دست بند
و رابعے را ہار ہچنان یکے را دستار و دیگرے را شال و ثالثے را
کمخواب پس ہر یک در عطیۂ سلطانی خود مستغرق و مفتخر این فخر منافی
یکدیگر نمے شود بلکہ شوکتہائے سلطانی را موجب مے گردد اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ قاسم خوان نعمتہائے محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و کرامتہائے احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ
و صحبہ وسلم حضرت جناب مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند۔ گروہے
را بذکر لسانی امر فرمودند و گروہے را بپاس انفاس و گروہے را
بچشم و گروہے را بہ ید و گروہے را از گوش امر فرمودند و ہمہ آمنت طرح

ترجمہ: اچھا ہے امیر وہ جو فقیر کے دروازے پر ہو اور برا ہے فقیر جو امیر کے دروازے پر ہو ۱۲

را در بحر ذکر و فکر الٰہی غوطہ دادند و لاشئ محض گردانیدند لہذا کل طرق منسوب
بجناب ذات حضرت مرتضوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ شدند طریقہ حضرات
نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم با وجود فیضیابی حضرت ذات مرتضوی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کہ از واسطۂ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
بحضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ خصوصیات دیگر دارد در
حدیث نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است
مَا صَبَّ اللّٰهُ فِي صَدْرِي شَيْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُهُ فِي صَدْرِ اَبِي
بَكْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالےٰ در سینۂ من انداخت تمام و کمال در
سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین است کہ از سینۂ مبارک حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم در سینۂ حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح
بروح سر بسر خفی بخفی اخفیٰ باخفیٰ نفسی بہ نفسی قالب بقالب
معیت با ریار و اقربیت دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب عقیدت
استوار و ظہور محبوب بردر و دیوار و باطن خالی از اغیار و گرفتاری بدا
محبت کہ مقام حیرت است و آشفتگی بمنشار کمالات رسالت کہ حیرت در
حیرت است و تشنگی بمنشار کمالات اولوالعزم کہ ؏ حیرت اندر حیرت
اندر حیرت است و ظہور عظمت و کبریائے بحقیقت کعبہ و کلام محب بامحبوب
درحقیقت قرآن و کمال آشفتگی درحقیقت صلوٰۃ مورد آیۂ یٰا
بِلَالُ و غوطہ زنی در معبودیت صرفہ و انسبیت درحقیقت ابراہیمی کہ انسبیت
خاص است و فروتنی درحقیقت موسوی کہ محب ذات است و غوطہ زنی
در بحر محمدیؐ کہ محب و محبوب است ٥

ترجمہ ۵ سلہ نہیں ڈالا ہے اللہ تعالےٰ نے سینے میں میرے کوئی چیز مگر ڈال دی ہے میں نے اس چیز کو سینہ میں ابی بکر صدیقؓ کے ۱۲

اے ظاہر تو عاشق و معشوق باطن است رو ئے ترا کہ دید بہ کو تو سا کنت

و ناز پروری بذات احمدی صلعم کہ محبوب صرفاست و فیض بابی در حب صرفہ

کہ مرکز دائرہ احمدی است صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ذات لاتعین

را چہ یارا کہ دم از لاتعین زند ٥

مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تمام شد رسالہ مست ناز

رسالہ موسوم بہ

نسبت خاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بعدہ اے یار جانی واے

عاشق لاثانی اِسْمَعْ سَمْعَ الْقَبُوْلِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ

و دوست میدارد اللہ تعالے ایشاں را و دوست میدارند ما او را سبحانہ

بین اللہ سبحانہ تعالے انسبت محبت کہ بین المحب و المحبوب ثابت فرمودہ

است حقی است عجیب و دولتیست غریب ٥

نسبت آنچنیرست گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او

نسبت محبت که درمیان خدا و حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت است و درمیان رسول خدا و صحابۂ کرام وآل عظام و پیر را با مرید و مرید را با پیر و پدر را با پسر و پسر را با پدر و استاد را با شاگرد و شاگرد را با استاد و پادشاہ را با رعایا و رعایا را با پادشاہ و خویش را با خویش و درویش را با درویش و امیر را با امیر و نقیر را با فقیر که ثابت است احوالی است عجیب و غریب که صاحبش میداند و مے فہمد و در بحر التذاذ مستغرق مے باشد که مخصوص بذات اوست نه بدیگرے این نه آن دولتیست جسیم و نه آن نعمتیست عظیم که از تحریر و تقریر است آید بمثالے واضح و سنگ گردانیم گوش دارد و ہوش را بر آن گمار شخصی از خورندۂ نبات لذتش را دریافت ہرچه بیان کند خلاف آن لذت آید تا وقتیکه نبات در دہانش نه اندازد و از لذتش سیراب و شاداب نگردد ہمین نسبت محبت ہمان لذت نبات ست تا پیر در قلب مرید نه اندازد و مرید از لذتش سیراب و شاداب نگردد ۵

نسبت آن چنیست گویم مدح او تا قیامت کم نه گردد شرح او

اللہ تعالےٰ امتنیا ہر دو مرا از نسبت محبت خاص خود سرفراز فرمودہ در زمرۂ دوستان خود دارد آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تام شد رسالۂ نسبت خاص

رسالہ موسوم

بہ

ناز و نیاز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بعدہٗ اے یارجانی و اے عاشق لاثانی بشنو بشنو کلمۂ ثانی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بشنو و در بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این است بیت

ای خدا تجھکو خدائی ساز وار وی گدا تجھکو گدائی ساز وار

خدائے یعنی وحدہٗ لاشریک لہٗ سزاوار خدائی یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ط لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

سزاوار خدائی یعنے

مَلِیْکٌ مَالِکٌ مَوْلَی الْمَوَالِیْ لَہٗ وَصْفُ التَّکَبُّرِ وَالتَّعَالِیْ
اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ وَمَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الْجَمَالِیْ

سزاوار خدائی یعنی اللّٰہُ حَیٌّ اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ مُرِیْدٌ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اَللّٰہُ کَلِیْمٌ اَللّٰہُ مُتَکَوِّنٌ سزاوار خدائے یعنی مستجمع جمیع صفات کمالات منزہ عن جمیع نقصانات سزاوار

خدا سے یعنی اَللّٰہُ رَازِقٌ اَللّٰہُ نَاصِرٌ اَللّٰہُ حَافِظٌ اَللّٰہُ سَتَّارٌ سزاوار
خدا سے یعنی ذکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سزاوار خدا سے یعنی وَرَاءَ الْوَرَا ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَا ثُمَّ وَرَاءَ
الْوَرَا موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎
تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست
بیت ؎
سے خدا آنچکو خدائی سازدار دی گدا آنچیکو گدائی سازدار
خدا سے یعنی وحدہٗ لا شریک لہٗ بخدا سزاوار۔ گدائی یعنی عَبْدُہٗ وَ
رَسُوْلُہٗ بحبیب خدا سزوار کہ اچیزے ندارد ہر چہ دارد از محبوب
و مطلوب خود کہ مقابل اوست دارد پس ذات محمدی صلی اللہ علیہ
و آلہٖ و صحبہٖ وسلم مقابل لاتعین شدہ کمالاتِ ذاتی و شیونی و صفاتی و
اعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎
جو بجوید گدایان و ضعاف ہمچو خوبان کآئینہ جوید صاف
جو ذات محبوب کہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ است گدایان ذات محمدی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم ضمناً مراد بہ عبدیت اوست صلی
اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم کہ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ است ذات وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہ جود مطلق ست عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ را روبروے خود
کشیدہ کمالات ذاتی و شیونی و صفاتی و اعتباری را بخشیدہ پس گدائی
مثیل بنائی گردید بیت ؎
یارب تو کریمی و رسول تو کریم صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم
دید حسن خویش با چشم شہود بلیت خود تجلی کرد در ملک وجود

در تجلی دقیقہ ایست شگرف کہ بر اہل نظر و فکر پوشیدہ نیست خوبرویان و نازنینان آئینہ را روبروے خود کشیدہ از چشم ظاہر خود جمال خویش دیدہ آشفتگیہاے و سوختگیہا پیدا می کنند و می گویند کہ انا محبوب و انا مطلوب پس اللہ تعالےٰ آئینہ محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم را روبروے خود کشیدہ از چشم ظاہر خود جمال خویش دیدہ فرمود اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ و نیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ اَنَا الْمَطْلُوْبُ اَنَا الْمَقْصُوْدُ پس جمال محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم عجب جمالیست عجیب و غریب کہ آئینہ داری جمال ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنۃ

بیت

اے ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت روے ترا کہ دید بکوے تو ساکنت

الٰہی این مسکین را و جمیع امت مرحومہ را از رویت جمال او صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم محروم مگردان - چہ در دنیا و چہ در عقبیٰ بحرمت جمال او صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ حَبِیْبِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ حَبِیْبِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ - اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ حَبِیْبِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

بیت

خیال روے تو در ہر طریق ہمرہ ماست نسیم موے تو پیوند جان آگہ ماست

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر؛ قصہ مختصر قصہ مختصر وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالہ نازونیاز

رسالہ موسوم

به

زیر و بم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمدٍ وّ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی مولانا رومی شیخ زمانی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید؎

سرِ پنہان ست اندر زیر و بم ؎ فاش اگر گویم جہان برہم زنم

مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از زیر و بم واللہ عالم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ می رسد شکر اللّٰہِ المعطیٰ ادا می نماید؎

وہ عادت ہیں زیر و بم کے یہ فرق مجاہرہ؛ دیکھو ذرا تو غور سے کچھ امتیاز ہے

مراد از زیر قلب شیخ بے نظیر و مراد از بم قلب مبارک جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین۔ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی ہرما فوق بم و ما تحت او زیر مثل اصل و فرع اصل بم و فرع زیر اے یار جانی و اے عاشق لاثانی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم آئینہ داری جمال چہرئہ و کمال محبوبی ست کہ نہ

دریجا لفظ زیر و بم را گنجائش نیست بلکہ خلعت محب و محبوب بر قامت محبوب راست می آید سبحان اللہ عجیب آئینہ داری است کہ دلدار را از چشم اغیار مستور و محجوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ نمودہ حتی کہ از خلعت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدہ محبوب خارجی و مطلوب حقیقی است بلا تشبیہ نمی بینی کہ آئینہ زبیر را از چشم کلیۂ بصر شدہ می بیند و سے نا بزدمی گو یہ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ؕ بہر این گفت احمد مختار۔ و غیر کہ در آئینہ می بیند ظلی است از ظلال محبوب نہ اصل محبوب و نہ ذات محبوب شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا آن وصل است و این فصل چہ نسبت فصل را با وصل وصل وصل است فصل فصل بین صحابہ و اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہم ہر قدر کہ محبت و نسبت بجمال محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و صحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمال ایزدی را مشاہدہ نمودند مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بہر این گفت احمد مختار آدم بر سر مطلب ذات حضرت محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بم۔ و ذات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ زبیر و ذات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ زبیر و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ بم و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ زبیر و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذات حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ زبیر و ذات حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ بم و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا و ذات حضرت امام حسنین رضی اللہ تعالے عنہم زبیر۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبی رضی

ترجمہ: نہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی ۱۲

اللہ تعالیٰ عنہ بہم ۔ و ذات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ زبیر
وقس علیٰ ہذا قلوب پیران بم و قلوب مریدان زیر این نوبت دین محمدی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم تا روز قیامت قائم و دائم باشد
وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی باسرافیل
خواہد رسید کہ اے اسرافیل این زمان واسطے زدے محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم در جہان نماند پس دم صور را و جہان را برہم زن تا روز
قیامت قائم گردد پس بجرد دمیدن صور تمام جہان تہ و بالا شدہ روز
قیامت قائم خواہد شد و در آن روز اکرام محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و نعمتہائے سرمدی کہ بذات محمدی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم متعلق اند ہویدا و پیدا خواہند شد در آن زمان
چشمہائے مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان
اللہ والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذات محمدی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اند بیت ؎

ہمہ انبیا در پناہ تو اند · مقیم در بارگاہ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد رسالہ زیر و بم

رساله موسوم

برزخ محمدی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لاهله والصلوٰة علیٰ اهلها اما بعد بیت

قفلهای ناکشاده مانده بود ٭ از دم انا فتحنا برکشود

خارج را در عدم راه نیست و عدم را نیز در خارج که هر دو ضد یکدیگر اند
پس واسطهٔ باید که بین الضدین رابطه نماید الحمد لله جمال محمدی صلی الله علیه و
آله وصحبه وسلم چه خوش واسطهٔ آمد که برزخ گردید در میان خارج و عدم خارج
را بواسطهٔ آئینه داری جمال خویش در عدم ظهوری رسانید و عدم را نیز
بواسطهٔ جمال خویش نمودی بود گردانید این چه کرشمه داریست که ضد را در
ضد رسانید و ظهور هر دو را در ضد او باتمام رسانید یا وجود امکانیت
و عبدیت ظهور ربوبیت را سببی و نمودی بود را نزه هستی بلاتشبیه زیبد که در
خارج موجود است خواست که کمالات خود را ظاهر نماید آئینه را او بود
خود کشیده جلوه گری در او نموده کمالات خویش را ظاهر نمود لیکن آنکه سیادت
و ممکن با وجود امکان ظهور کمالات زیبد را سببی اگر آئینه نبودی ظهور کمالات
زیبد هرگز نمودی پس جمال محمدی صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم اگر نبودی ظهور ربوبیت هم نبودی

قفلهای ناکشاده مانده بود ٭ از دم انا فتحنا برکشود

تمت

خلافت نامہ جانشین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد
و آلہ وصحبہ اجمعین ط بعد حمد و صلوٰۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضای
الولد سر لابیہ فرزندی و نورچشمی غلام محمد المعروف بہ جیرالی
میان مرات اسرار فقیر ہرچہ کہ افضال الٰہی و بتصدق پیران سرمدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم از واردات و واقعات و دیگر حالات کہ ظاہر فقیر متجلی
و باطن فقیر متجلی آئینہ داری باوست باوجود این مراتب سلوک خواجگان ..
نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت
کہ از قلب تا بقالب ست بہ جریان اسم ذات مسرور و از کدورات بشری
دور بعدہ دامنگیر حال ولایت ظلال کہ مسمی بولایت اولیا و ولایت صغری
و ولایت ظلیہ است معیت او تعالیٰ با خود و با ہر ذرات ممکنات مرغوب
با جمعیت خاطر و با حضور و آگاہی از واش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال
از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعدہ ازان در ولایت کبریٰ کہ مسمی بولایت
انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبہ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و
مراقبہ اسم ظاہر ست او شان را سیر افتاد بفضلہ تعالیٰ فنای و بقای
آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفنا ست بفنا را نا مشرف گردید بعدہ ازان
سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ اعلیٰ ست و عبارت از مراقبہ اسم باطن
است افتاد و تمیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت کہ ظاہر در بحر تحیر
مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبہ کمالات نبوت کہ مراقبہ ذات بحت

است فیضیاب شد و بقدر استعداد درین باب چشم حیرت کشو و بعد ازان
از مراقبۂ کمالات اولوالعزم صاحب جزم شده بایان حقیقی و تحقیقی متجلی
واز خلعت شرع متحلی شد بعد ازان از مراقبات حقائق الٰہیہ که عبارت
از مراقبۂ حقیقت کعبه واز مراقبۂ حقیقت قرآن واز مراقبۂ حقیقت صلوٰة
واز مراقبۂ معبود بیت صرفه است سرافراز شده آز وراء الوراکه در حقائق
الٰہیہ مبداء فیض است و مورد فیض هیئت وحدانی که مجموعه لطائف
عشرۂ عاشق لاثانی است درینباب بقدر استعداد خویش فیضیاب

اللّٰهُمَّ زِدْ فِیْ اَحْوَالِه وَاَعْمَالِه بِحُرْمَةِ حَبِیْبِكَ وَاٰلِه وَصَحْبِه

بعد ازان در حقائق انبیاکه عبارت از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و
حقیقت محمدی و حقیقت احمدی تا مرتبۂ لاتعین همه مراتبات خاص و مقامات
اختصاص بذات ستوده صفات ذات محمدی و احمدی مشرف شد
حتی که مدهوش دعلین هوش در حقیقت محمدی که محب و محبوب خود است بیهوش
بودند که نداء الرحیل الی البیت الجلیل که بنائش از حضرت خلیل است
بقول حافظ شیرازی رحمة الله علیه

مرا در منزل جانان چه امن و عیش چون هردم
جرس فریاد میدارد که بر بندید محملها

دادند همراه فقیر از طواف بیت العتیق و زیارت مبارک روضۂ شریف
نبی شفیق صلی الله تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم مشرف شده بسعادت قدمبوسی
ثمرۂ شجرۂ نقشبندیه چراغ خاندان مجددیه موافق ارشاد حضرت مولانا رومی
قدس سره

یا بزید الکعبه را دریافتی صاف گشتی بر صفا بشتافتی

لَیْسَ مثلہٗ فِی هذا الزمانِ وَفیضہٗ عامٌ فی الجهات الاربعةِ
فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ
ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ و از تقسیم
منازلات مجددیہ خوشحال برحال فرزندی و ارجمندی عنایت بلیغ فرموده
از اشراق باطن دریافت فرموده از سبق مراقبۂ حقیقت احمدی سرفراز
فرموده علم الف احمدی را کہ عبارت از محبوبیت ذات است در دل
فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

نیست برلوح دلم جز الف قامت دوست
چکنم حرف دگر یاد نداد اوستادم

فقیرزاده را نزدیک خود طلبیده دست مبارک خود ہچون ید بیضای موسوی
از گریبان عالیشان برآورده بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم عیسوی
نیز مشرف فرموده نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند و باز بوقت رخصت
ایام نو بہار گل ز بوستان جدا
یارب مباد ہیچ کس از دوستان جدا
از دست مبارک خود پیالۂ چای طیار فرموده بمقتضای حدیث شریف
سؤر المؤمنین شفاءٌ لب مبارک خود رسانیده دوا علل معنوی
فرموده بفقیر حقیر ارشاد فرمودند کہ این پیالہ بہ شاہ صاحب خرد بدہید پس
فقیرزاده از نہایت سرور و فرح از خود رفتہ با ہستی خود در پیالہ غوطہ زده
معروضہ داشت

ما در پیالہ عکس رخ یار دیده ایم
ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما
و نیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولت خود را بفرزند

توبخشیدم و در حفظ اللہ سپردم ۔ فقیر بعرض رسانید کہ امید وار این دولت فقیر بود الحمد للہ کہ فقیر زادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت وسعادت پس از قدمبوسی تمام و رنجیدگی تام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر ؎

الوداع اے مایہ جان الوداع   الوداع اے شاہ عرفان الوداع

رخصت شدہ نظر بر قدم و دم بر عدم چشم پرنم رخ بطرف بیت اللہ نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ داخل کعبۂ صوری و معنوی گردید کہ ندائے غیب الغیب در گوش ہوش رسید ؎

بانگ می آید کہ اے طالب بیا   جود محتاج گدایان چون گدا

جود میجوید گدایان و ضعاف   ہمچو خوبان کائینہ جوید صاف

فیض مراقبۂ حب صرفہ و مراقبۂ لاتعین بر ہیئت و حدانی فرزندی و ارجمندی ریختند از حضیض تعین بردہ با اوج لاتعین رسانیدند و سرفراز فرمودند تم القال و ملیقی الحال و کل لسانی علیہ دال پس فقیر حقیر فرزند ارجمند کمر بند قناعت بر کمر بستہ دستار کرامت بسر نہادہ خرقۂ زہد و عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہرا جائے فقیر و باطنا جائے پیران روشن ضمیر است گردانید با وجود اجازت حضرت خواجہ اجازت خود را نور علی نور دانستہ اجازت طریقۂ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا و بدوستان خدا سپردم اللّٰھم اجعلہ ہادیا و مہدیا و مستقیما علی الشریعۃ المصطفویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین ؎

پس آنانکہ دامنگیر فقیر ہستند و نسبت باطن خود را موافق استعداد خود رسیدہ اند واز حضور و آگاہی طریقہ آگاہ ہستند۔ آگاہ باشند کہ محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند و غیرت ایزدی جوش زند اللّٰھم احفظھم عن ھذا البلاء العظیم واھدھم الصراط المستقیم۔ وآنانکہ تابینا اند از محبث خارج اند عدم وجود شان در محبت برابر است وآنکہ طالب خدا است بقبول از اخذ طریقہ از ونماید و مقامات موصوفہ را بواسطۂ شان حاصل سازد۔

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وصحبہٖ اجمعینo (مسکین شاہ)

اجازت نامۂ خلفاء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمدٍ وّ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ بدانید وبفہمید کہ مراقبۂ احدیت ومراقبۂ معیت ولایت اولیاء اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم است۔ صاحب این ولایت نہ از ذات خود اثری و نہ از دیگر خبری دارد لہٰذا صاحب این مقام لازیست نہ متعدی ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء است علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کنایت از مراقبۂ اقربیت ومراقبۂ محبت است صاحب این ولایت

از خود اثری و از غیر خبری دارد لہٰذا استعدی است کہ فیضش بدیگری سرایت می کند مانند آبِ صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب بی جان از دم عیسویش زندہ می شود و می گوید ہذا پدرِ حقیقی کہ از برکتِ نفوسش زندگی ابد الآباد یافتم ؎

گر بر تنِ من زبان شد ہر موی   یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد

پس این صوفیان صاف دل از مراقبہ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند حضور و آگاہی و طمانیت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان عالیشانِ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم است بقدر استعداد خویش نقد وقت می دارند لہٰذا فقیر ایشان را اجازت طریقہ دادہ بارِ خلافت بر سرِ ایشان نہادہ بخدا و بحبیب خدا سپردہ جبین نیاز بہ سجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سائیدہ بہ عجز تمام عرض می سازد ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را   تو دانی حسابِ کم و بیش را

الٰہی بحرمتِ حبیبِ تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت عطا فرما آمین ثم آمین ثم آمین ؁

نصیحت خلفاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہٗ اے صوفیان عالی مقام

وای محبانِ خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بر سر شما بارِ خلافت و تاجِ اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست عظیم و کرامتیست از خدای کریم مقامِ ارشاد و تکمیل از مقامہای و مراتب ہای انبیا صلوات اللہ تعالیٰ اجمعین است ہر کرا از امتانِ شان بہ تبعیت و بہ وراثت باین دولتِ عظمیٰ بنوازند بدانند این تاج بخشی کہ از پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالیٰ بما رسیدہ است سروری سرمدی است و فخرِ دنیوی بمصداق حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ لیکن محکوم صاحب این تاج لشکر ہای عظیم و کرامت ہای جسیم اند لازم کہ صاحبِ این تاج محبِ این افواج باشد فوج اول زہد و فوج دوئم تقویٰ و فوج سوم ورع و فوج چہارم ریاضت و فوج پنجم صبر و فوج ششم قناعت و فوج ہفتم توکل و فوج ہشتم رضا و فوج نہم تسلیم بر ہر دیار کہ عبور کنند ہمہ با فرمانبردار او باشند و سرِ نیاز زیر قدم او می نہند حتی کہ اہل قبور باشند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعَایَۃِ وَاِحْسَانِہٖ

ای خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانست کہ قربانت شوم

ای صوفیان صاف و ای صاحبانِ ذی اوصاف این بارِ گران کہ بر سر شما نہادہ شدہ اگر سرسری نیست مبادا کہ از فریب ہای شیطانی و از مکر ہای نفسانی قبای فرحت و عبای شوکت بر جان و تن بپوشید و خود را در خسارت و قباحت ابدی اندازید ؎

ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی

ہر خلقتی کہ می پوشانند و ہر نعمتی کہ می بخشند بر فنای تام می بخشند۔

تا فانی نشوی بہ بقائے ابدی نرسے ۵

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شد   شکر خدا کہ بار بما ہم قریب شد

اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرہ عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرہ مباح افتاد حال مرید و بال پیر مقبول سبحانی حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ اند مرید را مانند شیر و ببر باید تصور باید پیر در بحر وحدت مستغرق و مرید در بحر غیریت مباد غیریت مرید بر پیر غالب آمدہ از مرتبہ پیری فرود آرد اے صوفی صاف پیر کہ فیضش در رگ و ریشہ مریدی رسد خدا نخواستہ معاملہ بالعکس گردد۔ در مقابلہٴ مرید خباثت و دنائت مرید در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مرید سرگردان باشد عیاذاً باللہ من ھذا البلاء شخصے از دو نود کہ بنان شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبہ بادشاہی رسیدہ پرسید کیف حالکم گفت دران زمان فکر جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی پس شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس شیطان از حد زیادہ ہمیشہ قابو جو می باشند۔ وقتے گردد کہ بر گردن شان نشستہ در قعر دوزخ اندازند لازم و ضروری این صاحبان کہ ہر زمان و ہر آن لرزان و ترسان باشند۔ و امداد از ارواح پیران کبار رحمہم اللہ تعالیٰ جویان باشند۔ مبادا کہ از صراط مستقیم بگردند۔ و در خسارت ابدی افتند الٰہی این صوفیانِ صاف را در پناہ تو دادم۔ و بتو سپردم۔ بحرمت حبیب خود در حفظ و امان خود دار۔ بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد ۵

سپردم بتو مایہٴ خویش را   تو دانی حساب کم و بیش را

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

نصیحت موجزۂ خلافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہٖ و اصحابہ المجتبیٰ بعدہ عزیزان ومحبان کہ از فقیر مجاز طریقہ شدہ اند بر خود واجب و لازم گیرند صبر و توکل و رضا و تسلیم و خلوص لیکن خلوص بغیر ذکر کثیر و بغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود و بغیر حصول خلوص سرخروئی پیش محبوب حقیقی غیر تحقیقی اللہ تعالےٰ استقامت بر شریعت و محبت بر پیران طریقت عطا فرماید آمین یارب العالمین۔

الہام اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہٗ بدانید و بفہمید کہ فقیر درمیان دادن اجازت طریقہ درمیان نیست الہامات کثیرہ و اشارات لطیفہ از پیران ما رضی اللہ تعالےٰ عنہم میرسند کہ صوفیانیکہ در بحر وحدت غرق اند اجازت طریقہ دادہ انہار فیض ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سرسبز و شاداب گردان۔ لہٰذا اتباعاً لہ لامر ایشان را اجازت طریقہ دادہ خود را

ازمیان کشیده بخدا سپردم ۔ فارغ البال گشتم فقط

دعوت مسنون ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَآلِهٖ وَ
اَصْحَابِهِ الْمُجْتَبٰى **بعدہٗ** از محبان و منتسبان و دوستان **فقیر**
التجا اینکہ للہ و باللہ در دعوتِ **فقیر** لحاظ این امور ضرور اوّل
تیاریش از کسب حلال بود والّا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدی
گوشت از قصاب مسلمان بہ ہیئتیکہ گوشت را از اشیاے حرام مثل غدود
و خون و صلب کہ مسمی بحرام مغز است و از پتہ و از مثانہ یعنی پھکنہ و از ذکر
و فرج و از انثیین یعنی زیرین و از دبر یعنی جائے پاخانہ و از چرب انتڑی
کہ آنرا قصاب خوب میدانند صاف و پاک کنانیدہ بخرند و از سکین
خون آلودہ ذبح نکنند یعنی بنیرشستن سکین ذبح نکنند و بدانند
کہ اکثر قصاب در گوشتِ قلیہ اشیاء حرام مثل غدود و چرب انتڑی
وغیرہ شریک می کنند و صاحبِ قلیہ موجب ازدیادِ قلیہ دانستہ
مشکور قصاب شدہ نیک میدانند و نمیدانند کہ ازان ہمہ قلیہ
حرام میگردد و ثالثاً ہرچ سرخ و یا سبز در قلیہ نیاندازند این
عذر طبعی است نہ شرعی و یا زردچوب یعنی ہلدئے بازاری کہ در سر گین
بپزد و در قلیہ نیندازند پس از آب دہ دردہ پخت و پز شود ۔
فبہا والّا از آب چاہے کہ در واحتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد و
صاحبان پخت و پز بوقت پخت و پز اگر بحاجت بشری روند یا
بینی افشانند و یا حقہ کشند و یا سر و پا را و یا جائے دیگر را بخارا شند

بغیر شستن دست در کار پخت و پز شریک نشوند و در خانہ کہ ماکیان یعنی مرغیان باشند و آمد و رفت سگ نیز بود پس احتیاط پخت و پز در آنجا مشکل۔ اکثر مردان سبو چہ یعنی لوٹا در جائے ناپاک می نہند و از ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و پز می اندازند و نمی دانند کہ ازین عمل تمام آب نجس شدہ طعام را نجس میگرداند حتے کہ باطن خورندہ را تباہ و سیاہ کردہ جزو بدن شدہ بر ظاہرش غالب آمدہ ظلمت بر ظلمت می افزاید کہ تدارکِ آن غیر ممکن یابیت ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست

ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

در صورتِ عدمِ احتیاط بر فقیر رحم فرمودہ ازان دعوت معاف دارند جزاکم اللہ خیر جزاءٍ ؕ

مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مکتوب اول

بحضرت عبد الرشید صاحب صاحبزادۂ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بیان آنکہ مورد فیض در مراقبہ معیت قالب و نور لطیفۂ نفس مائل بہ بیاض است الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ بعد حمد و صلوٰۃ

وتحیات بخدمت حاشیہ بوسان بساط فیض مناط حقائق ومعارف آگاہ
عالم ربانی عارف سبحانی سراپا مجمع رموز واسرار رحمانی فیض بخش از کنوز
خواجہ احرار ومجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ صاحب مقام تجرید
حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ علی رؤس الخادمین وزاد فیضہ
الی العالمین بعد تسلیمات وکورنشات معروضہ اینکہ للہ الحمد خادم تاحین
معروضہ قرین صحت وعافیت وبرائے صحت وسلامتی آن ذات بابرکات
سرد عا بجناب او تعالےٰ سودہ می باشد عنایت نامۂ عالی در بہترین زمان
وخوشترین آوان شرف صدور یافتہ سرافتخار خادم را بعالم بالا
رسانید زہے قسمتی وخوشا نعمتے کہ خادمان دور افتادگان را بحاشیۂ
خیال نزدیک فرمودہ یاد فرماشدند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ
در رسالۂ خود مورد فیض در مراقبۂ معیت قالب را نوشتہ اند ورنگ لطیفۂ
نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ
علیہ تاحال ہمہ بزرگان این طریقہ درس یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است
از روئے آن مورد فیض در مراقبۂ معیت قلب یعنی دل معلوم میشود و نور
لطیفۂ نفس بے کیف وہمین طور دست بدست ارشاد شدہ آمدہ است
ودر طریقہ خلاف حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است
وناہر ضی اکابر لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جد امجد فقیر وشاہ
رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہا کہ نزد آن شفیق باشد
مقابلہ نمودہ ہر جائیکہ خلاف آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است
موافق نمایند نور علی نور — وباعث استقامت طریقہ است مخدوما
این خادم سرمو خلاف طریقہ نمیخواہد وحتی المقدور خود را از پیروان قیوم

ربانی قطب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میدارد پس درصورت مخالفت صورت فنا، اتم بظہور میرسد وفیض
مجددی از بحر بطون بساحل ظہور جلوہ گر میگردد از برکت توجہ آن عالی جناب
وخوشنودی ارواح پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیض مجددی درین
دیار مثل باران می بارد و تشنگان عطش عشق را سیراب می سازد خادم
در مکتوبات شریف کہ حرز جان میدارد بغور مطالعہ نمودہ کسے جا مورد فیض
در مراقبہ معیت قلب را نیافت و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب

مورد فیض مراقبہ معیت

قبلہ رحمۃ اللہ علیہ چنین است وعلامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت
صغریٰ آنست کہ توجہ فوق مضمحل شدہ احاطہ شش جہت میفرماید و
معیت بیچون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را با دراک بیچون محیط خود ومحیط ہمہ
عالم می بیند ازینجا مفہوم میگردد کہ در مراقبہ احدیت قلب اصل وقالب
فرع ودر مراقبہ معیت بالعکس ہرچہ بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد
پس خوبی قالب راچہ تشریح دہد کہ از تقریر وتحریر بیرونست خوبی قالب
است کہ تاج الصلوٰۃ معراج المؤمنین ط را بر سر نہادہ و حلہ
بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در بر گرفتہ اصل عالم کبیر ہمین ہست
کہ بمنصب خلافت ظہور فرمودہ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ چنین است بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت میکنند
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق سبحانہ
تعالیٰ با ماست معیت او بہر لطیفہ ماست و بہر موئے جسم ما بلکہ
بہر ذرہ از ذرات جہان متوجہ می شوند و ذکر اسم ذات ونفی و اثبات
بلحاظ معیت میکنند معیت حق باخلق از نص ثابت است اما علما

معیت علمی گویند و صوفیہ معیت ذاتی درین تردد و تشکک نباید افتاد و
ہمین لحاظ باید کرد کہ حق تعالے باماست آنچہ معیت سزاوار اوست و
نص قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت
قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم میگردد چراکہ معیت عام و مورد فیض خاص
متصور نمیگردد بلکہ خلاف نص قرآنی در ضمن آن معانی ظاہر میگردد۔
خادم نور لطیفہ نفس کہ مائل بہ بیاض نوشتہ است آن لطیفہ نفس

نور لطیفہ نفس

از اجزاء قالب است کہ منشاء فیض آن نیز مراقبہ معیت است بعد
تزکیہ و تصفیہ قابلیتے پیدا میکند کہ مورد فیض مراقبہ اقربیت گردد۔
در آن زمان بہ بیکیفی تعلق دارد و از ابتداء رو بہ وسط آرد خادم رسالہ
کہ نوشتہ است بنا بر مبتدیان این طریقہ لیس تحریر و تقریر کہ در آن
واقع شدہ باحوال مبتدیان مناسب دانست علاوہ برین خادم از
پیر دستگیر خود یعنے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ
علیہ قدس سرہ العزیز کہ باوجود ارادہ و مریدی از قطب الاقطاب و فرد
الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ تربیت باشارہ
حضرت جد امجد آن عالیجناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد
یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آن جناب عالی باشد بالراس والعین
عمل کردہ می آید بندہ را چہ عذر کہ بغیر از بندگی چارہ ندارد ؎

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد فرمان را
چہ کند گوے کہ عاجز نشود چوگان را

زیادہ آفتاب فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمت
النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب دوم

مکتوب دوم

بعزیزی صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنیٔ احسان۔ بعد حمد و صلوٰۃ روشن ضمیر وحارت تنویر باد استفسار از فقیر حقیر فرمودہ بودند سوال آنچہ در معنیٔ احسان وارد است کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ پس حقیقت رویۃ او تعالیٰ درین عالم چیست **جواب** مخدوما مکرما این امر احوالی است نہ اقوالی کہ از تحریر و تقریر راست آید چگونہ وچہ گوید کہ محبوب بیچون و محب با چون چون را بہ بیچون راہ نیست مگر از راہ محبت و عشق۔ بلبیت -

عشق بازی میکنم با او مدام   یافت آدم از طفیل عشق نام

عشق است کہ حضرت آدم را خلیفۃ اللہ و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و حضرت موسیٰ را کلیم اللہ گردانید علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام عشق است کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را حبیب اللہ گردانید عشق است کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوت مَا اَعْظَمَ شَانِیْ پوشانید عشق است کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ را محبوب سبحانی گردانید۔ عشق است کہ سالک را از خود میر باید عشق است کہ طالب را بہ مطلوب میرساند عشق است کہ محبوب را در نظر محب جلوہ گر گردانید بلبیت :-

عشق آن چیز است کو ہیم مدح او   تا قیامت کم نگردد شرح او

پس صاحبان حال از حال خود قیل و قال نمودہ اند کہ فرمودہ اند۔ ابیات

امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است ؂

ے درحیرتم که وعدهٔ فردا برائے چیست

دیده بکشا و جمال یار بین ے هر طرف هر سو رخ دلدار بین

دیدهٔ غیر ترا نمی بیند ے یک قسم صد قسم هزار قسم

هرکه زین دیده درین دیده ندید ے دیده اش کور ز غفلت همه او بود نه دید

پس مرتبهٔ احسان که مشاهدهٔ رحمان است به دوستان عالی شان حاصل
است دیگر آن که رکن ایمان دو اند یکے وحدانیت محبوب حقیقی و دیگر
رسالت ذات محمدی صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم پس بمجرد دیدار جمال محمدی
صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم مشاهده کمال احدی گردیده از زینت
مرتبهٔ احسان مزین شده به اقتضاء مراتب قرب می رسند۔ لہذا کسی بعد
انبیا علیهم الصلوٰة والسلام بمراتبات و مقامات صحابه رضی الله تعالی عنهم
نمی رسد۔ پس از زمان محمدی صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم که در شان او خیر
القرون وارد است تابعین رضی الله تعالی عنهم از ظل آن مرتبه بمرتبهٔ احسان
و تبع تابعین رضی الله تعالی عنهم در زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی
همچنان که زمانه امتداد گشته ظلال متعدد گردید پس هر درویش موافق استعداد
خویش در بحر مرتبهٔ احسان مستغرق و مستهلک اللهم اجعلنا من
محبتی هذه الکتاب او النجباء هرچه از پیران کبار ما رضی الله تعالی
عنهم رسیده بود تحریر و تقریر نموده والله عالم بحقیقت حال زیاده صحبت ۔

مکتوب سیوم

بریدی صدور یافته در ترغیب و تحریص به پاس انفاس و عدم غفلت
از باطن که کار این است و باقی همه هیچ و نیز در بیان کیفیت نزول برق لامع

مکتوب سیوم

برادر عزیز واقر تمیز سلمہ اللہ تعالےٰ۔ بعد سلام و دعاے فقیر خستہ ترین
انام کہ قبولش لاکلام۔ است معائنہ و مکاشفہ نما بہند بلبیت

پاس دار انفاس اے مرد خرد تا ترا این قافلہ منزل برد

یعنی بہ منزل مقصود کنایت از فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ
کہ در سیر ہر بنی آدم موجود است بغیر این قافلہ و بغیر تشبث دامان سالار
قافلہ کہ شیخ است نمی رسد۔ امید کہ جوارح ظاہر را بانصرام امور ظاہر
کہ متعلق بہ صوم و صلوٰۃ است و اگذارند و باطن را در بحر احدیت صرفہ وحیدہ
غوطہ زن دارند حتیٰ کہ خبرے و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن مقبل
این مشغولی بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم مختص است کہ بہ بطن
بطون تعلق دارد بمصداق این شعر بلبیت

میان عاشق و معشوق رمزیست کراما کاتبین راہم خبر نیست

نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بلبیت

غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل

ہرگز غفلت را سر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصۂ پیران طریقۂ
ماست از دست نگذارند بلکہ آن را نصب العین دارند کار این است
باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت محبوب حقیقی باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد برق
لامع کہ از مدت دراز بزیارت فقرا و غربا امت مرحومہ طامع بود یکایک
در موضع دوڑوڑ بوقت سہ پہر کہ فقیر ہنوز خواب آلودہ بود نزول نمودہ
از ملاقات جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ علیٰ ذالک
کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق فرمودہ حضرت مرزا مظہر
جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ زندگی صوفی غنیمت است ہم

اورا و ہم منتسبان اورا او را باین وجہ کہ محبوب حقیقی او بیچون و بے
چگونہ و بے انتہا و بے نمونہ است شاید وقتی برسد کہ از مقام قرب
او عروجی واقع شود قرب در قرب وصال در وصال حاصل درآید
و منتسبان او کہ رابطۂ فیض بواسطۂ او دارند از زندگی او خوشحال و
فارغ البال اند زیادہ نسبت باطن زیادہ بحرمت حبیب رب العباد ﷺ

مکتوب چہارم

بہ غلام محمد تعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات ترقی عمر و درجات واضح و لائح
باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود کہ مسلو باسرار محبوب بود آگاہی
بخشید سرور بر سرور و فرحت بر فرحت افزود عزیزا نوشتہ بودند
اللہ تعالےٰ با ماست چنان کہ بشان او سزاوار است این معنی اَللّٰہُ
مَعَکُمْ است و معنی اینما کُنْتُمْ را چہ باید تصور باید بدانید و بفہمید کہ
اَللّٰہُ مَعَکُمْ اجمالیست و اَیْنَمَا کُنْتُمْ تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُمْ
مرکزیت و اَیْنَمَا کُنْتُمْ دائرہ آنست پس معنی مذکور ہر دو را مشمول
لیکن در جملۂ اول بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل
و اکمال و نیز آہ و نالہ ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و انحلال
صحیح وجد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات و صفات و دیدار
یار در اغیار بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم　　اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

این ہمہ از لوازمات و تاثیرات اَینَما کُنتُم است لاَنّہٗ وقتیکہ عاشق
از گوہر موجودیت خود را نثار یار گردانیدہ و بحر بود در بود محبوب در محبوب مستغرق و منہمک بود کہ بخطاب ھُوَ مَعَکُم
مخاطب گردید پس بمجرد استماع ھٰذا النّداء قباے فرحت و عباے
حیرت را بر قامت خود دریدہ بود کہ ندا ثانی کہ اَینَما کُنتُم از محبوب لاثانی
بگوش عاشق فانی رسید بیچارہ غریب از خود رفتہ در آتش عشق بسوختہ
خطاب کُنتُم را گم نمودہ از مرتبۂ وحدت شہودی نزول کردہ در بحر وحدت
وجودی غوطہ زدہ بحیرت تام در آن مقام بینندۂ وحدت در کثرت و
دانندۂ تنزیہ در تشبیہ گردیدہ مترنم بترانۂ وحدت است کہ باین اشعار
می سراید ابیات:۔

زساز مطرب پرسوز این رسید بگوش　　کہ چوب و تار و صدا تن تنن ہمہ اوست
دیدہ غیر تراشے ببیند؛　　یک قسم صد قسم ہزار قسم
دیدہ بکشا و جمال یار بین　　ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین

اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم ثمر خوار شجرۂ وحدت اند کہ
نتیجۂ اَینَما کُنتُم است چنانکہ بعضے بقول لَیسَ فِی جُبَّتِی سِوَی اللّٰہ
قائل اند۔ و بعضے بقول اَنَا الحَق کنایت از جبۂ ذات ممکن است
کہ لا ذات است بلکہ عرض است و ذات محبوب را لائق کہ ثبات از
وست پس قول۔ لَیسَ فِی جُبَّتِی سِوَی اللّٰہ۔ بطریق اولی
اصدق و انسب و اشارہ از قول اَنَا الحَق یعنے اَنَا مُمکِنٌ لا
موجودٌ بل فانٍ و حق موجود است مطلوب و محبوب پس قول
اَنَا الحَق برحق و احوال اَینَما کُنتُم را چہ بنگارد و بالفرض اگر عمر حضرت
نوح علی نبینا و علیہ السلام یابد از عہدہ عشر عشیر آن بیرون نیاید

این آن مقام است کہ مخبرے بآن خبر میدہد بلیت

بدریائے شہادت گر نہنگ لا برآرد ہو

تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

ونیز نوشتہ بودند کہ روزے رابطہ چنان غلو نمود کہ از چشم سر معائنہ نمود عزیزا این دولت مقصود ہمہ طلاب است لیکن از ہزاران یکے راحی بخشند ومی دہند بحل کہ در اندک صحبت شیخ جذب کمالات شیخ نماید کہ دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند لیتنی الکم فیض کہ در باطن مقصود بود بر ظاہر منصور گردید ھٰذا مِنْ عَلَامَاتِ الْمُرَادِیْنَ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ بفرمودہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ دوران باخبر در حضور ونزدیکان بے بصر دور ونیز تنگی باطن دا منگیر حال مبتدیان تحمل بارگران نمیکند تا بوسط نہ آرد از تلون احوال باز نہ ایستد لہٰذا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا صَاحِبُ الْوَسَطِ اَبُوالْوَقْتِ وَمَا تَحْتَ اِبْنُ الْوَقْتِ قال مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فی حقہما

صوفی ابن الوقت باشد درمیان آن ابوالوقت است نادر در زمان

ابوالوقت حاکم وابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان آلٰہی اند اللّٰہم اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکِرَامِ پس ہر قدر کہ رابطہ پر غلو پایہ سلوک علو باید کہ آن قدر سعی نماید کہ دوی از میان برخیزد و من وتو راجائے نماند مثل مجنون علیہ الرحمہ اَنَا لَیْلٰی از زبان حال بے تکلف وبے قیل وقال در ہمہ حال آنا شیخ برآید ھٰذا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَالسُّلُوْکِ امید کہ از قدم اول کوتاہی

نکنند کہ بنائے طریقہ بر وست بقول قائلے مصراع

پایہ بیش آمدست وپس دیوار

ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود ازان دارند در خبر آمدہ است کہ تکلموا الناس علیٰ قدر عقولہم موافق تقریر آن عزیز چیزے تحریر نمود اسمع بسماعۃ القبول واعمل بہٖ زیادہ دعا:۔

مکتوب پنجم

بہ محمود شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ۔ در منع جزع و فزع وترغیب بر صبر و رضا و تسلیم:۔

از فقیر مسکین بہ محبی و عزیزی محمود شاہ سلمہ اللہ۔ بعد دعا واضح ولائح باد المؤمنون کلہم کنفس واحد بلکہ کل عالم کبیر نفس واحد است و عالم صغیر جان اوست ہر چہ از رنج و راحت کہ وارد میشود سرایت در کل میکند کسے زخم از دست خود بجان خود زند ویا از دیگرے خورد رنجش واحد است نہ فرق درو پس ہر چہ کہ از آفاق میرسد بہ مقتضائے نفس واحد سرایت در ہمہ میکند پس فکر باطل ہا را چرا دامنگیر حال می دارند و خود را پریشان بال می سازند پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ و ہمہ دوستان خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم در تحریر مقامات عشرہ کہ ازان صبر و رضا و تسلیم اند غرق اند و منتسبان را نیز در آن غرق میسازند و در استغراق توجہ کثیر میفرمایند چہ بلا شک کہ ایشان اندر پاسے صبر و رضا

وتسلیم سر برآورده به جزع وفزع لب کشوده اند باید که به خلاف زنان ماضیه خود با مریدان خود غوطه زن در بحر صبر و رضا وتسلیم باشند نه آن که از غیر دم زن السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم باید که نقل این به داود شاه نیز رسانند فقط

مکتوب ششم

نیز به محمود شاه خلیفه صدور یافته در بیان عدم منع زنان از ذکر در اوقات ایام وبعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ بعد حمد و صلوٰۃ وتبلیغ دعوات معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسله رسید ومضمونش فرحت بخشید اوتعالیٰ استقامت برظاهر وباطن عنایت فرماید وخلعت خلوص خاص که بر قامت دوستان خود پوشانیده است بآن عزیز پوشاند شجره به مهر خود داهنی از انگشت سبابه به کلمه طیبه را نوشته بدهند زنان را در اوقات ایام از ذکر گفتن ممانعت نکنند زیاده جمعیت باد فقط :-

مکتوب هفتم

به غلام احمد مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافته در بیان فرق شهودیه و وجودیه - برادر دینی ومحب راه یقینی خوش خصال پسندیده افعال دام محبته - بعد سلام مسنون الاسلام که زینت بخش شرع

خیر الانام است واضح ولائح باد محبت نامہ خیریت شمامہ رسیدہ۔
از مضامینش خود آگاہی بخشیدہ فقیر را مسرور گردانید خصوصاً از استماع
تقوی و پرہیزگاری واہل دلی محمود مرزا صاحب تحصیلدار کہ اسم با مسمی اند
تحصیل نعمت ہائے اخروی میکنند محمود و مسعود باد اے عزیز بہ تمیز
شہودیہ و وجودیہ ہر دو فریق دوستان الٰہی و عاشقان سرمدی اند گروہ اول
در شہود محبوب و گروہ ثانی در وجود مطلوب مستغرق اند چنانکہ خود را
و جمیع ممکنات را فراموش ساختہ با وجود بود نابود گشتہ اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی خلعت شہود و وجود گرفتہ و از
نعمت اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ سرفراز شدہ خورسند اند حتی کہ احوال
ایشان رحمۃ اللہ علیہم غیر محبوب دیگرے نمیداند و نمی شناسد بیت
میان عاشق و معشوق رمزیست کراما کاتبین را ہم خبر نیست
پس احوال ایشان را بہ میزان عقل و قیاس سنجیدن راست نمی آید۔
بلا تشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذت جماع و انزال بپرسد و مصر گردد کہ
انشراح بکند بالغ در گرداب حیرت می افتد چراکہ ازان لذت ہائے
دنیوی مثل نبات و فواکہات وغیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مثال
بدہد خلاف نفس الامری باشد۔ لیکن بالغ عاقل بآن نابالغ می بگوید کہ
خدائیتعالیٰ ترا بآن مقام رسانیدہ ملتذ گرداند کہ این از گفتن و نوشتن بیرون
نمی آید۔ ہرچند کہ اقوال صحیح باشد خلاف نفس الامر باشد لازم کہ از ہمہ دوستان
خدا کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند نفس را مائل نداشتہ محبت کامل
دارند و قلبیکہ احوال شان از حیطۂ وہم و قیاس عقل بیرونست از تحریر
و تقریر یکے را قدح و دیگرے را قطع نمودن خود را در ہلاکت انداختن است

اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِیَّۃَ وَ النَّجَاۃَ الْاُخْرَوِیَّۃَ

بدانند کہ صاحب احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس با وجود بودن مرفوع القلم محجوب است کسی کہ احوال شان را مترجم باقوال میکند گویا خود را از دست خود ہلاک میکند۔

مکتوب

مکتوب ہشتم

بہ بیان منظہر احمد خلیفہ و داماد حضرت ایشان صدور یافتہ در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطہ و تحریص بہ تحصیل علم ظاہری و عطائے اجازت طریقہ و ارشاد طریق توجہ کردن لعبد حمد و صلوۃ برخوردار نور چشم راحت جان بلکہ بہتر از جان منظہر احمد مقبول احد زاد اللہ قربہ بعد دعا و سلام از فقیر مسکین کہ موجب تسکین است بیت ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

چون فصل جائے وصل گرفت وقتی آید کہ وصل یار جائے فصل یابد تا حصول این دولت رابطہ را از دست ندہند و چنان در بحر رابطہ غوطہ زن باشند کہ از خلعت دوران باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز طریقہ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ دل بیار و دست بکار خلوت در انجمن سفر در وطن ہوش بردم نظر بہ قدم است ثابت قدم باشند صوفی کہ از صفت کائن و بائن صاف نباشد اسم بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند۔ ابیات

صاف کن آئینہ تن از غبار تا نماید جلوۂ رعنائی یار

چشم بکشا و جمال یار ببین ہر طرف ہر سو رخ دلدار ببین

در درس علم ظاہری کوشش بلیغ نمایند مطالعہ کتاب کہ نمونہ توجہ است سعی
از دست نہ دہند کہ ملکۂ مولویت موقوف بر اوست شہود و مشاہدہ از دست
یار ملائے نہیں یہ عشق سے ہے ۞ مکتب آرائے نہیں یہ عشق ہے
عشق آن چیز است کو بہم رحم او ۞ تا قیامت کم نگردد شرح او علم
باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر ۞ کے بود بے شیر مسکے بود بے پیر پیر
ایمان کہ بما رسیدہ است از طفیل علم ظاہری و علم ظاہری ہمچو شجر علم
باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر از کجا خوردی و لذت ثمر چسان بیان کردی یقین
کہ اگر قال نبودی کسے بحال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازت طریقہ
است طریقہ را دران بلدہ جاری نمایند بر این قول عامل باشند پیران نمی
پرند و مریدان می پرانند یعنی مرید ہر جا کہ میرود فیض پیر را منتشر می سازد و
بہ طالبان خدا میرساند بیں در مسجدے کہ نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح
مصلیان را کہ صلاح تام دارند و خواہان فلاح عام باشند توجہ کنند
دخول طریقہ کہ شرط توجہ است شما را معاف فرمودہ اند بر ہر کسے کہ خواہند
توجہ نمایند الا بر اہل کفر و طریقہ توجہ کردن این است کہ طالب را روبروئے
خود نشانندہ نشان قلب او دادہ بطرف قلب خود متوجہ باشند و خود را
مثل عنکبوت خالی دانستہ متوجہ باو سبحانہ تعالےٰ کہ محبوب حقیقیست
شدہ بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند الٰہی من کہ ام کہ این درویش
را توجہ کنم نسبت ما ہر دو بندگان تو و غلامان حبیب تو ایم و آنچہ بواسطہ پیران
ما رحمہم اللہ تعالےٰ از ذکر و فکر و انوار و تجلیات و حالات بے خودی و بیہوشی
و بےحسی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال یار و در اغیار و فانی شدن

دربارہ غمخواری یار از خطاب تسلّی شعار وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ط وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ط وَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ط ثابت رسیدہ است در دلِ این طالب کہ طالب تو و طالبِ محبّت حبیب تو است بریسان و ہمّت پیر نیز روش طریقہ است۔ ہمّت زورِ باطن را میگویند۔ حقیقت ہمّت انشاء اللہ تعالے بالمشافہ مفصلاً معلوم خواہد شد ہر قدر استغراق و اضمحلال بخود پیدا کنند طالب ہمان قدر مضمحل و مستغرق خواہد شد طُوبیٰ لَهُ وَبُشْرَىٰ لَكُمْ ببین در ہر مقام و در ہر منزل غوطہ زن شدہ متوجہ بہ طالب باشند و کرشمہ گری پیران مارحمہم اللہ تعالے معاینہ نمایند پیش پیران مابس کہ فیض شان دست بدست او تعالے استقامت بہ شریعت و طریقت کرامت فرماید آمین

مکتوب ۹ نہم

بریدی صدور یافتہ۔ درتہ غیب بر عدم رنج ازگفتہ آفاق اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَلَّفَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْإِيمَانِ وَالْإِيقَانِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَحْمَةٍ لِلْعَالَمِينَ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِالْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ ط اما بعد فقیر حقیر چند مضامین محبت آئین ظاہر میسازد امید کہ از جواب سراسر صواب فقیر را مبشر گردانند او سبحانہٗ بفضلہ و کرمہ و بتصدق حبیبہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ظاہر فقرا عین باطن و باطن را عین ظاہر گرداند از مرتبۂ وحدت یکسوئی کثرت دوروئی نیست سازد آمین یا رب العالمین پیران مارحمہم اللہ تعالے دائرہ

مباح را بر خود تنگ کرده اند نه بر مریدین و متعلقین فقیر چون ز لہ بردار خوان
نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک بر روش شان و قلتیکہ پیران
مارحمہم اللہ تعالے کدورت بشری باطنی و ظاہری را صاف نمودہ جمعیت
خاطر میگذارند موافق فرمودہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ مصرع

عارف کہ بر نجد تنک آبست ہنوز

سر مور رنج راگذر نمید ہند۔ بر آن صاحب لازم کہ دریا دل باشند و
گفتۂ آفاق را از یک گوش شنیدہ بگوش دیگر بر آرند واز فقیر ہر چہ بالمشافہ
ارشاد شدہ است بہ عمل آرند۔ داو سبحانہٗ مارا و آن صاحب را از شر ہر
نفسانی کہ ظاہر اسراسر بصورت دوست و باطناً دشمن جانی مثل دنیاے
دنیہ کہ ظاہرش شکر و باطنش زہر کہ ہرگز تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصون
دارد۔ فقط ؎

مکتوب دہم

مکتوب دہم

بعزیزی صدور یافتہ۔ در حل اجوبہ چند سوالات غامضہ۔

محبت اللہ تعالیٰ

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات واضح باد بر سیدہ بودند کہ محبت او
تعالیٰ با ہمہ مخلوق است یا خاص با آدم اگر با آدم خاص است کافر درین
بشارت شریک است یا نہ نحن دریں ما و دولت معیت عام است نہ خاص
لیکن موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بلیت

ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید ہبیگمان صورت درو آمد پدید

و نیز سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
ونیز حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند ع
ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما
پس انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وصحابا واولیا رضی اللہ تعالیٰ
عنہم موافق مراتبات خود بمعیت محبوب مطلوب ممتاز اند حتیٰ کہ بعضے
از اولیا اللہ از غلبۂ سکر خطاب معیت را گم کردہ و کمر را فراموش
نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند مجو باشند کہ خود را از ہستئ خود پاک
از کدورات بشری صاف نمودہ در بحر وحدت غوطہ زن اند اللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا
فِیْ مَحَبَّتِہِمْ مُسْتَقِیْمًا وَمُقِیْمًا ونیز معنی بیت حضرت شاہ شرف بو علی
قلندر رحمۃ اللہ علیہ پرسیدہ بودند ع
تو مباش اصلا وصال اینست و بس
رو در و گم شو کمال اینست و بس
مخدوما عقائد اہل سنت وجماعت منعقد بر آنست کہ حقائق الاشیا
ثابتۃ یعنے ہر شے بہ حقیقت خود ثابت و قائم است و آن حقیقت
بوہم و خیال بدل نمیشود نفس الامر سبت بین اللہ تعالیٰ بچون وبچگونہ
و بندۂ با کیف وکمینہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمی شود۔ لاکن شیخ رحمۃ
اللہ علیہ میفرمایند کہ خود را فراموش کردن و در بحر وحدت محبوب گم شدن
کمال عبدیت و وصال محبوبیت است لاکمال دو کذ ونیز پرسیدہ
بودند کہ از ذکر نفی واثبات نیستی خود و نیستے جمیع ممکنات وہستی اوتعالیٰ
متصور میگردد مخدوما این مقصود و مطلوب جمیع طلاب است از ہزاران
یکے را باین خلعت سرفراز میفرمایند بشری الکم لیکن این نیستی احوالی

معنی وصال

۳ ۴ نفی اثبات

ای لطیفهٔ قلبی

است نہ نفس الامری ونیز نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالےٰ می یابم
بدانند کہ این بقاے لطیفۂ قلبی است کہ بتدیان این طریقہ را دامنگیر حال و
منتہیان بعضے اوقات در وقت نزول ازین قال ذی حال ونیز بفہمند
کہ گروہ قادریہ این را از علم کمال میدانند وصوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ
مقبول وقادریہ مردود ونیز حقیقت این بیت پرسیدہ بودند ؎

بین بنا حق کا جو کہ تجھ میں ہے   اس کو مرشد سے پوچھ ہو ہوشیار

معنی وجود ربا در عبد

عزیزا این امر بسیار دقیق است اگر رو برو بالمشافہ تقریر این می شنیدی
یقین کہ بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ آین قدر
واسیکم بگوش ہوش بشنو زید در خارج ودر آئینہ موجود است لیکن
در خارج بوجود اصلی ودر آئینہ بوجود ذہنی وخیالی پس وجود ذہنی وخیالی
کہ در آئینہ موجود است اصلی وذاتی ندارد اصل وذات او ہمان زید خارجیست
کہ در خارج موجود است یقین کہ انار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی
زید است کہ در خارج موجود است نہ بوجود خیالی کہ او را ذاتی واصلی نہ ذات
واصل او ہمان وجود خارجی کہ در خارج موجود است پس ثبوت انار اوجود
نفس الامری ضروریست بدان کہ محبوب موجود بوجود خارجی و عالم در وہم
وخیال بوجود ظلی ازین تحقیق واضح گشت کہ بین بنا رسندہ کہ در بندہ است
آن بین بنا رحق است نہ بین بنا بندہ فَافْہَمْ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ۔

مکتوب یازدہم

مکتوب یازدہم

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ در بیان آنکہ

سرموکد ورتے درمیان پیر و مرید باعث انسداد فیض میگردد - برادر عزیز واقرتمیز در قلب جاے گرسنگہ رتبہ بعد حمد و صلوٰۃ و دعاے ترقی درجات و حالات و مقامات انکشاف تام باد الحمد للہ والمنۃ شجرۂ وجود آن عزیز مثمر بہ فرزند دلبند گردید او سبحانہ بفضل خویش بعمر طبیعی رسانیدہ از نتائج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یارب العالمین - دیگر آن کہ فقیر صاحب وصل است نہ صاحب فصل موافق فرمودۂ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

تو براے وصل کردن آمدی　　نے براے فصل کردن آمدی

تا توانی پا منہ اندر فراق　　اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِی الطَّلَاق

خارانکند درمیان پیر و مرید سرموکد ورتے حایل شود انسداد فیض میگردد حتی کہ مرید راخسارۂ ابدی میرساند فقیر مشاہدہ میکند کہ باران فیض پیران کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم در آن دیار ببارد و ایشان نیز صاحب تمیز اند فیض راہم می یابند و میدانند ببین جاے فرح است نہ جاے قدح مقربان در آتشِ افترا می سوزند و محبان ثمرۂ محبت بخورند مصرع

ہر کسے را بہر کارے ساختند

پس از ذکر و شغل بفکر نہ باشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت باد -

مکتوب ۱۲ دوازدہم

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنے صفائی چہار ابرو - بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر مسکین التماس اینکہ جواب ہاے سائل کہ از اہل دل

ہویدا و پیدا شدہ بظہور رسیدند الحق کہ ہمہ حق اند لیکن صفائی چہار ابروئے سالک و طالب از پیران صادق کہ اہل طریقہ اند جائے است و تا قیام قیامت جاری خواہند ماند۔ ہر گاہ کہ دلِ طالب از چہار سو لقمہ خوردہ سیاہ و تباہ شدہ مضطر و بیقرار گردید روبروئے شیخ کامل و مکمل رسیدہ الحاح و زاری نمود پس شیخش صفائی چہار ابرو یعنی چہار سو کردہ او را یکسو گردانیدہ در بحر وحدت غوطہ میدہد تا از ظاہر و باطنش لا غیری و از دل و جانش ھُو ھُو برآید ؎

زدریائے شہادت گر نہنگ لا برآرد ھُو

تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

این آن صفائے چہار ابرو است کہ عین شرع است نہ غیر پس صاحبان صفائی چہار ابروئے ظاہری اگر بر سر انصاف بیایند یقین کہ آنرا ترک فرمودہ این را قبول فرمایند زیادہ توجہ الی اللہ بلکہ فنا فی اللہ و بقا باللہ باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

مکتوب سیزدہم ۱۳

بنام منشی غلام حسین خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ در تعزیت مرگ برادر شان۔ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجہ اندرون ہزار و مکاشفہ قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال محبت پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ راغب غلام حسین صاحب زاد اللہ محبتہ۔ بعد دعا و سلام اللہ سبحانہ تعالیٰ خلعت صبر بر قامت جزع و فزع شان بپوشاند آمین یا رب العالمین در مقامات مظہریہ از مرزا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر یافتہ است عجب با

مکتوب سیزدہم

است از کسیکه مرگ را دوست ندارد مرگ است که موجب لقای آلهی است مرگ است که سبب زیارت رسالت پناهی است مرگ است که بدیدار اولیاء میرساند مرگ است که بدیدار عزیزان مسرور میگرداند آنچه ارشاده پس هر که از دوستان و عزیزان پیالهٔ اجل را نوشید باین دولت عظمی رسید الحمد لله علی احوالهٖ و نوالهٖ چه جای جزع و فزع بلکه علیہ فرح و نیز ما هم بر سر راهیم امروز فردا ملاقی بدوستان گذشته خواهیم شد پس انا لله و انا الیه راجعون تسکین بخش محبان و عزیزان است چرا تسکین نه بخشد که افعال محبوب از ذات محبوب تر اند که وآل برین اند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة سبحان اللہ عجب کار و بار است که ختم مبارک بنام گشت . عزیزا طریق خواندن ختم خواجگان رحمهم اللہ تعالیٰ دو اند یکی معمول هر روزه که خوانده می شود دوم هفتاد هزار بار کلمهٔ طیبه بسانی است خوانده رو بروے هزار بادل پُر زار برابر سینهٔ بے کینه پشت بقبله کرده دوزانو نشسته ثوابش بارواح طیبه اهل هزار با عجز و انکسار رسانیده بطرف قلب خود متوجه شده از ذکر و فکر حواس خمسه را مسدود ساخته فنائے مطلق حاصل کرده نظر قلب را اندرون هزار انداخته قدرت خدا را معائنه و اسرار خفیه را مکاشفه نماینده لیکن آن اسرار ها را بسمع هر کسے نه رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمة اللہ علیه بیت

خلوت از اغیار باید نی ز یار ۞ پوستین بهر دے آمد نی بهار

از فقیر دریغ ندارند . مضائقه نیست بلکه احسن است زیاده جمعیت ظاهر و باطن باد بحرمة النبی و آله الامجاد ـ

مکتوب چہاردہم ۱۴

بہ غلام محمد شاہ خلیفۂ حضرت ایشان صدور یافت مشعر چند ارشادات افاضت آیات

برادر عزیز القدر خوش خصال نیک کردار پسندیدہ افعال زاد محبتہٗ بعد دعا و سلام مشہود خاطر باد بحمد اللہ والمنۃ کہ اخوان طریقہ جمع آمدہ اند و ہر یک را موافق حصۂ خود از پیران ما رحمہم اللہ تعالے فیضی میرسد بدانید و بفہمید کہ خود را ہیچ عینک خالی دانستہ بہ پیران ما رحمہم اللہ تعالے متوجہ باشند کہ ہر چہ میرسد از دیاد فیض و قبول عمل خواہد شد مفہوم میشود کہ استعداد آدمہائے آنجا بسیار خوب است۔ جذبۂ خاص میدارند . . . . پس درینصورت آنانکہ جذبۂ خاص میدارند اوشان را بر ارشاد خاص اکتفا دارند کسانیکہ ماتحت اوشان اند آنان را بتوجہ قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجہ باشند مبادا در بے ہوشی شان رنجی و جراحتی برا عضاے ظاہری ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمہم اللہ تعالے گردد ہر یاران فرزندان حقیقی اند بر وشان شفقت از مادر و پدر شان زیادہ تر باشد زیادہ محبت باد۔

مکتوب پانزدہم
(۱۵)

مکتوب پانزدہم

نیز بہ غلام محمد شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال زاد اللہ قربہٗ ومحبتہٗ۔ بعد دعاے وسلام مشہود باد خطِ مرسلہ رسید و از مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران ما رحمہم اللہ تعالے است کہ بہ منتسبان خود احوال ہائے عجیب ونعمتہاے غریب عنایت میفرمایند لکھی ہی لکھی۔ نماز از حرکتِ اختیاری فاسد میشود نہ کہ از حرکتِ اضطراری و از کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند و ایشان بکار خود کیفیت مفسدات صلوۃ۔ در کتب فقہ مفصل مسطور است ملاحظہ کنند وتسکین دل سازند۔ زیادہ استقامت بر شریعت وطریقت باد۔

خصایص نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس سکوت۔ سکینت۔ طمانیت۔ جمعیت خاطر۔ دفع خواطر۔ حضور۔ آگاہی۔ نسبت خاص۔

اینہمہ خاصہ ہاے خواجگان حضرات نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم اند ہر کہ

پیرآمون خاندان ایشان بگردد۔ ہرآن و ہر زمان اینہمہ را نصب عین دارد و مستغرق درین بحر باشد۔ تا جلوۂ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم را معائنہ نماید ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند کہ برند از رہ پنھان بحرم قافلہ را

سبحان اللہ والحمد للہ قربان پیران ما شویم کہ از یک نظر خوش اثر بحریم کبریائی و بے نیازے میرسانند وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۔

تعلیم المریدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بعد حمد و صلوٰۃ واضح باد کہ چون فضیلت وکمالات دستگاہ محمود شاہ از فقیر نسبت طریقۂ علیاء نقشبندیہ مجددیہ از اول تا آخر کسب کردند و مجاز بہ تعلیم طریقہ شدند وقت رخصت التماس تحریر طرز تعلیم نمودند۔ لہٰذا سطرے چند درین باب تحریر نمودہ می شود کہ چون طالبی ارادہ بیعت وطلب ارشاد نماید اول استخارہ نمایند یا قبول دل را بمنزل استخارہ دانند چون ازین ہر دو یکے را دریابند طالب را رو بروے خود بنشانند و بپرسند کہ بکدام طریقہ بیعت مینمائی۔ بعد ازان فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہر دو دست بطریق مصافحہ بگیرند و سہ بار استغفار و یک بار ایمان مجمل و ایمان مفصل ۔ بعد ازان دو بار کلمہ طیبہ و یک بار کلمۂ تشہد از زبان او بگویانند۔ بعد ازان مقام دل را با دنشان

دہند و بگویند کہ او چشم خود را بند نمودہ متوجہ بدل باشد پیش
قلب خود را مقابل قلب او نمودہ ہمت نمایند کہ ذکر یکہ مرا از
پیران رسیدہ است در دل این شخص برسد انشاء اللہ تعالے خواہد
رسید تا سہ روزہ توجہ نمایند۔ بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفہ
خود را مقابل نمودہ برائے جاری شدن ذکر سہ سہ روز در ہر مقام توجہ
فرمایند پس ازان ذکر نفی و اثبات و طرز مراقبہ احدیت باو تعلیم نمایند
و توجہ کنند کہ در دل او توجہ بطرف فوق پیدا شود و این بفوق ادیا
است نہ آنکہ خدا بطرف فوق است بعدہ ازان توجہ برائے جذبات
و واردات نمایند و وقت القاے نسبت احدیت لطیفہ را طرف فوق
کہ اصل اوست بہمت بردارند تا آنکہ جذبات موقوف شود چرا
کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون بخطرگی یا کم خطرگی تا
چہار گھڑی حاصل شود مراقبۂ معیت تعلیم نمایند القاے فیض معیت
بکنند و جذبات کنانیدہ باصل رسانند تا حضور دائمی شود توجہ
در مراقبۂ اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام بالقاے فیض ہر قسمتے
کہ خواہند آن لطیفہ و آن مقام را در مقابلہ لطیفہ و مقام طالب نمودہ
ہمت کنند کہ برسد بفضل الٰہی سبحانہٗ و برکت پیران کبار خواہد رسید
و چون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود بیکبار رگے جملہ
لطائف جاری شدن تواند حاجت توجہ سہ روز نماند فقط
ظہور کیفیات بشود از بیخودی و استغراق توحید وجودی و استہلاک
و اضمحلال و توحید شہودی و فنا ء انا و کیفیات لطیفہ قالبہ ظہور تجلیات
ذاتیہ دائمی در کمالات ثلاثہ و حقائق سبعہ و لطافت و بساطت و وسعت

وبیرنگی ہا و بے کیفی ہا در نسبت باطن بہم میرسد و قوت ایمانیات و
عقائد حقہ کسی کہ کثرتِ مراقبات درین مقامات عالیہ میتابد بساطت و
بیرنگی ہر مقام می تواند کرد واللہ عالم بالصواب والیہ المرجع والماب

سلب الامراض
بتوسل صحابہ رضؓ و اہل بیتؓ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت فاروق
اعظم عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت

علی مرتضیٰ اسد اللہ غالب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرات السّتۃ الباقیۃ من
العشرۃ المبشرہ طلحہؓ و سعد و سعید و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبدالرحمٰن
ابن عوف و زبیر ابن العوام رضی اللہ تعالےٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و
حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرات صحابائے اہل بدر
و بحرمت حضرات صحابائے اہل احد و بحرمت حضرات جمیع انصار
و مہاجرین رضی اللہ تعالےٰ عنہم و بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات
رضی اللہ تعالےٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالےٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمت حضرت فاطمۃ الزہرا و بحرمت حضرت
خدیجۃ الکبریٰ و بحرمتِ حضرت عائشہ صدیقہ و بحرمت جمیع اہل بیت
رسول اللہ و بحرمت جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ
تعالےٰ عنہن لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ جمیع انبیا واولیا وعلما وشہدا وصالحین والحجاج والمسافرین والمسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات وجمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین آمین ثم آمین ثم آمین ۝

بوقتِ خواندن این۔ شفائے مرض و دفع درد از مریض واز صاحب درد نصب عین دارد آں شافی شفا خواہد داد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ رضی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت

سلمان فارسی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالی
عنہم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رض لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سلطان العارفین
قطب العاشقین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ ابو الحسن خرقانی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو القاسم گرگانی رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی
فارمدی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ جہان خواجہ

۵۱
سبحان اعظم شانی علیا
و تشہد یا پدر رائے
مہاہ و سکات
عجمی و نون
دیبی راست
میشہار ستار
از دیبات
من معمولا مظہر

عبد الخالق[۱۱] غجدوانی[۵۱] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف[۱۲] ریوگری[۵۲] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ محمود[۱۳] انجیر[۵۳] فغنوی لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عزیزان[۱۴] علی رامیتنی[۵۴] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا[۱۵] سماسی[۵۵] رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت سید السادات حضرت سید[۱۶] امیر کلال رح لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت خواجہ[۱۷] خواجگان پیر پیران امام الطریقہ مشکل کشا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند[۵۶] رحمۃ اللہ علیہ — لا اله الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول

۵۶ نقشبند نسبتی است بجرفہ کمخابی کہ ایشان و پدر ایشان باین کار مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا ۱۲ من معمولات مظہریہ —

۵۱ غجدوان بفتح معجمہ مکسورہ و سکون جیم نام موضعی است از توابع بخارا ۱۲ من معمولات

۵۲ ریوگر بکسر مہملہ نیز دیہی است از توابع بخارا من معمولات

۵۳ انجیر فغنہ بفتح و سکون معجمہ دیہی است از بخارا ۱۲ من

۵۴ رامیتن بفتح مہملہ و کسر میم و یا و کسر مثناۃ آخر قصبہ ایست از بخارا ۱۲ من

۵۵ سماسی بفتح و تشدید میم ثانیہ دیہی است شہر طوس کہ امروز مشہد میگویند و سماسی بفتح سین من معمولات مظہریہ

اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطارؒ [۱۸] لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد [۲۰] رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ محمد
یعقوب چرخی [۱۹] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ محمد شرف
الدین زاہد [۲۱] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش [۲۲] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی [۲۳] رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت خواجہ
خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ [۲۴] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد [۲۵] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت

سنہ ۸۵۱ چرخ بجیم فارسی رائے مہملہ دخائے ... قریہ ایست توابع غزنین ۱۲ من معمولات مظہریہ

سنہ ۸۲ خال خواجہ محمد درویش ۱۲

عسہ والد مولانا خواجگی ۱۲

امکنگ موضعی است نزدیک ... سمرقند ... من معمولات مظہریہ

خواجہ محمد معصوم[۲۶] رح[۵۲] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین[۲۷] [۵۳] رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت حافظ محمد[۲۸]
محسن[۵۴] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
سید السادات حضرت سید نور محمد[۲۹] بداؤنی[۵۵] رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف
باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الاقطاب
فرد الافراد حضرت[۳۰] شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شاہ سعد اللہ صاحب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین
صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

[۵۲] فرزند ثالث حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۲
[۵۳] نبیرۂ حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۲ عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم من معمولات مظہریہ
[۵۴] حافظ محمد محسن نواسہ شیخ عبد الحق دہلوی و خلیفہ حضرت عروۃ الوثقیٰ ۱۲ من معمولات مظہریہ
[۵۵] بداؤن سرکار درمضافات دہلی شہر بریلی ۱۲ من معمولات مظہریہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم ۵ بوقت خواندن شجرہ شفا مرض و دفع درد مرض از بعض امراض حسب درد نصیب علیحدہ دارد و شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ۔ فقط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ قادریہ رض

توسل پیران شجرہ قادریہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ

لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رض لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط

رسول اللہ حضرت امام زین العابدین رض لا الہ الا اللہ نیت
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام
محمد باقر رض لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام جعفر صادق رض لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ
حضرت امام موسیٰ کاظم رض لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام علی
موسی رضا رض لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔
لا الہ الا اللہ نیت ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رح لا الہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول

خواجہ سری سقطی
خال سید الطائفہ
جنید بغدادی

الله بحرمتِ حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ
ابوبکر عبدالله[۱۳] شبلی رح لا الٰہ الا الله نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمتِ حضرت محمد رسول
الله صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ عبدالعزیز[۱۴] تمیمی رح لا الٰہ الا
الله نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ
عبدالواحد[۱۵] بن عبدالعزیز تمیمی رح لا الہ الا الله نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح[۱۶] طرطوسی رح
لا الہ الا الله نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت
حضرت شیخ ابوالحسن[۱۷] علی الہنکاری القرشی رح لا الہ الا الله
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول الله
بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ ابوسعید[۱۸]
مبارک مخزومی رح لا الہ الا الله نیست ہیچ مرضے و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله
صلعم و بحرمتِ حضرت غوث الثقلین قطب الدارین پیران پیر محبوب
سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر[۱۹] جیلانی رضی الله تعالےٰ عنہ
لا الہ الا الله نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله صلعم و بحرمت
حضرت سید عبدالرزاق رح لا الٰہ الا الله نیست ہیچ مرضے

و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱]
شرف الدین قتال رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید عبد الوہاب[۲۲] رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ صلعم بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید بہاؤالدین رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید
عقیل[۲۴] رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۵] شمس الدین صحرائی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سید[۲۶] گدا رحمان اوّل بن ابی الحسن رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۷]
ابو الفضل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۸] شمس الدین

عارف رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید گدا رحمان ثانی رح[۲۹]
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت[۳۰] سید شاہ فضیل رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شاہ کمال کیتھلی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت[۳۲] شاہ سکندر رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت بدر
الملت والدین امام العارفین امام الطریقہ حضرت شیخ
احمد[۳۳] فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمتِ حضرت خازن الرحمت حضرت[۳۴] خواجہ محمد
سعید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت

شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال کیتھلی ۱۲ من معمولات

فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی ۱۲

شیخ عبدالاحد[۲۵] المعروف شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شیخ الشیوخ
حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب
اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت مرزا مظہر جان
جانان شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت قطب الارشاد فرد الافراد حضرت
شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علیشاہ رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قوت
ارباب ایمان و تقویت اصحاب ایقان حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین حسنا رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم۔ بوقت خواندن شجرہ شفائے
مرض و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصیب علین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی

نبیرۂ حضرت مجدد الف ثانی فرزند خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید[۵۱]

سنام بفتحِ سین مہملہ و تشدید نون قصبہ ایست از توابع مسہرند ۱۲ من معمولات۔[۵۲]

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ رضؓ

توسل پیران شجرہ چشتیہ رضؓ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و درد
بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و درد بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت

خواجہ فضیل بن عیاض رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجۂ سلطان ابراہیم ادہم رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سدید
الدین حذیفۃ المرعشی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجۂ امین الدین ہبیرۃ البصری رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق ممشاد علو دینوری[۱] رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجۂ ابو اسحاق شامی چشتی[۲] رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت

ف ۱ منسوب بہ دینور کہ شہریست از توابع شام ۱۲ من معمولات

ف ۲ چشت شہریست در دامن کوہ بفاصلہ دو منزل از ہرات واقع است حالا مشہور بہ شادلان است ۱۲ از حاشیہ معمولات مظہریہ

حضرت خواجہ ناصر الدین[۱۳] ابو یوسف چشتی رح لا الہ الا
نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی[۱۵] رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت خواجہ عثمان[۱۶] ہارونی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت خواجہ قطب[۱۸] الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ فرید[۱۹] الدین گنج شکر رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

۱۵ زندنی پرگنہ ایست از ہفت پرگنہ بخارا ۱۲ منہ معمولات

۱۶ ہارون قریہ ایست بفاصلہ نیم کروہ از زندنی واقع است ۱۲ منہ معمولات

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مخدوم عالم علاؤ الدین[۲۰] علی احمد صابر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین[۲۱] ترک پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ جلال الدین[۲۲] پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق[۲۳] ردولوی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد[۲۴] عارف رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس[۲۵] گنگوہی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین[۲۶] گنگوہی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد[۲۷]

رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت بدر الملت والدین امام
الواصلین حضرت شیخ احمد[٢٨] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ
علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد[٢٩]
سعید رحمۃ اللہ علیہ ۔ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ
عبد الاحد[٣٠] المعروف شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شیخ الشیوخ حضرت
شیخ محمد عابد[٣١] سنامی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و
دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین
حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جاناں[٣٢] شہید رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الارشاد فرد الافراد
حضرت شاہ عبد اللہ[٣٣] المعروف بہ غلام علی شاہ رح لا الٰہ الا اللہ

[٢٨] فرزند حضرت مجدد
[٢٩] نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی فرزند حضرت … الرحمۃ خواجہ … ۱۲

نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مولانا ومرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت جمیع حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم ۵

بوقت خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض واز حسب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد۔

بحرمت النبی و آلہ الامجاد ۵

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ سہروردیہ رضی اللہ عنہم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیر المومنین خلیفۃ المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت معروف
کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری
سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت سید الطائفہ حضرت شیخ جنید
بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ علو
ممشاد دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ

صلعم و بحرمت حضرت شیخ[۱۲] یار محمد بن شیخ عبداللہ عمویہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ[۱۳] وجیہ الدین ابو الحفص عبد القادر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ[۱۴] ضیاء الدین ابو النجیب عبد القادر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب[۱۵] الدین سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ بہاؤ[۱۶] الدین ذکریا ملتانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد صدر[۱۷] الدین رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین شاہ رکن عالم رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

[۱۶] شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی من معمولات
[۱۷] فرزند شیخ بہاؤ الدین ۱۲ من معمولات

رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم
جہانیاں جہاں گشت رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۰] اجمل
بہرائچی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید[۲۱] بڈھن بہرائچی رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت شیخ[۲۲] درویش محمد بن قاسم اودھی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ و صحبہ وسلم و بحرمت حضرت شیخ[۲۴] رکن الدین ابن حضرت
شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
مخدوم شیخ[۲۵] عبد الاحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لا الٰہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد
الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد[۲۷] فاروقی سرہندی
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خازن الرحمۃ خواجہ[۲۸] محمد سعید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم و بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد المعروف
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد[۲۹] عابد سنامی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ
قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا[۳۰] مظہر جان جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ[۳۱] المعروف بہ غلام علی شاہ قدس سرہٗ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ

صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لآ الـٰـہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لآ الـٰـہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لآ الـٰـہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ط

بوقتِ خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض و از صاحبِ درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رضؒ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لآ الـٰـہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضے و

توسل پیران شجرہ کبرویہ

دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے ودردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے ودردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضر

موجب ابوالقاسم جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ ابو علی رودباری[۱] رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عثمان[۱۱] مغربی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی[۱۲] رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ ابوبکر[۱۳] نساج رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
احمد[۱۴] غزالی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ شیخ ضیاء[۱۵] الدین ابو النجیب رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردی بجز شفا و بجز دفع

[۱] رودباری بنا چہ اسست کہ منسوب الشان بود ۱۲ من معمولات منظم
[۲] گرگان بفتح کاف تازی و سکون را کاف عجمی و نون دیہی است از دیہات مشہور من معمولات منظم

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت حضرت عمار یاسر رح ....
....
.... لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت امام الطریقہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ باباکمال خجندی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد رح لا الٰہ الا
اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت شیخ عطایا الخالدی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت شیخ شمس الدین ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی رح لا الٰہ

فرغانہ بہ فتح غین معجمہ و نون نام ولایتی ست از ماوراء النہر ناپید شدہ اند و جان ۱۲ غیاث

الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و
بحرمت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت[۲۳] سید جلال الدین
بخاری رح لا الہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید احمد[۲۴] بہرائچی رح
لا الہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت سید بدن[۲۵] بہرائچی رح لا الہ نیت ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ و
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
درویش[۲۶] محمد بن قاسم اودھی رح لا الہ الا اللہ نیت ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد
القدوس[۲۷] گنگوہی لا الہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن[۲۸] الدین گنگوہی رح
لا الہ الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت مخدوم[۵۱] شیخ عبد الاحد[۲۹] رح لا الہ
الا اللہ نیت ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

[۵۱] والد حضرت مجدد الف ثانی رح

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
مجدد الملت والدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی امام
الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت خازن الرحمہ حضرت خواجہ محمد سعید رح ۔
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف شاہ
گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زماں قطب جہاں حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب
الارشاد فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ ۔ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و

عا۔ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی رح ۱۱۲۷

علا۔ نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی رح

دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت محمد نعیم مسکین شاہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و بحرمت جمیع حضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ؒ

بوقت خواندن شجرہ

شفائے مرض

و دفع درد از مریض و

از صاحب درد

نصب عین دارد او شافی

شفا خواہد داد

بحرمت النبی

و آلہ الامجاد ؒ

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام
علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر دینی و محبِّ راہ یقینی

بہ توبہ و انابت چنگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستند بذکر و شغل مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم از لطیفۂ قلب تا بلطیفۂ قالبیہ عالم امر را تمام کردہ عالم خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در مراقبۂ احدیت مستغرق شدند حتی کہ حرکتِ ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید۔ بعدہ قدم در مراقبۂ ثانی کہ مسمی بمراقبۂ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیا و ولایت ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی و بیہوشی است۔ استغراق و اضمحلال و اتصال ظلی باصل و دیدن انوار و تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند حتی بعد سیر در ولایت کبری کہ ولایت اصلیہ و ولایت انبیا است و کتابت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات ثلاثۂ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است

نمودند و ظل را گذاشته باصل ناظر گشتند و بفنای خاص بقدر استعداد
خود مشرف شدند۔ بعد ازان سیر در ولایت علیا که ولایت ملائکه است و
عبارت از مراقبهٔ اسم باطن است نمودند و بقدر استعداد خویش از فیوض آن
سیراب گشتند۔ بعد ازان از مراقبهٔ کمالات اولوالعزم سرفراز شده بایمان
حقیقی مشرف شدند و خلعت شرح تمامت باطن پوشیدند۔ بعد
ازان از مراقبات حقائق الٰهیه که عبارت از مراقبهٔ حقیقت کعبه و مراقبهٔ
حقیقت قرآن و مراقبهٔ حقیقت صلوٰة و مراقبهٔ معبودیت صرفه است
مشرف شده بفنا و الفنا رسیدند۔ بعد ازان قدم سلوک در سیر
حقائق انبیا نهاده از مراقبهٔ حقیقت ابراهیمی و از مراقبهٔ حقیقت موسوی
و از مراقبهٔ حقیقت محمدی سرفراز شدند و ثمرهٔ نتائج آن مقامات گردید
از افضال الٰهی از ذکر و فکر غافل نیستند حضور و آگهی و نسبت خاص
بقدر استعداد نقد وقت خود میدارند و نیز سعی بلیغ بحصول مقامات
فوق مرعی داشته اند۔ الله تعالیٰ از برکت پیران کبار رحمهم الله اوشان را
محصل گرداند بحرمة النبی و آله الامجاد [?] که کنایت از مقامات
شیخ است بحال شان مصروف [illegible] خرقه خلافت بر سرشان نهاده اجازه
تعلیم طریقه داد —————— [illegible] ان شاء الله
طالبان از ایشان نماید و مقامات موصوفه را بواسطهٔ ایشان حاصل سازد اللهم
اجعله هادیاً و مهدیاً و مستقیماً علی الشریعة
المصطفویة و سراجاً علی قدم المشائخ بحرمة
النبی و آله الامجاد آمین ثم آمین

برائے آگاہی طالبان جدول تاریخ

ولادت ووفات مشائخ طریقت علیہم التحیۃ والثناء

السلسلۃ للمشائخ النقشبندیہ الاویسیہ المجددیہ رح

نشان	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ عائشہ صدیقہ رض
۲	حضرت ابوبکر صدیق رض	شب چہارشنبہ ذی الحجہ عمر ۶۳ سال	شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی ۲ سنہ ۱۳ھ	؍؍	روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳	حضرت سلمان فارسی رض	عمر ۲۵۰ سال	۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ	اصفہان	مدائن [illegible]
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رض	دوشنبہ ۲۳ شعبان سنہ ۲۴ھ عمر زائد از صد سال	۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۷ھ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ [illegible]
۵	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع ا سنہ [illegible]	دوشنبہ ۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ھ	؍؍	جنت البقیع در مقبرہ امام حسن رض
۶	حضرت بایزید بسطامی رح	پنجشنبہ ربیع ۲ سنہ ۱۳۶ھ	جمعہ ۱۵ شعبان سنہ ۲۶۱ھ	شام	بسطام
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	دوشنبہ ۱۰ شوال سنہ ۳۱۳ھ	سہ شنبہ ۱۵ رمضان سنہ ۴۲۵ھ	طالقان	خرقان
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رح	دوشنبہ ۱۰ محرم سنہ ۳۰۷ھ	۲۲ صفر سنہ ۴۵۰ھ	قریہ گرگان	کاشان
۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رح	سہ شنبہ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۴۳۴ھ	۴ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ	قریہ فارمد	طوس
۱۰	حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رح	جمعہ ۲ صفر سنہ ۴۴۰ھ	چہارشنبہ ۲ رجب سنہ ۵۳۵ھ	دمشق	مرو

نشان	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱۱	حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح	دو شنبہ ۱۲ شعبان ۴۳۵ھ	دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ بروایت تحقیق	غجدوان	غجدوان بخارا
۱۲	حضرت خواجہ عارف ریوگری رح	۲۷ رجب ۵۵۱ھ	غرہ شوال ۷۱۵ھ	ریوگر	ریوگر بخارا
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	سہ شنبہ ۱۸ شوال ۶۲۷ھ	۱۷ ربیع الاول ۷۱۵ھ	قریہ انجیر فغنہ	وابکنی =
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح	چہار شنبہ ۱۶ شوال ۶۳۱ھ	۲۸ ذیقعدہ ۷۲۱ھ	خراسان	خوارزم
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح	سہ شنبہ ۲۵ رجب ۵۹۱ھ	سہ شنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ	طبرستان	قریہ سماسی
۱۶	حضرت سید امیر کلال رح	جمعہ ۱ جمادی الثانی ۶۷۶ھ	پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی ۷۷۲ھ	سوخار	دیہ سوخار بخارا
۱۷	حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح	دو شنبہ ۴ محرم ۷۲۸ھ	شب دو شنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ	بلخ	بخارا
۱۸	حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رح	دو شنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۶۹۵ھ	شب چہار شنبہ ۲۰ رجب ۸۰۲ھ	جغانیان	دیہ جغانیان
۱۹	حضرت خواجہ یعقوب چرخی رح	چہار شنبہ ۴ شعبان ۷۶۲ھ	دو شنبہ ۵ صفر ۸۵۱ھ	قریہ چرخ	بلغتون
۲۰	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار	پنجشنبہ ۴ رمضان ۸۰۶ھ	شب شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ	بخارا	سمرقند
۲۱	حضرت مولانا محمد زاہد رح	سہ شنبہ ۴ شوال ۸۵۲ھ	سہ شنبہ غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ	حصار آباد	حصار آباد
۲۲	حضرت مولانا محمد درویش رح	چہار شنبہ ۶ شوال ۸۴۶ھ	۱۹ محرم ۹۷۰ھ	سرہند	صحرائی شہر
۲۳	حضرت خواجگی محمد امکنگی رح	دو شنبہ ۱۲ رمضان ۹۰۷ھ	۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ	دمشق	امکنگ
۲۴	حضرت خواجہ باقی باللہ رح	پنجشنبہ ۵ رجب ۹۷۲ھ	دو شنبہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ	دہلی	بیرون شاہجہان آباد
۲۵	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح	جمعہ نصف شب ۱۴ شوال ۹۷۱ھ	سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند

شاہ نزدیک قدم شریف محلہ گیراں

شاہ جانب باڑہ قبری خام

نشان	اسمار بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد یا وطن	مقام مزار مبارک
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ شوال سنہ ۱۰۰۹ھ تقابات	۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	〃	سرہند
۲۷	حضرت شیخ سیف الدین	۲۹ صفر سنہ ۱۰۴۹ھ	۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۸ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت حافظ محمد محسن رح	سنہ	سنہ ۱۰۲۷ھ	دہلی	دہلی
۲۹	حضرت سید نور محمد بدایونی	شنبہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۴۳ھ	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	در بدایون	بیرون کوٹلہ سلطان المشائخ
۳۰	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	تاریخ جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالا باغ مالوہ	دہلی در خانقاہ حضرت غلام علیشاہ رح
۳۱	حضرت شاہ عبداللہ المعروف غلام علیشاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر بعد اشراق سنہ ۱۲۴۰ھ	پٹیالہ ضلع پنجاب	دہلی در خانقاہ خود
۳۲	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	قصبہ اوٹری ضلع علاقہ بنگلی	محلہ کواسہ واڑی حیدر آباد دکن
۳۳	حضرت سید محمد نعیم شاہ مسکین شاہ رح	( )	×	〃	نزدیک الماس مسجد دروازہ علی آباد حیدر آباد دکن
۳۴	حضرت خواجہ محمد حسین رح شاہ صاحب رح	عمر ۸۵ سال تخمیناً	۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ	بنگلور	بمنی پورہ سنگم گنج شریف ریاست حیدر آباد دکن

السلسلۃ للمشائخ القادریۃ رحمۃ اللہ علیہم

نشان	اسمار بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد یا وطن	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	〃	نجف اشرف

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد و مسکن	مقام مزار مبارک
۳	حضرت امام حسن رض	پنجشنبہ ۱۵ رمضان ۳ھ	پنجشنبہ ۵ ربیع الاول ۵۰ھ	مدینہ منورہ	جنت البقیع
۴	حضرت امام حسین رض	شنبہ ۵ شعبان ۴ھ	جمعہ ۱۰ محرم ۶۱ھ	"	کربلا
۵	حضرت امام زین العابدین رض	جمعہ ۵ شعبان ۳۸ھ	۱۰ محرم ۹۴ھ	"	جنت البقیع
۶	حضرت امام محمد باقر رض	جمعہ ۳ صفر ۵۷ھ	دوشنبہ ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ	"	"
۷	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ	"	"
۸	حضرت امام موسیٰ کاظم رض	یکشنبہ ۷ صفر ۱۲۸ھ	جمعہ ۵ رجب ۱۸۳ھ	"	بغداد شریف
۹	حضرت علی بن موسیٰ رضا رض	پنجشنبہ ۱۱ ربیع ۱۵۳ھ	جمعہ ۲۱ یا ۹ رمضان ۲۰۳ھ	"	مشہد مقدس
۱۰	حضرت معروف کرخی رض	پنجشنبہ ۱۲ شوال ۱۴۳ھ	یکشنبہ ۱ محرم ۲۰۰ھ	توس	بغداد شریف
۱۱	حضرت سری سقطی رح	دوشنبہ ۲ محرم ۱۵۵ھ	یا ۳ دوشنبہ ۳ رمضان ۲۵۰ھ	بعلبک	"
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح	چہارشنبہ ۱۱ شعبان ۱۵۶ھ	شنبہ ۲ رجب ۲۹۷ھ	کوفہ	"
۱۳	حضرت ابوبکر شبلی رح	دوشنبہ ۲۲ شوال ۲۱۱ھ	جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ	دمشق	"
۱۴	حضرت عبدالعزیز یمنی رح	چہارشنبہ ۳ صفر ۲۰۱ھ	پنجشنبہ ۱ ذی الحجہ ۳۲۲ھ	یمن	یمن
۱۵	حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رح	چہارشنبہ ۲۷ رجب ۳۲۶ھ	جمعہ ۹ جمادی الثانی ۴۲۵ھ	"	بغداد و کہنہ مقبرہ امام احمد حنبل
۱۶	حضرت ابوالفرح طرطوسی رح	یکشنبہ ۷ شوال ۳۶۹ھ	شنبہ ۵ محرم ۴۴۷ھ	حلب	طرطوس
۱۷	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	چہارشنبہ ۲۲ شعبان ۴۰۹ھ	چہارشنبہ ۵ محرم ۴۸۶ھ	ہنکار	ہنکار شریف
۱۸	حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رح	سہ شنبہ ۱۲ رجب ۴۰۳ھ	دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۵۱۳ھ	"	واسط
	" "	" "	" "	"	"

نشان	اسمائے بزرگان دین	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱۹	حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	یکشنبہ غرہ رمضان سنہ ۴۷۱ھ	شب شنبہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ	گیلان	بغداد شریف
۲۰	حضرت سید عبدالرزاق رح	چہارشنبہ ۱۸ رجب سنہ ۵۵۷ھ	۱۸ شوال سنہ ۵۶۹ھ	بغداد کہنہ	باب حرب بغداد شریف
۲۱	حضرت شرف الدین قتال رح	سہ شنبہ ۱۲ رمضان سنہ ۶۲۳ھ	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۷۱۱ھ	بخارا	بغداد کہنہ
۲۲	حضرت سید عبدالوہاب رح	چہارشنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۶۵۷ھ	پنجشنبہ ۱۸ شعبان سنہ ۶۹۹ھ	اصفہان	ینبوع
۲۳	حضرت سید بہاؤالدین رح	شنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۶۱۶ھ	جمعہ ۱۸ رمضان سنہ ۸۰۲ھ	قندہار	قلعہ تمنی
۲۴	حضرت سید عقیل رح	چہارشنبہ ۴ شعبان سنہ ۶۹۹ھ	پنجشنبہ ۱۶ رمضان سنہ ۸۴۲ھ	سمرقند	سلطنت کوکان قریب حد بخارا
۲۵	حضرت سید شمس الدین صحرائی رح	پنجشنبہ ۱۷ رمضان سنہ ۷۹۸ھ	سہ شنبہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۸۹۹	فیروز آباد	صحرائے سمرقند
۲۶	حضرت سید گدا رحمن اول رح	دوشنبہ ۱۱ رجب سنہ ۸۱۳ھ	پنجشنبہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۸۹۸ھ	کشمیر	کشمیر
۲۷	حضرت سید ابوالفضل رح	۰	۰	۰	۰
۲۸	حضرت شمس الدین عارف رح	چہارشنبہ ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۸۳۴ھ	شنبہ ۶ صفر سنہ ۹۹۴ھ	پشاور	طبرستان
۲۹	حضرت سید گدا رحمن ثانی رح	جمعہ ۲ رمضان سنہ ۸۴۹ھ	یکشنبہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۹۸۶ھ	قندہار	خیبر
۳۰	حضرت سید شاہ فضیل رح	چہارشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۸۱ھ	شنبہ ۱۷ محرم سنہ ۹۹۹ھ	سندھ	حیدرآباد سندھ

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۳۱	حضرت شاہ کمال کیتھلی رح	جمعہ ۳ رجب سنہ ۸۰۹ھ	۱۳ ر شعبان سنہ ۱۰۰۳ھ	بغداد	کیتھل ضلع ملتان
۳۲	حضرت شاہ سکندر رح	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	یکشنبہ ۲۷ رجب سنہ ۱۰۲۳ھ	کیتھل	؍؍
۳۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند
۳۴	خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۷۱ھ	سرہند	؍؍
۳۵	دلیل الرحمن شیخ عبد الاحد	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۲ھ	؍؍	؍؍
۳۶	حضرت شیخ عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۷	حضرت میرزا مظہر جان جاناں رح	شب جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	مقام کالاباغ	خانقاہ دہلی
۳۸	حضرت شاہ عبد اللہ المعروف غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی
۳۹	حضرت شاہ سعد اللہ	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	مطہ اچری علاقہ بیکلی	حیدرآباد دکن
؍؍	؍؍	؍؍	؍؍		
۴۰	حضرت سید محمد نعیم سکین شاہ	.	.	.	نزدیک الماس دروازہ مسجد علی آباد حیدرآباد دکن
۴۱	حضرت خواجہ محمد حسین شاہ صاحب ؍؍ رح	عمر ۵۷ سال تخمیناً	۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ	بنگلور	مشیر پورہ تکیہ گر شیر ابو العلیٰ ریاست حیدرآباد دکن

السلسلۃ المشائخ الچشتیۃ الصابریۃ رح

نمبر	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ	״	نجف اشرف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رح	چہارشنبہ ۱۱ رمضان سنہ ۲۱ھ	سہ شنبہ ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ	مدینہ منورہ	صحرائے بصرہ
۴	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	دوشنبہ ۹ شعبان سنہ ۳ھ	چہارشنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	بصرہ	قبرستان کعبہ قریب شہر
۵	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض	یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۷ھ	جمعہ ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۸۷ھ	کوفہ	جنت المعلیٰ
۶	خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رح	جمعہ ۹ شوال عمر ۱۰۲ سال	شب جمعہ ۲۸ جمادی الاول سنہ ۲۶۱ھ	بلخ	بر کوہ شام
۷	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رح	سہ شنبہ ۱۳ ذی الحجہ	یکشنبہ ۱۴ شوال سنہ ۲۷۶ھ	بدخشاں	مرعش[۱]
۸	حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رح	چہارشنبہ ۲۲ رجب سنہ ۱۵۲ھ	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۲۸۹ھ	بصرہ	ہبیرہ[۲]
۹	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رح	دوشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۶ھ	چہارشنبہ ۱۴ محرم سنہ ۲۹۸ھ	کوفہ	دینور

[۱] مرعش پہاڑ کا نام ہے جو شہر سے یعنی حذیفہ سے گیارہ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

[۲] ہبیرہ نام جنگل کا ہے قریب بصرہ دس ہزار قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مبارک
۱۰	خواجہ ابو اسحاق چشتی رح	جمعہ ۱۴ ذیحجہ سنہ ۲۳۷ھ	دوشنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ھ	دمشق	عکہ توابع شام
۱۱	خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	۱۲ رمضان سنہ ۲۶۰ھ	دوشنبہ یکم جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ھ	بدخشاں	چشت
۱۲	خواجہ ابو محمد چشتی رح	غرہ محرم سنہ ۳۳۱ھ	شنبہ یکم رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت	״
۱۳	خواجہ ابو یوسف چشتی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۷۵ھ	دوشنبہ ۳ رجب سنہ ۴۵۹ھ	نواح چشت	״
۱۴	خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	جمعہ ۱۳ شعبان سنہ ۴۳۰ھ	جمعہ یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ	بغداد	״
۱۵	حاجی شریف زندنی رح	پنجشنبہ ۱۲ شعبان عمر ۱۲۰ سال	چہارشنبہ ۱۰ رجب سنہ ۶۱۲ھ	قوام	بخارا
۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رح	دوشنبہ ۱۳ رمضان عمر ۹۱ سال	دوشنبہ ۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	قریہ ہارون	روبروئے خانہ کعبہ
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	پنجشنبہ ۹ جمادی ۲ سنہ ۵۳۷ھ	دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	سنجر شریف	اجمیر شریف
۱۸	خواجہ بختیار کاکی رح	پنجشنبہ ۲۲ رمضان عمر ۵۲ سال	دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۴ھ	قریہ اوش	دہلی کہنہ
۱۹	خواجہ فرید الدین گنج شکر رح	چہارشنبہ ۲۹ ذیحجہ سنہ ۵۸۲ھ	شب سہ شنبہ ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ	[illegible] ملتان	پاک پٹن
۲۰	حضرت مخدوم صابر رح	پنجشنبہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۵۹۲ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ھ	ہرات	کلیر

الملاعظہ:- ان جدولوں کا ماخذ کتب مفصلہ ذیل ہیں: معمولات مظہریہ۔ مقامات مظہری۔ مقامات امام ربانی۔ نفحات الانس۔ سفینۃ الاولیا۔ خزینۃ الاصفیا۔ تواریخ آئینہ تصوف۔ مخفی نہ رہے مقام اختلاف میں قول راجح و اضح اختیار کر لیا گیا ہے۔ فقط۔
فقط الراقم فقیر ابو طاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہٗ

نمبر	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۱	حضرت شمس الدین ترک پانی پتی	جمعہ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۵۹۷ھ	چہارشنبہ ۱ جمادی الثانی سنہ ۷۱۵ھ	سرخس	پانی پت
۲۲	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	چہارشنبہ ۲۳ شوال	پنجشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ	کازرون بہیا	״
۲۳	شیخ عبدالحق ردولوی رح	پنجشنبہ ۲۱ ذیقعد سنہ ۷۳۶ھ	دوشنبہ ۱۵ جمادی سنہ ۸۳۶ھ	×	ردولی شریف
۲۴	شیخ محمد عارف رح	پنجشنبہ سلخ صفر عمر ۸۰ سال	دوشنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۵۹ھ	ردولی	ردولی شریف
۲۵	شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح	دوشنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۸۴۳ھ	دوشنبہ ۲ جمادی ۲ سنہ ۹۴۵ھ	״	گنگوہ شریف
۲۶	شیخ رکن الدین رح	جمعہ ۲۳ رمضان سنہ ۸۷۷ھ	چہارشنبہ ۲ رجب سنہ ۹۹۶ھ	قصبہ گنگوہ	״ ״
۲۷	مخدوم شیخ عبدالاحد رح	پنجشنبہ ۱۳ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	جمعہ ۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۰۰۷ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	چہارشنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	״	״
۲۹	شیخ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۰ھ	״	״
۳۰	دلیل الرحمن شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۱۴۳ھ	״	״
۳۱	شیخ محمد عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۲	حضرت میرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالاباغ	دہلی
۳۳	حضرت غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	ٹبالہ (ملک پکی علاقہ پنجاب)	״
۳۴	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	موضع ام چرچی	حیدرآباد دکن
۳۵	حضرت سید محمد نعیم مسکین شاہ رح	×	×	×	نزد کرالماس مسجد دروازہ علی آباد حیدرآباد دکن
۳۶	حضرت خواجہ محمد حسین شاہ صاحب رح	عمر ۷۵ سال تخمیناً	۳ جمادی الاول ۱۳۵۵	بنگلور	بمبئی پورہ گلبرگہ شریف ریاست حیدرآباد دکن

طریق ختم حضرت نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

معمولہ خانقاہ عالیجاہ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ۔ بہر تیتی و مقصدی که خوانند و برائے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیاوی مجرب است

اول دست برداشته فاتحه ایکبار بارواح خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رح خوانده شروع نمایند۔
بعد ازان سوره فاتحه بالسم اللہ ہفت بار بعد ازان درود شریف یکصد بار۔ باز الم نشرح بالسم اللہ ہفتاد و نہ بار باز سورۂ اخلاص بالسم اللہ ہزار و یکبار باز سوره فاتحه بالسم اللہ ہفت بار باز درود شریف یکصد و یکبار۔ باز......
یا قاضی الحاجات ایک سو ایک بار۔ یا کافی المہمات ایک سو ایک بار یا دافع البلیات ایک سو ایک بار۔ یا رافع الدرجات ایک سو ایک بار یا شافی الامراض ایک سو ایک بار۔ یا حل مشکلات ایک سو ایک بار یا غیاث المستغیثین ایک سو ایک بار یا مجیب الدعوات ایک سو ایک

ایک بار۔ یا ارحم الراحمین ایک سو ایک بار۔ باز درود شریف
ایک سو ایک بار۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانچ سو بار۔ باز
درود شریف ایک سو ایک بار۔ بعدہٗ فاتحہ بطور سابق خوانند
ثواب این ختم بارواح حضرات بزرگان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رح...
گذرانیدہ۔ بعدازان از جناب خدائے عزوجل حصول مطالب
بتوسل این بزرگواران بباید خواست وتا سرانجام مقصد مداومت
باید نمود۔ اِنَّہٗ مَیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر
کہ باشد بر سبیل تقسیم۔ اما رعایت وتر اولی است کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ یُّحِبُّ
الْوِتْرَ واللہ الناصر والمعین۔
ومداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیر
آبدار است وہم سپر۔ نیز از معمولات خانقاہ عالی جاہ سکینیہ است فقط

ترجمہ بیشک او آسان کنندہ ہر یک مشکل است ۱۲

اسماء مبارک پیران پیر قطب الاقطاب غوث پاک محبوب سبحانی حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رض

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِکَمَالِکَ وَجَمَالِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

۳۰ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم الحسنی والحسینی قطب ربانی غوث صمدانی محبوب حقانی ابو محمد سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الانس والجن والملائکة رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۳۱ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی شیخ الانس والجن والملائکہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۳۲ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت سلطان محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب البر والبحر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۳۳ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت بادشاہ محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الجنوب والشمال رضی اللہ تعالےٰ عنہ

۳۴ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مولانا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب المشرقین والمغربین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

۳۵ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت مخدوم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب النجوم والشہاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۳۶ الٰهی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت اولیاء محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قطب الارض والسموات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث اعظم حضرت خواجہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب العرش والکرسی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت درویش محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب اللوح والقلم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت فقیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قطب الفوق الارض وتحت الثریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

الٰہی بعزت وحرمتِ قطب الاقطاب غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت غریب مسکین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی راکب البراک سامع المعراج تابع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ہرائیل یا لومائیل یا طاطائیل یا سراکیطائیل بحق سید عبدالقادر جیلانی یا محمدؐ یا محمدؐ یا محمدؐ افتح ابواب قلبی ورزقی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ؎

تمت الکتاب

چونکہ یہ کتاب لذاتِ مسکین تالیف مولانا ومرشدنا حضرت سید محمد نعیم مسکین شاہ ختم ہوچکی تھی اور اکثر حضرات اس کے دیکھنے کے آرزومند تھے اس خیال سے میں اس اہم کام کی انجام دہی کے لیے تیار ہوگیا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ بڑی جانفشانیوں کے بعد اس فقیر نے دوبارہ اس کا انتظام کر طبع کرایا ہے لہٰذا برادران پیران طریقت وہ اور جتنے حضرات اس کے متمنی تھے اُن سے التجا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرما کر دعائے خیر میں یاد فرمائیں اور جو کچھ سہواً غلطیاں ۲۹۰ رہ گئی ہوں اس کے متعلق یاد رہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو ملحوظ رکھتے ہوئے عفو فرمائیں گے

فقیر حقیر عبداللہ شاہ بن حسن پٹھان۔

فہرست مندرجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار اس خوشنویس کو سزاوار ہے جس نے لوح و قلم کو ایجاد کیا۔ اور حروف کاف و نون سے تمام خلقت کو یک قلم موجود کر دیا۔ قطعۂ زمین پر کیسے کیسے حروف رنگین خط ریحان و خط گلزار ہیں لکھے اور صفحۂ زرفشاں فلک کو نقاط و دوائر نجوم و اقمار سے کیا کیا زیب و زینت بخشی۔"

کمترین:۔ وارث علی کنتوری مقیم بمبئی"

کاتب کتاب ہذا

سنہ ۱۹۳۸ء

تحریر بود